5630

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

951906

موت کے بعد کیا ہو گا ؟

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

باہتمام

حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

ناشر

عطاری پبلشرز مدینۃ المرشد (کراچی)

Marfat.com

83666

نام کتاب

﴿موت کے بعد کیا ہوگا؟﴾

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

بااہتمام : حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

اشاعت : شعبان المعظم 1426ھ ، ستمبر 2005ء

صفحات : 128

قیمت : روپے

کمپوزر : محمد سلمان رضا عطاری (0300-2809884)

ٹائٹل ڈیزائنگ: الریحان گرافکس فون موبائل: (0300-2809883)

پروف ریڈنگ: ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری

فون موبائل : (0300-2218289)

﴿ملنے کا پتہ﴾

قطب مدینہ پبلشرز

بزنس آرکیڈ، شاپ نمبر 15 (پرانی سبزی منڈی) نزد عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کراچی

فون موبائل: 0300-2474833 -0300 - 8229655

Marfat.com

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	5
۲	مقدمہ	6
۳	موت کو یاد کرو	6
۴	نزع اور سکراتِ موت کی سختی	9
۵	عوام کی سکرات کا حال	11
۶	علامت حُسنِ خاتمہ	13
۷	ملک الموت	14
۸	موت کے وقت شیطان کا بہکانا	19
۹	آمدِ شیاطین کا ایک واقعہ	21
۱۰	شیطان کے مقابلہ میں فرشتوں کی امداد	22
۱۱	منزلِ اوّل	31
۱۲	منکر نکیر	33
۱۳	خاصۂ اُمتِ محمدیہ (ﷺ)	34
۱۴	موت کیا ہے؟	36
۱۵	اہلِ قبر سے گفتگو	36
۱۶	امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک بولتا ہے	37
۱۷	مزار سے آواز آئی شور مت کرو	39
۱۸	قبر سے نکل کر لڑکے کی خوشخبری دینا	42
۱۹	بعد الموت کا حال	45
۲۰	موت کی آرزو سے ممانعت	50
۲۱	مومن کی موت پر زمین و آسمان کا رونا	59

ذخیرہ

Marfat.com

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۲	قبر میں پہونچنے کا حال	61
۲۳	موت کا نظام ملک الموت کے ہاتھ میں	65
۲۴	نظامِ دنیا چار فرشتوں کے ہاتھ میں	65
۲۵	ملک الموت امام الانبیاء ﷺ کے حضور	75
۲۶	کون کس کی روح قبض کرتا ہے؟	76
۲۷	مسافرِ آخرت کا مرنے کے بعد کیا ہوگا؟	81
۲۸	کافر سے بُرے سلوک کا منظر	83
۲۹	مسافرِ آخرت کو خدا تعالیٰ کی دعوت	84
۳۰	اولیاء سے معمولی نسبت کام آگئی	96
۳۱	مسافرِ آخرت فرشتوں کے جھرمٹ میں	97
۳۲	مسافرِ آخرت کو میٹھی نیند سلانا	98
۳۳	وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ	100
۳۴	واقعات ومشاہدات	109
۳۵	سورۃ الملک وسجدہ پڑھ کر سونے والوں کی قدر ومنزلت	112
۳۶	نیکیوں سے فائدہ برائیوں سے نقصان	116
۳۷	وہ اعمالِ صالحہ جن کی برکت سے سفرِ قبر اور سکرات آسان ہو	125
۳۸	گندے عقیدے اور برے اعمال جن کی وجہ سے قبر میں عذاب	126

☆☆☆☆☆

Marfat.com

ذخیرہ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لانبی بعدہ ۔

امابعد! فقیر نے موت اور قبر کے متعلق متعدد رسالے لکھے ہیں ان میں ایک یہی ہے اس سے میری مراد یہی ہے کہ انسان چندروزہ زندگی میں کچھ ایسا وقت گذارے جس سے قبر جنت کا باغیچہ بن جائے۔

وماتوفیقی الاباللّٰہ العلی العظیم

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم الامین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

۲۲ ربیع الاول شریف ۱۴۲۴ھ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ امام الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین.

موت اور بعد الموت کوایک اجمالی خاکہ میں رکھ کر پھر فقیر کا رسالہ ''الموت وبعدالموت'' (یعنی موت کے بعد کیا ہوگا؟) پڑھیے۔

جس دنیا میں ہم رہتے ہیں یہ چند ہزار سال پہلے بنی اور ڈیڑھ ہزار سال کے بعد مٹ جائے گی جس کا نام ونشان تک نہ رہے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

(روئے زمین کی ہر چیز فانی ہے باقی رہنے والی ذات تو صرف عزت وجلال کے مالک اللہ تعالیٰ کی ہے)

اسی لئے ہر مسلمان کا شعوری اور ہر انسان کا لاشعوری عقیدہ ہے کہ اسے کبھی نہ کبھی موت آئے گی۔

اس وقت ہمارا روئے سخن صرف مسلمانوں سے ہے۔ اس لئے موت اور مابعد الموت اور وقت الموت کے متعلق جو حالات، واقعات، کیفیات انسانوں پر گزرتی ہیں اس پر اہل علم نے قرآن وحدیث سے اخذ کر کے جو لکھا ہے اس کو یاد رکھنے میں جو فوائد ہیں وہ حاصل کر سکیں اور اس سے غفلت برتنے کی بناء پر جو نقصان ہو سکتا ہے اس سے محفوظ رہیں۔

موت کو یاد کرو

احادیث مبارکہ:......

۱) ......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا لذتوں کو ختم

Marfat.com

کرنے والی، ان کو توڑنے والی چیز یعنی موت کو زیادہ یاد کرو۔ (ترمذی)

۲)...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پوچھا گیا کہ مومنوں میں کون زیادہ عقلمند ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جو موت کو زیادہ یاد کرنے والا ہو اور آخرت کی اچھی طرح تیاری کرنے والا ہو۔ وہی لوگ عقلمند ہیں۔

۳)...... حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا عقلمند وہ ہے جس نے (نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرکے) توشہ عمل تیار کر رکھا اور نادان و بیوقوف وہ ہے جس نے اپنے نفس کی پیروی کی اور بلا نیک کام کئے اللہ سے (بھلائی کی) امیدیں باندھتا رہا۔ (ترمذی)

۴)...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا سبب ہے کہ میں موت کو پسند نہیں کرتا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دریافت فرمایا تیرے پاس مال ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں! آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اس مال کو آگے بھیج دو (راہ خدا میں صرف کردو) کیونکہ مومن کا دل مال کے ساتھ اٹکا ہوا ہے۔ اگر اس کو آگے بھیج دے تو دل چاہنے لگے گا کہ وہ بھی مال سے جا ملے اور اگر مال کو یہیں جمع رکھ چھوڑے گا۔ اس کا دل بھی یہیں رہنے کو چاہے گا۔

۵)...... حضرت رجا بن حیوہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کوئی بندہ بھی ایسا نہیں جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہو اور نتیجتاً خوشی اور حسد کو نہ چھوڑ دے۔ (ابن ابی الدنیا)

۶)...... حضرت جابر بن نوح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے کسی عزیز کو بطور نصیحت لکھا اگر تم موت کو رات دن یاد رکھا کرو گے تو ہر فانی چیز کو ناپسند اور ہر باقی شے کو محبوب و پسند کرنے لگو گے۔ (ابو نعیم)

۷)...... حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے موت کو پہچانا، دنیا کی

Marfat.com

مصیبتیں اور غم اس پر سہل ہو گئے۔ (ابو نعیم)

۸)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور (ﷺ) نے فرمایا کہ اللہ نے اس شخص کے لئے عذر و معذرت کا کوئی موقع باقی نہیں چھوڑا جس کو اتنی ڈھیل دی کہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ (بخاری)

۹)......امام قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ کسی نبی علیہ السلام نے فرشتہ موت سے پوچھا کہ کیا تمہارا کوئی قاصد نہیں کہ اپنے آنے سے پہلے اس کو بھیج دیا کرو تاکہ لوگ ڈرتے رہیں۔ ملک الموت نے جواب دیا ہاں میرے بہت سے قاصد ہیں۔ تکلیفیں، بیماریاں، بڑھاپا، ضعیفی، سماعت اور بینائی میں فرق آجانا۔ (یہ سب میرے قاصد ہیں) جب ان چیزوں پر انسان نے کوئی توجہ نہ دی، نصیحت نہ پکڑی اور توبہ نہیں کی تو روح قبض کرنے کے وقت میں کہتا ہوں کہ کیا میں نے قاصد پر قاصد اور ڈرانے والے پر ڈرانے والے نہیں بھیجے۔ مگر تو نے کوئی توجہ نہیں کی اب میرے بعد نہ کوئی قاصد ہے اور نہ ڈرانے والا۔

موت کی آرزو

احادیث مبارکہ:......

دنیاوی مصائب اور پریشانیوں سے تنگ آکر موت کی آرزو کرنا برا ہے۔

۱)......بخاری و مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

تم میں سے کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو اس کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر کبھی موت کی تمنا کرنی ہی پڑ جائے تو ان الفاظ میں کرے:

اللهم احيني ما كانت الحياة خيرا لي. وتوفني اذا كانت الوفاة خيرا لي.

اے اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو اور مجھے

Marfat.com

موت دے جب میرے لئے موت مناسب ہو۔

۲)......اگر دین کے خطرہ میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہے۔ کیونکہ ایک دعا میں حضور ﷺ نے آرزوئے وفات کے الفاظ بھی فرمائے۔ واذا اردت بالناس فتنة فاقبضني اليك غير مفتون۔

۳)......محمود بن ولید راوی ہیں کہ نبی کریم (ﷺ) نے فرمایا انسان دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے ایک موت کو حالانکہ موت فتنہ میں پڑنے سے بہتر ہے، دوسرے مال کی قلت و کمی کو (ناپسند کرتا ہے) حالانکہ مال کا کم ہونا (قیامت کے دن) حساب میں کمی سبب ہوتا ہے۔

نزع اور سکرات موت کی تلخی

احادیث مبارکہ:......

۱)......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے سامنے پانی کا کوزہ یا پیالہ چمڑے کا رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا (اس وقت کیفیت یہ تھی کہ) آپ (ﷺ) اپنے دست مبارک پانی میں ڈالتے تھے اور پھر ان کو چہرہ مبارک پر ملتے تھے اور یہ فرماتے تھے لا الہ الا اللہ، بے شک موت کے لئے سختیاں ہیں۔ (بخاری)

۲)......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) پر موت کی سختی دیکھ چکنے کے بعد کسی کی موت سہل ہو جانے پر کوئی رشک نہیں کرتی۔ (ترمذی)

ضروری انتباہ:...... سرورِ دو عالم (ﷺ) پر بوقتِ وصال جو کرب کی کیفیت گزری علماء نے اس کی متعدد وجوہ ذکر کی ہیں امام قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ:

انبیاء پر موت کے وقت سختی میں دو فائدے ہیں:

Marfat.com

(i)......اس سختی سے مقصد ان کے درجات واعزازات بڑھانے ہوتے ہیں اور یہ امر نہ موجب نقصان ہے نہ اس پر شبہ کیا جاسکتا ہے بلکہ یہ اس حدیث کے حکم کے تحت ہے کہ سب سے زیادہ ابتلاء وآزمائش انبیاء کو ہوتی ہے اس کے بعد اولیاء کو پھر اسی طرح مرتبہ درمرتبہ۔

(ii)......مخلوق کو (عام امت کو) موت کی تکلیف کا حال معلوم ہو جائے کیونکہ یہ تکلیف باطنی ہے (کسی ذریعہ سے معلوم نہیں ہوسکتی) مطلب یہ ہے کہ جب انبیاء کرام کو تکلیف پہنچی تو اوروں کی نسبت موت کی شدت کا یقین ہو گیا۔ نیز شیخ المحد ثین نے مدارج النبوۃ میں منجملہ اور وجوہ کے ایک وجہ یہ بھی لکھی ہے کہ فی الواقع مراتب ومنازل بلند کے جو درجات باقی تھے اس وقت وہ عطا ہوتے تھے اور ان کی برداشت بصورتِ سکرات محسوس ہوتی تھی۔ جیسا کہ نزول وحی کے وقت وحی کی شدت کے باعث موسمِ سرما میں بھی جبین مبارک عرق آلود ہو جاتی تھی۔

فقیر اویسی غفرلہ کی محبوب وجہ:......

زمانۂ وصال کے سبب اللہ تعالیٰ سے ملنے کے شوق وآرزو کی شدت کے باعث چہرہ مبارک پر آثارِ انتظار پیدا ہوئے اور یہ بے چینی ملاقاتِ رب کے انتظار میں ہو جو دیکھنے والوں کو سکراتِ موت معلوم ہوئی۔

وعدۂ وصل چوں شود نزدیک
آتشِ شوق تیز تر می گردد

اس شوق کا حال کچھ یوں تھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمان سکراتِ موت سے متعلق، آیا کہ حضور پر کیا سختی اور کیسی شدت تھی اتنا ہی تھا کہ پیالے میں پانی رکھا تھا۔ آپ (ﷺ) دست مبارک تر فرما کر روئے مبارک پر پھیر لیتے تھے۔ رخسار مبارک کا رنگ بدل جاتا تھا۔ چہرہ مبارک پر پسینہ آ گیا تھا۔ یہ شدتِ موت نہیں ہے۔ لوگوں کو موت کے وقت

Marfat.com

جو سختی اور سکرات پیش آتی ہے وہ اور ہی طرح کی ہوتی ہے۔

عوام کی سکرات کا حال

(۱)...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے صحابہ سے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے قصے سنایا کرو۔ کیونکہ وہ بہت عجیب ہوتے ہیں۔ پھر خود ہی بیان فرمانا شروع کیا کہ ان میں سے کچھ آدمی کسی قبرستان میں گئے اور کہنے لگے آؤ دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ کسی مردہ کو ہمارے لئے زندہ کر کے اٹھائے تا کہ وہ ہمیں موت کے وقت کی کیفیت کے متعلق کچھ بتائے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اس وقت ایک شخص سیاہ فام جس کے ماتھے پر سجدہ کا نشان تھا نکلا اور کہنے لگا، اے لوگوں مجھ سے کیا کام ہے۔ میری کیفیت یہ ہے کہ مجھے مرے ہوئے سو سال کا عرصہ گزر چکا ہے مگر موت کی حرارت یعنی تکلیف ابھی تک مجھ سے دور نہیں ہوئی۔ پس میرے لئے اللہ سے دعا کرو کہ وہ مجھے ایسے ہی کر دے جیسا کہ میں تھا۔ (ابن ابی شیبہ واحمد)

(۲)...... حضرت عمر بن حبیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل کے دو شخصوں نے اتنی عبادت کی کہ وہ تھک گئے پھر انہوں نے مشورہ کیا کہ قبرستان چل کر ہم رہیں تو شاید ہمیں وہاں کوئی حقیقت حال سے آگاہ کر دے۔ چنانچہ وہ قبرستان میں آ گئے اور وہیں خدا کی عبادت میں مصروف رہنے لگے۔ اسی اثناء میں ایک مردہ حالات سے آگاہ کرنے کے لئے بحکم خدا جی اٹھا اور ان سے کہنے لگا کہ اسی (۸۰) برس گذرے کہ مجھے موت آئی تھی مگر موت کے وقت کی تکلیف اب تک باقی ہے۔ (احمد)

(۳) حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ مردہ جب تک قبر میں رہتا ہے موت کی تکلیف نہیں جاتی (غالباً اس کا ذائقہ نہیں بھولتا) مومن پر اس وقت جو گزرتا ہے وہ

Marfat.com

کافی سخت ہوتا ہے بخلاف کافر کے کہ اس کے لئے اور تکلیفوں کے مقابلے میں یہ تکلیف کم ہوتی ہے۔ (ابونعیم)

(۴)...... امام اوزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ ہم کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ مومن مردہ کو جب تک وہ قبر سے اٹھایا جائے گا موت کی تکلیف یاد رہے گی۔ (ابن ابی الدنیا)

(۵)...... حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے موت کی تکلیف کے ذکر میں فرمایا کہ وہ تلوار سے تین سو مرتبہ ضرب لگانے کی تکلیف کے برابر ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۶)...... حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی راوی ہیں کہ (بعدِ وفات) موسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آپ نے موت کو کیسا پایا (یعنی کس قسم کی تکلیف ہوئی۔ آپ نے فرمایا (مثال کے طور پر یوں سمجھو) کہ ایک سیخ میرے پیٹ میں ہو اور اس میں بہت سے دندانے ہیں کہ ہر دندانہ میری ایک ایک رگ میں گھسا ہوا ہو اور پھر وہ سیخ میرے پیٹ سے کھینچ کر نکالی جائے تو جو تکلیف کی شدت ایسے عالم میں ہو سکتی ہے ویسی ہی موت کے وقت ہوئی۔ مگر اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمایا گیا کہ اے موسیٰ ہم نے تیرے اوپر آسانی کی ہے۔
(ابوالشیخ فی کتاب العظمہ)

(۷)...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم (ﷺ) نے فرمایا کہ فرشتے بندہ کو گھیرے اور روکے ہوئے رہتے ہیں ورنہ (وہ تو) موت کی تکلیف سے جنگلوں اور میدانوں میں بھاگتا پھرے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۸)...... حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ بندہ کی جان نکلتی ہے اور بڑی تکلیف سے نکلتی ہے مگر وہ چپ رہتا ہے باوجود یہ کہ پسو (وغیرہ) کے کاٹنے سے یعنی معمولی تکلیف سے بے قرار ہو جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

فرمایا (یہ اس وجہ سے کہ) فرشتے اس کو باندھے رکھتے ہیں۔ (قابو میں رکھتے ہیں)۔ (ابوالشیخ)

(۹)...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم (ﷺ) نے ایک مریض کی عیادت فرمائی اور فرمایا اس کی کوئی رگ باقی نہیں جو تکلیف میں مبتلا نہ ہو۔ مگر خداتعالیٰ کی طرف سے ایک بشارت دینے والا اس امر کی بشارت لے کر آ گیا ہے کہ اس کے بعد اسے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ (ابن ابی الدنیا والبیہقی)

(۱۰)...... حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں اپنے لئے موت کی آسانی پسند نہیں کرتا کیونکہ یہ مسلمان کے لئے آخری (موقعہ) ثواب ہے جو اس کو عطا کیا جاتا ہے۔ (ابونعیم والبیہقی)

(۱۱)...... حضرت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا، شہید کو قتل کی اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جیسے پسو کاٹنے یا ناخن کے کھجلانے کی تکلیف۔ (طبرانی)

علامت حُسنِ خاتمہ

۱)...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مومن کے ذمہ اس کے گناہوں میں سے کچھ گناہ باقی رہ جاتے ہیں۔ موت کے وقت اس کی صفائی کی خاطر ان کا بدلہ چکایا جاتا ہے پس اسی وجہ سے اس کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے۔ (سید بن منصور فی سنتہ والمروزی)

۲)...... حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تذکرۃ الموتیٰ والقبور میں بحوالہ حدیث ذکر کیا ہے کہ میت کی پیشانی پر پسینہ آنا، آنکھوں سے پانی گرنا، ناک کا پردہ فراخ ہونا نزولِ رحمت کی علامت ہے اور اگر گلے سے گلا یا گھونٹنے کی سی آواز نکلے اور رنگ بدل جائے دونوں شقیقہ (کنپٹیاں) اندر کو دھنس جائیں تو یہ نزول عذاب کی نشانی ہے۔

۳)...... قاضی صاحب موصوف نے ایک اور جگہ فرمایا کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کافر

Marfat.com

کو اس کے کسی اچھے عمل کی وجہ سے بوقتِ مرگ کہ وہ دنیاوی زندگی کا لمحہ آخرین ہوتا ہے مرنے میں آسانی کردی جاتی ہے۔اسی مضمون کی ایک روایت طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔

۴)......قاضی صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے سوٗ خاتمہ (اللہ ہر مسلمان کو محفوظ رکھے) کا سبب تین باتیں قرار دی ہیں ۔(۱) نماز میں سستی و کاہلی (۲) شراب خوری (۳) والدین کی نافرمانی۔

۵)......علمائے کرام نے لکھا ہے کہ وضو کے وقت علی الدوام مسواک کرنا سکراتِ موت کی آسانی کا باعث ہے۔

۶)......شب جمعہ، یوم جمعہ، یا رمضان المبارک کے آخر میں یا حج عمرہ کی حالت میں وفات پا جانا حسنِ خاتمہ کی علامت ہے۔

۷)......شب جمعہ میں مغرب کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ زلزال پندرہ مرتبہ پڑھنا سکراتِ موت میں آسانی کا باعث اور عذابِ قبر سے مامون رہنے اور پل صراط سے بہ سہولت گزرنے کا سبب ہو جاتا ہے۔

۸)......نزع کے وقت سورۂ یٰسین پڑھنا سکرات میں آسانی کا موجب ہوتا ہے۔بعض احادیث میں سورہ رعد کے پڑھنے کا پتہ بھی چلتا ہے۔نیز احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انصار بوقت نزع سورہ بقرہ کی تلاوت کرتے تھے۔(شرح الصدور)

ملک الموت

۱)......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وحضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ دونوں فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا تو ملک الموت نے اجازت چاہی کہ وہ یہ

Marfat.com

خوشخبری لے کران کے پاس جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اذن مرحمت فرمائی اور ملک الموت نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر بشارت دی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ملک الموت سے پوچھا کہ (مجھے وہ صورت دکھاؤ) جس میں (آکر) کفار کی روح قبض کرتے ہو۔ وہ کہنے لگے آپ وہ صورت دیکھنے کی ہمت نہ کر سکیں گے۔ آپ نے فرمایا نہیں میں دیکھ لوں گا۔ فرشتہ نے کہا اچھا منہ پھیریئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے منہ پھیر کر جو دوبارہ دیکھا تو ان کے سامنے ایک انتہائی سیاہ فام شخص کھڑا تھا جس کا سر آسمان کو چھوتا تھا اس کے منہ سے آگ کا شعلہ سا نکلتا تھا اس کے بدن پر جتنے بال تھے وہ سب انسانوں کی شکلوں پر تھے جن کے منہ اور کانوں سے آگ کی لپٹیں نکل رہی تھیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ کیفیت دیکھ کر غش آ گیا۔ جب ہوش آیا تو ملک الموت اپنی اصلی ہیئت میں آ گئے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ملک الموت اگر کافر کو (موت کے وقت) کوئی اور تکلیف نہ بھی پہنچے تب بھی تیری صورت دیکھنے سے جو تکلیف اس کو پہنچے گی وہی کافی ہے۔ اچھا اب مجھے دکھاؤ کہ مومنوں کی روح کس صورت میں آکر قبض کرتے ہو۔ فرشتہ نے کہا منہ پھیریئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے منہ پھیر کر جو دوبارہ دیکھا تو ایک نہایت خوشرو اور حسین نوجوان، سفید خوشبودار پوشاک میں ملبوس سامنے تھا۔ آپ (علیہ السلام) نے فرمایا" اے ملک الموت! مومن کو موت کے وقت تیرے خوبصورت اور حسین چہرے کو دیکھنے کے علاوہ کوئی اور راحت وفضیلت نہ بھی میسر آئے تو اس کے لئے یہی کافی ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

۲)...... اشعث بن سلیم راوی ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عزرائیل علیہ السلام سے جس کی دو آنکھیں سامنے ہیں اور دو پیچھے، پوچھا کہ اے ملک الموت جب ایک شخص مشرق میں ہو اور ایک مغرب میں (اور دونوں کی روحیں بیک وقت قبض کرنی ہوں) تو تم کیسے کرتے ہو یا

Marfat.com

کسی زمانہ میں کہیں وبائی مرض پھیلے (جس میں یک لحہ ہزاروں مرتے ہوں) یا دو فوجوں میں جنگ ہو تو تم کس طرح جان نکالتے ہو۔ ملک الموت نے کہا میں روحوں کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے بلاتا ہوں۔ وہ سب کی سب میری ان دو انگلیوں کی چٹکی میں ہوتی ہیں۔

راوی نے کہا کہ زمین ملک الموت کے لئے ایسی ہے جیسے کسی کے سامنے طشت (کہ جس طرح آسانی سے اس کے جس حصے سے چاہے اٹھا لے اسی طرح ملک الموت زمین سے جن روحوں کو چاہتا ہے اٹھا لیتا ہے۔) (ابن ابی الدنیا وابوالشیخ)

۳)......حکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے ملک الموت سے پوچھا کہ زندہ نفس میں سے ہر ایک کی جان تم قبض کرتے ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ کس طرح ممکن ہے کیونکہ تم تو ایک ہی جگہ (مقیم ہو) اور جاندار چیزیں زمین کے (دوردراز) اطراف میں پھیلی ہوئی ہیں۔ عزرائیل علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو میرے لئے مسخر کر دیا ہے۔ پس دنیا میرے لئے اسی طرح ہے جس طرح آپ کے پاس کوئی طشت رکھا ہو۔ پس اٹھاؤ اس میں سے جس طرف سے چاہو! بس دنیا میرے لئے اسی کی مانند ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

۴)......خیثمہ سے مروی ہے کہ ملک الموت حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کے ہم نشینوں میں سے ایک کو گھور کر دیکھنے لگا۔ جب وہ چلا گیا تو اس شخص نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے پوچھا یہ کون تھا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا ملک الموت۔ وہ شخص کہنے لگا یہ تو مجھے اس طرح گھور رہا تھا جیسے میری روح قبض کرنا چاہتا ہو۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ پھر تیرا کیا ارادہ ہے؟ وہ کہنے لگا کہ ہوا کو حکم دیجئے کہ مجھے ہندوستان چھوڑ آئے۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا کہ اس کو

Marfat.com

ہندوستان پہنچا آؤ۔ ہوا نے اس کو ہندوستان لا ڈالا۔اس کے بعد پھر ملک الموت آپ (علیہ السلام) کے پاس آیا تو آپ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ تم میرے ہم نشینوں کو بڑی گہری نظر سے دیکھ رہے تھے (اس کی کیا وجہ ہے) فرشتہ نے کہا میں اس بات پر تعجب کر رہا تھا کہ مجھے تو حکم ملا تھا کہ اس شخص کی روح ہندوستان میں قبض کروں اور یہ آپ (علیہ السلام) کے پاس موجود ہے۔

۵)...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ملک الموت پہلے لوگوں کے پاس کھلے طور پر آتا تھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ (علیہ السلام) نے ایک طمانچہ اس کو مارا جس سے اس کی آنکھ جاتی رہی۔ ملک الموت نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کی اے رب تیرے بندے موسیٰ نے میری آنکھ پھوڑ ڈالی۔ اگر وہ تیرے ہاں معزز و محترم نہ ہوتے تو میں ان سے سختی سے پیش آتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا کہ میرے بندے کے پاس جا کر کہو کہ وہ بیل کی کھال پر ہاتھ رکھ دیں جس قدر بال ہاتھ کے نیچے آجائیں گے ہر بال کے عوض ایک سال عمر عطا کروں گا۔ فرشتہ نے یہ پیغام پہنچایا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ عرض کیا موت۔ آپ (علیہ السلام) نے فرمایا تو ابھی سہی۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ خوشبو سنگھا کر ان کی روح قبض کی گئی۔ ملک الموت کی آنکھ اللہ تعالیٰ نے درست کر دی۔ اس کے بعد ملک الموت نظروں سے پوشیدہ ہو کر آنے لگا۔ (احمد، بزار اور حاکم)

فائدہ:...... یہ حدیث قدرے مختلف الفاظ کے ساتھ مشکوٰۃ میں بحوالہ صحیحین مروی ہے۔ موجودہ دور میں منکرین حدیث اپنے سابق ملحد اساتذہ کی پیروی میں اس حدیث پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسا ہونا عقل میں نہیں آتا اس لئے وہ اس حدیث سے انکار کرتے ہیں۔ اس کے علمی جوابات علماء کرام برابر دیتے چلے آئے ہیں۔ عام مسلمانوں کے لئے اتنی

Marfat.com

بات موجب طمانیت ہو جانی چاہئے کہ جب حدیث کی صحت مُسلّم ہو اور اس کا ثبوت مکمل ہو تو ہمیں اس کو تسلیم کرنے میں عقل کو دین بنا کر اپنا ایمان کمزور نہیں کرنا چاہئے۔ قرآن وحدیث کو جانچنے کے لئے عقل کو معیار نہیں بنایا گیا۔ بلکہ عقل کو شریعت پر حجت مان لیا تو ایمان واعتقاد کی عمارت ہی متزلزل ہو جائے گی۔

دوسری بات یہ ذہن نشین رہنی چاہئے کہ جس طرح آیاتِ قرآنی میں محکم اور متشابہ دونوں طرح کی آیات ہیں اسی طرح بعض احادیث بھی متشابہات کا درجہ رکھتی ہیں اور جن کے دلوں میں کھوٹ ہو وہی متشابہات کی کھود کرید میں پڑتے ہیں۔ راسخین کا کام یہ ہے کہ اللہ اور اس کے بعد رسول کی طرف سے جو فرمایا جائے اس پر کھلے دل سے ایمان لائیں اور فریب وشک کو پاس نہ پھٹکنے دیں۔

۶)...... مختلف احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ جب مومن بندہ دنیا سے کوچ کرنے اور آخرت کی طرف متوجہ ہونے والا ہوتا ہے تو اس کی طرف آسمان سے خوبصورت چہروں والے فرشتے جن کے چہرے آفتاب کی مانند روشن ہیں، اترتے ہیں۔ اور کافروں کی بہ نسبت یہ ہے کہ ان کی طرف سیاہ چہرے والے فرشتے اترتے ہیں اور ان کے پاس اس کافر میت کے کفن کے لئے ٹاٹ (کا ساموٹا لباس) ہوتا ہے۔ احادیث میں یہ آیا ہے کہ ان کی قبض روح کا متولی اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔

۷)...... متعدد احادیث میں سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد مروی ہے کہ ہر سال پندرہویں شعبان کی رات میں ملک الموت کو بتا دیا جاتا ہے کہ فلاں فلاں شخص کی روح اس سال میں قبض کرے۔ چنانچہ بعض اشخاص نکاح کرتے ہیں، باغ لگاتے ہیں، مکان بناتے ہیں حالانکہ ان کا نام مُردوں کی فہرست میں ہوتا ہے۔

Marfat.com

موت کے وقت شیطان کا بہکانا

۱)......حضور (ﷺ) نے فرمایا جو (مسلمان) قریب المرگ ہوں ان کے پاس رہو ان کو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اور ان کو جنت کی بشارت دو کیونکہ اس وقت میں بڑے بڑے مرد اور عورت حیران رہ جاتے ہیں۔اور شیطان دوسرے اوقات کی نسبت اس وقت انسان کے قریب ہوتا ہے۔(کنز العمال)

۲)......حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اپنے قریب المرگ لوگوں کے پاس رہو ان کو اللہ کا نام یاد دلاؤ۔اس لئے کہ وہ (اس وقت) ایسی چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھ پاتے۔نیز آپ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت میں یہ مضمون منقول ہے اس لئے کہ وہ کچھ چیزیں دیکھتے ہیں اور ان سے کچھ باتیں کی جاتی ہیں۔

۳)......حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت آدم وحوا علیہما السلام کو دنیا میں اتارا تو شیطان بھی ساتھ ہی خوشی منانے کو دنیا میں اترا اور کہنے لگا کہ جب میں نے ماں باپ کو بہکالیا تو اولاد جو ان سے کئی درجہ ضعیف ہے ان کا بہکانا کیا مشکل ہے، ابلیس کے اس خیال کا ذکر قرآن شریف میں اس طرح کیا گیا ہے۔

ترجمہ:۔بے شک ابلیس نے ان لوگوں کے بارے میں گمان کو سچا پایا کہ وہ اس کے پیرو ہوگئے مگر سچے مومنین کی جماعت۔(جو کہ وہ اس کے متبع نہیں ہوں گی) اس پر ابلیس نے کہا "میں بھی انسان سے اس وقت تک علیحدہ نہ ہوں گا جب تک اس میں روح باقی ہے۔اس سے جھوٹے وعدے کر کے اور امیدیں دلا کر دھوکہ دیتا رہوں گا۔

اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا:

مجھے بھی اپنے عزت وجلال کی قسم کہ میں بھی اس پر در توبہ بند نہیں کروں گا، جب تک

Marfat.com

غرغرہ موت تک نہ پہنچ جائے اور جب وہ مجھے پکارے گا میں اس کی فریاد کو پہنچوں گا۔ جب مجھ سے سوال کرے گا اس کو دوں گا جب مجھ سے مغفرت طلب کرے گا اس کی مغفرت کر دوں گا۔ (تفسیر ابن کثیر)

امام شعرانی نے اپنی تصنیف مختصر تذکرہ قرطبی میں تحریر کیا ہے کہ بعض روایات میں ہے کہ جب انسان حالتِ نزع میں ہوتا ہے تو دو شیطان اس کے دائیں بائیں آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ دائیں جانب والا میت کے باپ کی شکل میں آتا ہے اور کہتا ہے کہ بیٹا میں تجھ پر مہربان اور شفیق ہوں میں نصیحت کرتا ہوں کہ تو نصاریٰ کا مذہب اختیار کر کے مرنا۔ کیونکہ وہی بہترین مذہب ہے۔ بائیں طرف والا شیطان اس کی ماں کی شکل میں آتا ہے کہتا ہے کہ میں نے تجھے اپنے پیٹ میں رکھا۔ دودھ پلایا اور گودیوں میں کھلایا ہے میں تجھے نصیحت کرتی ہوں کہ یہودیوں کا مذہب اختیار کر کے مرنا۔ کیونکہ وہی مذہب بہترین ہے۔

۵)..... حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب ''الدرۃ الفاخرہ فی کشف علوم الآخرہ'' میں لکھا ہے کہ جب انسان نزع روح کی ایسی شدید تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے کہ بڑے بڑے عقلاء اور حکماء کی عقلیں بھی خبط ہو جاتی ہیں تو انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان اپنے اعوان و انصار کے جتھے کو لے کر آ پہنچتا ہے، یہ سب ان لوگوں کی شکلوں میں آتے ہیں جو اس شخص سے پہلے فوت ہو چکے ہیں اور جو دنیا میں ان کے دوست اور خیر خواہ تھے۔ نیز صالح اور متقی سمجھے جاتے تھے۔ وہ لوگ اس سے کہتے ہیں کہ ہم تجھ سے پہلے اس موت کی گھاٹی سے گزر چکے ہیں اس کے نشیب و فراز سے واقف ہیں اب تیرا نمبر آ گیا ہے دیکھ ہم تجھے خیر خواہانہ اور دوستانہ مشورہ دیتے ہیں کہ تو یہود کا مذہب اختیار کر لے وہی خیر الادیان ہے۔

اگر میت نے ان کی بات پر کان نہ دھرا تو اسی طرح ایک اور جماعت دوسرے احباب

Marfat.com

واقرباء کی شکل میں آ کر کہتی ہے تو نصاریٰ کا مذہب اختیار کر لے کیونکہ یہی وہ مذہب ہے جس نے موسیٰ علیہ السلام کے دین کو منسوخ کیا ہے۔

اسی طرح درجہ بدرجہ ہر ملت ومذہب کے عقائد باطلہ اس پر ٹھونسنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

پس جس کی قسمت میں دین حق سے انحراف ہوتا ہے وہ اس وقت ڈگمگاتا ہے اور باطل مذہب کو اختیار کر لیتا ہے اسی لئے قرآن مجید میں اس دعا کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمة.

اور جس بندہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ثابت قدم رکھتا ہے اور رحمت خداوندی کا نزول حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ہوتا ہے، وہ شیطان کو دفع کرتی ہے۔ ایسے عالم میں بسا اوقات میت فرط مسرت وشادمانی کی وجہ سے متبسم ہو جاتی ہے۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے کہتے ہیں اے فلاں کیا تو مجھے نہیں پہچانتا کہ میں جبرئیل ہوں اور یہ سب دشمن شیاطین ہیں تو ان کی بات نہ سن اپنے دین حنفی شریعت محمدیہ (ﷺ) ابراہیمیہ پر قائم رہ۔ اس وقت مرنے والے پر اس سے زیادہ کوئی چیز باعث مسرت وراحت نہیں ہوتی۔ آیات ذیل اس پر شاہد ہے۔

الذین آمنو یتقون. لھم البشریٰ فی الحیوة الدنیا و فی الاخرة.

جو لوگ ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے لئے حیاتِ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی خوشخبری ہے۔

آمدِ شیاطین کا ایک واقعہ

امام ابو جعفر قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وقت آخر آیا اور عالم نزع شروع ہوا تو لوگوں نے کہا لا الہ الا اللہ پڑھیئے اور وہ ان کے جواب میں کہتے لا (نہیں) کچھ دیر بعد افاقہ کی

Marfat.com

صورت ہوئی اور آنکھ کھولی تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپ کلمہ کی تلقین پر لا فرما رہے تھے یہ کیا ماجرا ہے؟

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ میں تمہارے جواب میں یہ کلمہ نہیں کہہ رہا تھا بلکہ دو شیطان میرے سامنے کھڑے تھے ایک کہتا تھا کہ نصاریٰ کے مذہب پر مرنا۔ دوسرا کہتا کہ یہود کے مذہب پر مرنا۔ میں لا، لا ان کے جواب میں کہہ رہا تھا اور ان سے کہہ رہا تھا کہ تم مجھے اس وقت یہ سبق پڑھا رہے ہو۔ حالانکہ میں نے خود اپنے قلم سے ترمذی اور نسائی میں حضور اکرم (ﷺ) کی یہ حدیث لکھی ہے۔

ترجمہ:۔ شیطان تم میں سے بعض کے پاس اس کی موت سے پہلے آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہودی ہو کر مرو، نصرانی ہو کر مرو۔

امام قرطبی نے اس کے بعد فرمایا کہ اسی قسم کے واقعات بہت سے صالحین امت کو پیش آئے۔ وہ کلمہ طیبہ کی تلقین کے وقت انکاری الفاظ فرماتے تھے۔ دیکھنے والے سمجھتے تھے کہ وہ کلمہ طیبہ سے انکار کر رہے ہیں حالانکہ وہ شیطانی اغوا کی کوششوں پر انکار کرتے تھے۔

امام مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر مومن جب مرتا ہے تو اس کے ہم نشین و ہم جلیس لوگ (جو مر چکے ہیں) اس کے سامنے کئے جاتے ہیں اگر وہ لہو و لعب میں سے تھا تو لہو ولعب اور اگر اہلِ ذکر میں سے تھا تو اہلِ ذکر۔

اس لئے انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی ساری دنیاوی زندگی میں غافل، لہو و لعب میں مشغول لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرے۔

شیطان کے مقابلہ میں فرشتوں کی امداد

انسان کا ضعف و کمزوری اور بیچارگی، اس پر بیماری رگ رگ زخمی، ہوش و حواس پہلے ہی سے غائب، مزید برآں نزع و روح اور سکرات موت کی شدید ترین تکلیف، اس

83666

Marfat.com

ہولناک منزل اور پُر خطر جادہ میں دشمنوں کے لشکر کا حملہ وہ بھی دشمنوں کے بھیس میں نہیں۔ بلکہ ماں باپ دوست احباب اور اقارب کی شکل میں، دل سوزی اور خیر خواہانہ انداز میں ان سب باتوں کا تصور کیجئے تو گمان ہوتا ہے کہ ایک آدمی بھی شاید اس منزل پر ثابت قدم نہ رہ سکے لیکن

دشمن شہ کند چو مہربان باشد دوست
دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تراست

جیسا یہ وقت انتہائی خطرناک منظر ہولناک اور منزل پُر خطر ہے ویسا ہی رحیم وکریم جل شانہ نے اس ضعیف ومجبور وبیکس بندہ کے لئے امداد واعانت کا سامان بھی ادنیٰ اور کافی مہیا فرمادیا ہے۔ ارشادی باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:۔ جن لوگوں نے اقرار کرلیا کہ ہمارارب اللہ ہے پھر اس (قول) پر مستقیم رہے (اسے چھوڑا نہیں تو) ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے کہ) تم سے وعدہ کیا جایا کرتا تھا ہم تمہارے دنیاوی زندگی میں بھی رفیق تھے اور آخرت میں بھی ہیں اور تمہارے لئے اس (جنت) میں ہر چیز موجود ہے جس کو تمہارا جی چاہے گا اور تم (جنت میں) جو مانگو گے ملے گا۔ یہ (سب کچھ) غفور رحیم کی طرف سے بطور مہمانی ہوگا۔

اس آیت شریفہ میں دولفظ خاص طور پر قابل غور ہیں ۔اول:...... استقامت، دوم:......فرشتوں کا نزول۔

استقامت کی مختلف تفسیریں حضرات صحابہ وتابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہیں لیکن درحقیقت وہ مختلف نہیں ہیں بلکہ استقامت کے مختلف درجات اور مراتب کے اعتبار سے عنوان جدا اور مختلف اختیار کئے گئے ہیں ان میں سے مختار تفسیر جو تمام تفاسیر کو شامل ہے وہ ہے جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے "کہ اس سے ایمان وتوحید پر

Marfat.com

استقامت مراد ہے یعنی اس پر قائم رہیں۔ کفر و شرک میں مبتلا نہ ہوں"۔ (ابن کثیر)

نزول ملائکہ کے متعلق بھی مختلف اقوال ہیں بعض نے فرمایا کہ موت کے وقت انسان کی مدد کو اتریں گے اور بعض نے اس کا محل قبر اور بعض نے میدانِ حشر کو قرار دیا ہے مگر امام ابن کثیر حضرت زید بن اسلم سے یہ تفسیر نقل کرتے ہیں۔

ترجمہ:۔ فرشتے اس کو موت کے وقت اور قبر میں اور جب وہ قیامت میں اٹھے گا بشارت دیں گے۔ کہ اس روایت کو ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقل کیا ہے اور یہ تفسیر تمام تفاسیر سے جامع ہے اور یہی بہتر ہے اور ایسا ہی ہوگا انشاءاللہ۔ (تفسیر ابن کثیر)

غرض آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ آخر وقت تک اسلام و ایمان پر قائم رہے ان کی موت کے وقت دو فرشتے اتریں گے اور خوش خبری سنائیں گے۔ صاحب روح المعانی لکھتے ہیں کہ یہ فرشتے مرنے والے کی ہر چیز میں مدد کریں گے۔ جس قسم کا کوئی فکر و غم دنیاوی یا اخروی اس وقت درپیش ہوگا فرشتے اس میں امداد کریں گے اور اس کے دل سے فکر و غم دور کریں گے اور ہر قسم کے رنج و اندیشہ سے اس کو نجات دلائیں گے۔

آیت مذکورہ بالا میں مسلمانوں کو دو چیزوں سے مامون اور بے غم ہونے کی بشارت ہے۔ ایک خوف دوسرا غم۔ خوف تو ان چیزوں کے متعلق ہوتا ہے جو آئندہ اس راستہ میں درپیش ہیں۔ قبر، حشر و نشر وغیرہ اور حزن و غم، رنج و ملال ان چیزوں کے متعلق ہے جو یہ اپنے پیچھے چھوڑ رہا ہے یعنی اہل و عیال وغیرہ۔ تو فرشتوں کی بشارت کا حاصل ہوگا کہ تم آئندہ پیش آنے والے حالات کا خوف نہ کرو کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور مدد کے لئے بھیجے گئے ہیں اور دنیا میں اپنے اہل و عیال چھوڑ رہے ہو ان کی طرف سے غم اور ملال نہ کرو کہ ہم ان کی نگرانی کریں گے۔

علاوہ ازیں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آمد، شیطانوں کا دفعیہ، دین حق پر قائم رہنے کی

Marfat.com

تاکید کا بیان اوراوپر مذکور ہوااور حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) کیا غسل کی حاجت والا آدمی بغیر غسل سو رہے تو کوئی حرج ہے۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی بے وضو سو جائے۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ سوئے ہوئے اگر موت آ گئی تو اس کے پاس جبرئیل علیہ السلام نہ آئیں گے۔

(الحاوی للسیوطی)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے والے کے پاس جبرئیل تشریف لاتے ہیں مگر حالتِ جنابت میں ہوں تو نہیں آتے۔

غرض اس سخت وقت اور مصیبت کے لمحہ میں حق تعالیٰ کی رحمتِ کاملہ مومنین پر متوجہ ہوتی ہے اور فرشتے اس کی اعانت اور ثبات قدمی کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔

وہی شیاطین کا دفعیہ کرتے ہیں، خوف دور کرتے ہیں اور رنج و ملال سے بچاتے ہیں انہیں کی امداد و اعانت سے مسلمان اس قدر قوی ہو جاتا ہے کہ کید و مکر شیطانی اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا اور وہ اس نازک وقت میں بھی شیطان کے ایسے باریک اور دقیق مکر پر مطلع ہو جاتے ہیں جس سے اچھے اچھے عقلاء اور حکماء دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے عبداللہ فرماتے ہیں کہ جب امام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کا وقت آیا تو میں آپ کا جبڑا باندھنے کیلئے ہاتھ میں کپڑا لئے کھڑا تھا آپ کا یہ حال تھا کہ پسینہ پسینہ ہو رہے تھے۔ بے ہوشی کے بعد ہوش میں آتے تھے اور فرماتے تھے لا بعد لا بعد۔ میں نے کئی مرتبہ یہ قصہ دیکھا تو دریافت کیا ابا جان آپ یہ کیا فرما رہے ہیں۔ فرمانے لگے کہ شیطان میرے سامنے کھڑا ہے دانتوں میں انگلی دبا رہا

Marfat.com

ہے اور کہہ رہا ہے افسوس اے احمد تم ہمارے ہاتھ سے چھوٹ گئے۔ میں اس کے جواب میں لا بعد یعنی ابھی نہیں چھوٹا جب تک موت نہ آجائے کہتا ہوں کیونکہ جب تک سانس ہے میں تیرے مکر سے غافل و بے پروا نہیں۔ شیطان کی غرض بھی یہی تھی کہ غافل اور بے پرواہ کر کے پھر کوئی نیا حملہ کرے۔ حضرت امام نے اس مکر کو سمجھ لیا اور یہ جواب دیا۔ اسی قسم کے واقعے بہت سے صلحائے اُمت کو پیش آئے کہ بوقت نزع شیطان کے مکالمات کا جواب دیا۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مناظرہ بوقتِ موت شیطان سے مشہور ہے۔

شیطانی وسوسہ کے اسباب

مذکورہ آیات اور احادیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ دشمنِ جان و مال وایمان شیطان لعین نزع کے نازک وقت میں انسان کے ایمان پر چھاپا مارتا ہے اور اگر رحمتِ حق متوجہ نہ ہو اور فرشتوں کی امداد اور اعانت شاملِ حال نہ ہو تو انسان از خود مکر و کید شیطانی سے اپنے ایمان کی حفاظت نہیں کرسکتا۔ آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رحمتِ حق اور فرشتوں کی امداد بھی انہیں لوگوں کے لئے ہے جو اللہ عزوجل کے رب ہونے کا اقرار کریں اور اس پر مستقیم رہیں۔ تو جو لوگ سرے سے ایمان ہی نہ لائے تو گویا وہ پہلے ہی سے مکائد شیطانی کا شکار تھے اور اس وقت بھی رہیں گے۔

اسی طرح جو لوگ ایمان لے آئے مگر اس پر ثابت قدم نہ رہے وہ بھی رحمت حق اور امداد ملائکہ سے محروم رہیں گے۔ پھر مستقیم نہ رہنے کے بھی درجات ہیں، ایک تو یہ کہ ایمان ہی کھو بیٹھے۔ دوسرے یہ کہ ایسے معاصی اور گناہوں میں منہمک اور مُصر رہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ان کے دل میں خدا کا خوف ہی نہیں ہے جو روح ہے ایمان و استقامت کی۔ ایسے لوگ بھی اکثر ان مکائد شیطانی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

امام شعرانی نے مختصراً تذکرہ قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں اس قسم کے بہت سے واقعات لکھے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

۱)......ایک دلال کا واقعہ ہے کہ وہ ہمیشہ اور ہر وقت اپنے تجارتی کاروبار میں مشغول رہتا تھا کہ نماز وعبادت کا کبھی دھیان بھی نہ آتا تھا۔ مرتے وقت اس سے کہا گیا کہ لا الٰہ الا اللہ کہو مگر اس کی زبان پر تجارتی حساب اور انگلیوں پر اسی کا شمار تھا۔ کلمہ کی توفیق نہ ہوئی۔ اسی حالت میں گزر گیا۔

۲)......ایک اور شخص جو دنیا میں منہمک اور عبادت سے غافل تھا وقت آخر اسے کلمہ کی تلقین کرتے تھے مگر وہ کہتا تھا کہ میری گدھی کو گھاس بھی کھلا دی ہے۔

۳)......ایک اور بازاری (تاجر) شخص کو نزع کے وقت لوگ کلمہ طیبہ پڑھانا چاہتے تھے مگر وہ حساب کی ضرب وتقسیم میں لگا ہوا تھا اسی میں رخصت ہو گیا۔

۴)......اسی طرح ایک تاجر جو اپنے نزدیک پورا تولنے کا عادی تھا مگر تولتے وقت ترازو کے پلڑے صاف کرنے کا عادی نہیں تھا جس کی وجہ سے وزن میں کمی ہو جاتی تھی۔ مرتے وقت لوگوں نے کہا کلمہ پڑھو، کہنے لگا میں ہوش میں ہوں اور ہر بات منہ سے ادا کر سکتا ہوں مگر جب کلمہ طیبہ پڑھنا چاہتا ہوں تو زبان نہیں اٹھتی۔ کیونکہ میری زبان پر ترازو کا کانٹا رکھا ہوا ہے اس لئے میں تولنے کے وقت ترازو کے پلڑوں کو صاف نہیں کرتا تھا، دعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نجات دے۔

۵)......ایک شخص کے مرنے کے وقت لوگوں نے کلمہ کی تلقین کی تو اس نے کہا کہ مجھے اس پر قدرت نہیں کیونکہ زبان سے اپنے پڑوسیوں کو ایذا پہنچاتا تھا۔

۶)......اسی طرح ایک شخص کو کلمہ پڑھنے کے لئے کہا گیا تو اس نے کہا مجھے اس پر قدرت نہیں۔ لوگوں نے کہا غور کرو کہ کس گناہ کے وبال میں یہ صورت ہوئی۔ تو اس نے کہا میں عمر

Marfat.com

میں ایک مرتبہ زنا میں مبتلا ہو گیا تھا۔ (مختصر تذکرہ قرطبی)

۷)......ایک اور شخص کا واقعہ ہے کہ جب اس سے کلمہ پڑھنے کے لئے کہا گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں پڑھ نہیں سکتا کیونکہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ رہتا تھا جو مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو برا کہنے کے لئے کہتے تھے۔ (تجزیر)

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات معاصی اس کا سبب بن جاتے ہیں کہ کلمہ کی توفیق نہیں ہوتی اور یہ صورت بظاہر اسی میں ہے کہ آدمی بے فکری اور بے پرواہی کے ساتھ اس گناہ میں منہمک اور مُصر رہے خدا سے نہ ڈرے توبہ نہ کرے۔ ورنہ معصوم تو انبیاء کرام ہی ہیں۔ دوسرے انسانوں سے کوئی غلطی اور بھول چوک ہو ہی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں ایسی باتیں یا چیزیں جن سے فرشتوں کو نفرت یا اذیت ہوتی ہے وہ میت کے آس پاس ہوں تو بھی امداد کے فرشتے نہیں آتے جیسے حدیثِ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا میں گزرا کہ غسل جنابت والے کے پاس جبرئیل علیہ السلام نہیں آتے البتہ اگر وضو کر لے (اور اگر وضو پر قدرت نہ ہو تو تیمم کر لے) تو فرشتوں کی نفرت زائل ہو جاتی ہے۔ وہ چیزیں جن کے ہوتے ہوئے رحمت کے فرشتے نہیں آتے چند اشیاء ہیں جن میں سے مشہور یہ ہیں: کتا، جاندار کی تصویر، بجنے والا زیور، غسل جنابت والا شخص مرد ہو یا عورت، حیض ونفاس والی عورت، جس گھر میں ننگے سر کوئی عورت ہو، جس گھر میں کسی برتن کے اندر پیشاب رکھا ہو۔

شیطانی مکر وفریب سے بچاؤ

۱)......سب سے بڑی تدبیر تو ایمان کی پختگی ہے۔

۲)......پھر استقامت اور چونکہ استقامت کے بہت سے درجات ہیں جس قدر استقامت

Marfat.com

کا درجہ بڑھا ہوا ہوگا اسی قدر مکائد شیطانی سے حفاظت زیادہ ہوگی۔ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ ایمان پر آخر وقت تک مستقیم رہے اس سے بھی رحمت الٰہی اور فرشتوں کی امداد کی توقع ہے لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ کسی گناہ کے وبال کی وجہ سے محروم ہو جائے۔اعلیٰ درجہ کی استقامت یہ ہے کہ تمام گناہوں سے بچے،تقویٰ اختیار کرے اور متوسط درجہ یہ ہے کہ اگر غفلت اور بھول کی وجہ سے گناہوں میں مبتلا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے عذاب کا خیال کرے اور فوراً توبہ کرے۔

۳)......حالتِ جنابت میں اور عورت حیض ونفاس میں بغیر وضو کئے ہوئے تھوڑی دیر بھی نہ رہے۔بالخصوص سونے کے وقت۔

۴)......نفس،بدن،لباس کو ایسی چیزوں سے پاک رکھے جو ملائکہ رحمت کے داخل ہونے سے مانع ہیں جن کا ذکر اوپر گزرا۔

۵)......اطاعتِ والدین کی عادت ڈالے۔حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔یہاں ایک لڑکے پر نزع طاری ہے اس کو لا الہ الا اللہ پڑھنے کو کہا جاتا ہے مگر اس کو اس پر قدرت نہیں ہوتی۔آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ وہ پہلے سے اس کلمہ کو پڑھنے کا عادی نہیں تھا؟ عرض کیا گیا کہ برابر پڑھتا تھا۔آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا پھر اس وقت نہ پڑھ سکنے کا کیا سبب ہے اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) خود اٹھ کر وہاں تشریف لے گئے اور اس کو کلمہ کی تلقین کی۔اس نے کہا مجھے اس کے پڑھنے کی قدرت نہیں۔آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کیوں؟ وہ کہنے لگا میں نے اپنی والدہ کی نافرمانی کی ہے۔بعد ازاں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کی والدہ سے اس کی خطا معاف کرائی تو اس کی زبان کھلی۔

۶)......یہ تدبیر عین وقت پر کی جاتی ہے مگر یہ دوسروں کے کرنے کی ہے وہ یہ کہ نزع کے وقت کلمہ کی اس کو تلقین کریں اس میں چند باتوں کا لحاظ رکھیں۔

Marfat.com

اول:...... بہتر یہ ہے کہ یوں نہ کہیں لاالٰہ الا اللہ کہو۔ کیوں کہ نازک وقت ہے۔ مریض اپنی تکلیف میں مبتلا ہے ایسا نہ ہو کہ تکلیف کی وجہ سے کہہ بیٹھے کہ میں نہیں کہتا بلکہ اس کے پاس بیٹھنے والے خود پڑھنا شروع کردیں۔

دوم:...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں ہے کہ جب تم مرنے والے کے پاس بیٹھو تو اس پر کلمہ پڑھنے کے لئے اصرار نہ کرو۔ کیونکہ وہ کبھی زبان سے کہہ لیتا ہے اور کبھی ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے اور کبھی قلب سے (اور اتنا بھی کافی ہے)

سوم:...... شیخ عبدالباقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کی زبان بند ہوجائے یا مرض سے بے ہوش ہوجائے اور کلمہ نہ پڑھ سکے تو اس کی پہلی حالت کا حکم کیا جائے گا۔ اگر مریض کلمہ پڑھنے والا تھا تو اب بھی کلمہ پڑھنے کا حکم ہوگا۔

چہارم:...... جب مریض ایک مرتبہ لاالٰہ الا اللہ کہہ لے تو پھر دوبارہ تلقین کرنے اور کہلانے کی ضرورت نہیں البتہ اگر اسکے بعد وہ کسی دنیاوی کلام میں لگ جائے تو پھر تلقین کی جائے۔

پنجم:...... بعض روایات حدیث میں ہے کہ کلمہ طیبہ کی تلقین کے ساتھ یہ بھی کہا جائے الثبات الثبات و لاقوۃ الا باللہ (ثابت قدم رہو قوت اللہ کی طرف سے)

۷)...... کید شیطانی اور سکراتِ موت میں سہولت کا ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ مرنے والے کے پاس کچھ قرآن شریف پڑھا جائے۔ (بالخصوص سورۃ یٰسین شریف)

حدیث شریف میں ہے کہ جب کسی میت کے پاس سورۃ یٰسین پڑھی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کردیتا ہے۔

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرنے والے کے پاس سورہ یٰسین پڑھو۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مرنے والے کے پاس

Marfat.com

سورہ رعد پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے کیونکہ اس کا پڑھنا میت کی تکلیف کو کم کر دیتا ہے اور قبض روح کو آسان کر دیتا ہے۔

فائدہ:......امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ خاتمہ اسی شخص کا خراب ہوتا ہے جو پہلے سے باطن میں گناہوں پر مُصر ہو اور گناہ کبیرہ کی پرواہ نہ کرتا ہو اور جو پہلے سے نیک ہو اس کا خاتمہ خراب ہوتے نہیں دیکھا گیا۔

ایک اور شبہ اور اس کا جواب:......

احادیث کثیرہ میں یہ مضمون وارد ہے کہ غرغرہ موت کے وقت کا نہ ایمان معتبر ہے۔ نہ کفر تو اس پر یہ شبہ وارد ہوتا ہے کہ اس وقت شیطان کا آنا اور بہکانا بے سود ہے۔ اگر خدانخواستہ اس وقت کسی مسلمان کی زبان سے کلمہ کفر نکل بھی جائے تو اس کا ایمان پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ پھر اس کی فکر کرنے اور اس وقت کید شیطانی سے ڈرنے کے کیا معنی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مرفوع القلم ہونے کا وہ وقت ہے جب روح حلقوم کے اندر پہنچ جائے۔ اس سے پہلے کا ایمان وکفر معتبر ہے اور شیطان ایسے وقت دھوکہ دیتا ہے جب کہ وہ سمجھتا ہے کہ ابھی اس کو اختیار باقی ہے۔ اور یہ عالم تکلیف میں ہے اور اس کا ایمان وکفر معتبر ہے البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ خود شیطان دھوکا کھا جائے اور غرغرہ موت کے وقت کا اس کو پتہ نہ چلے۔

ہاں چونکہ پاس بیٹھنے والوں کو یہ امتیاز دشوار ہے کہ یہ کلمات جو کہہ رہا ہے غرغرہ موت کے وقت کہہ رہا ہے یا اس سے پہلے اس لئے اگر خدانخواستہ نزع کے وقت کسی مسلمان کی زبان سے کلماتِ باطلہ ادا ہوں تو اس پر کفر کا حکم نہ لگایا جائے گا۔

منزلِ اول

۱)......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ بندہ کو جب

Marfat.com

قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ہمراہی اس کو دفن کر کے واپس ہوتے ہیں تو یہ مردہ ان کے جانے کی آواز سنتا ہے۔ اس وقت دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اس کو اٹھا کر بٹھاتے اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تو ان صاحب کے بارے میں کیا کہتا تھا (ابن مردویہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں) ''وہ شخص جو تمہارے درمیان تھے اور جن کا نام نامی محمد (ﷺ) تھا''۔

حضور (ﷺ) نے فرمایا پس بندہ مومن ان کے سوال کے جواب میں کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس کے بعد اس کو کہا جائے گا۔ دوزخ میں اپنا مقام دیکھو (اگر تم صحیح جواب نہ دیتے تو یہ تمہاری جگہ تھی مگر اب صحیح جواب کے بعد) اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں جنت میں جگہ بدل دی ہے۔ حضور (ﷺ) فرماتے ہیں کہ وہ بندہ دونوں ٹھکانوں کو دیکھ لیتا ہے۔

اور کافر سے بھی یہی سوال کیا جاتا ہے کہ ان صاحب کے بارے میں کیا کہتا تھا تو وہ جواب دے گا کہ میں کچھ نہیں جانتا جو لوگ جانتے ہیں وہی میں کہتا تھا۔ تو اس سے کہا جاتا ہے نہ تو نے جانا نہ تو نے پڑھا۔ پھر اس کو گرزوں سے مارتے ہیں اور اس مار سے وہ چلاّتا ہے۔ آس پاس والے سوائے جن وانس کے سب اس کی چیخ و پکار سنتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

بعض روایات میں ہے کہ آنحضور (ﷺ) کے متعلق سوال کے وقت آپ (ﷺ) کی شبیہ مبارک دکھائی جاتی ہے۔

۲)...... دیلمی کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث مرفوع میں منکر نکیر کے سوال و جواب کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

پہلا سوال:...... من ربک (تیرا رب کون ہے) (مومن) جواب دیتا ہے۔ اللہ۔ پھر سوال کرتے ہیں ومن نبیک (اور تیرا نبی کون ہے) جواب دیتا ہے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر سوال کرتے ہیں ومن امامک (اور تیرا امام کون ہے) جواب دیتا ہے، القرآن۔ پس اس

Marfat.com

کی قبر (تاحدِ نظر) وسیع کر دیتے ہیں اور کافر تینوں سوالوں کے جواب میں لاادری، (میں نہیں جانتا) کہتا ہے تو اس پر گرزوں کی مار پڑتی ہے، اس کی قبر آگ سے بھر دی جاتی ہے اور تنگ کر دی جاتی ہے۔

عقیدہ:.......

ثبوتِ فتنہ قبر اور سوال منکر نکیر میں احادیث اس کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ حد تواتر تک پہنچتی ہیں۔ تقریباً ۲۷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس مضمون کے راوی ہیں۔ اسی لئے سوال قبر کا مسئلہ منجملہ ضرورت دین شمار کیا جاتا ہے اور اس کو عقائد اسلامی میں داخل کیا گیا ہے۔

منکر نکیر

قبر میں آ کر سوال کرنے والے دو فرشتوں کے نام ہیں۔ بعض نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ وہ صورت کے اعتبار سے میت کے لئے اجنبی (نامانوس) ہوتے ہیں۔ دوسری مخلوقات میں سے (جن کا یہ مردہ صورت آشنا تھا) کسی سے بھی اس کی شکل وشباہت نہیں ملتی۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ مومن کے پاس آنے والے فرشتوں کو منکر نکیر نہیں کہتے بلکہ ان کا نام مبشر وبشیر ہے لیکن یہ قول بظاہر نصوص احادیث کے معارض ہے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہی دو فرشتے تمام مُردوں سے بیک وقت خطاب اور سوال کرتے ہیں کیونکہ قادر مطلق نے ان کو یہ قوت عطا فرمائی ہے کہ وہ بیک وقت ہر قبر میں پہنچ جائیں جیسے کہ آفتاب بیک آن ہر جگہ ضوفشاں رہتا ہے۔

اور بعض علماء کا خیال ہے کہ ہر مردہ کے پاس الگ الگ دو فرشتے جاتے ہیں اور ایسے تمام فرشتوں کا نام منکر نکیر ہے۔ (واللہ اعلم)

Marfat.com

۳)......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔ جب مردہ قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب غروب ہو رہا ہے تو وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے (گویا خواب سے بیدار ہوا ہے) اور کہتا ہے مجھے چھوڑ دو تا کہ نماز پڑھ لوں۔

۴)......حضرت ابی رافعہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ایک قبر پر گزر ہوا تو آپ کی زبان مبارک سے اف اف نکلا۔ میں نے عرض کیا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر میرے ماں باپ قربان یہاں تو میرے سوا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہمراہ کوئی اور نہیں کیا میری کسی حرکت پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اف فرمایا۔

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ اس قبر والے کی حالت پر افسوس کیا کہ اس سے میرے متعلق سوال ہوا تھا اور اس نے میری نسبت شک کا اظہار کیا۔ (طبرانی)

خاصۂ اُمتِ محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

علماء نے لکھا ہے کہ سوالِ قبر امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ پہلی امتوں کا یہ معاملہ رہا ہے کہ جب ان کے پاس رسول آتے اور وہ انکار کرتے تو ان پر دنیا ہی میں عذاب نازل ہوتا تھا (اور مومن و کافر کا امتیاز اسی دنیا میں ہو جاتا تھا) جب رحمت اللعالمین سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) دنیا میں تشریف لائے تو دنیا میں عذاب کا آنا موقوف ہو گیا۔ اور بوجہ ہیبت وسطوت اسلام بعض کفار نے اپنے بچاؤ کے واسطے منافقانہ طور پر اسلام ظاہر کیا۔ لہٰذا جب دنیا میں ایسے منافق پوشیدہ ہیں تو آخرت کی منزل اول ان کے لئے امتحان گاہ قرار دی گئی۔ تا کہ منافق کو مسلمان سے فاسق کو صالح سے ممتاز اور جدا کر دیا جائے۔ (شرح الصدور)

۵)......ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بیان فرماتی

Marfat.com

ہیں کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا قبر کا ضغطہ (مردہ کو بھینچنا) ہر ایک کے لئے ہے۔ اگر کوئی اس سے نجات پانے والا ہوتا تو وہ سعد بن معاذ ہوتے۔

٦)...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا یہ شخص (سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ) جس کی خوشی میں عرش حرکت میں آیا اور آسمان کے دروازے کھولے گئے اور جن کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے۔ ان کو قبر نے بھینچا تھا پھر ان کو کھول دیا گیا۔ (نسائی)

٧)...... حضرت عبدالعزیز راوی ہیں کہ حضرت نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو وہ رونے لگے۔ کسی نے گریہ کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ اس وقت مجھے سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) کے ضغطہ قبر کا واقعہ یاد آ گیا۔ (ابن عساکر)

٨)...... حضرت عبداللہ بن الشخیر راوی ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا جس نے سورہ اخلاص (قل ھو اللہ احد) کو مرض الموت میں پڑھا وہ قبر کے فتنہ سے بچا رہا۔ اور قبر کے ضغطہ (کی تکلیف) سے مامون رہا۔ قیامت کے دن فرشتے اس کو اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر پل صراط پار کرا کے جنت میں پہنچائیں گے۔

٩)...... ابوالقاسم سعدی نقل فرماتے ہیں کہ قبر کے ضغطہ سے نہ کوئی مومن نجات پائے گا نہ کافر۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کافر کو یہ ابتلا ہمیشہ رہے گا اور مومن کو ابتدا میں پیش آئے گا اور پھر نجات مل جائے گی۔

بعض علماء نے نیک و بد کے ضغطہ کے فرق کو اس طرح بیان کیا ہے کہ مومن کے لئے تو یہ ضغطہ ایسا ہوگا جیسا کہ جوش مادری سے مغلوب ہو کر ماں اپنے بچے کو بھینچتی ہے اور کافر کے لئے ایسا کہ جیسے کوئی مغلوب الغضب آدمی اپنے دشمن پر قابو پا کر اس کو دبوچتا ہے۔ مزید تفصیل آنے والے مضمون میں پڑھئے۔

Marfat.com

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! بہت سے لوگ موت اور مرنے کے بعد اٹھنے کا عقیدہ تو رکھتے ہیں لیکن اس کی تفصیل سے بے خبر ہیں۔ اس رسالہ میں فقیر اس کی تفصیل عرض کرتا ہے۔

موت کیا ہے؟:......

بات یوں ہے کہ عوام نے موت مٹنے کو سمجھ رکھا۔ ہے حالانکہ یہ عقیدہ کفار مکہ کا تھا۔ کما قال أاذا متنا و کنا ترابا (کیا جب ہم مر کر اور مٹی ہو جائیں گے) اہل اسلام کے نزدیک روح کا جسم سے خروج کا نام موت ہے۔ پھر روح جہاں بھی ہو اسے جسم سے رابطہ رہتا ہے۔ اسی لئے اہلسنّت کا مذہب ہے کہ قبر عذاب وثواب روح وجسم سے دونوں کو ہے تو پھر جس طرح یہاں روح سنتی دیکھتی ہے ایسے ہی مرنے کے بعد بھی۔ چند شواہد ملاحظہ ہوں۔

اہلِ قبر سے گفتگو:......

۱)......امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''کفائیۃ المعتقد '' میں لکھتے ہیں کہ ایک صالح بزرگ نے مجھے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ میں اپنے باپ کی (قبر کے) پاس ہوں اور اس سے باتیں کیا کرتا ہوں وہ مجھ سے باتیں کرتا ہے۔

۲)......فقیہ کبیر ولی احمد بن موسیٰ عجل کی قبر میں سے سورہ نور پڑھنے کی آواز آیا کرتی تھی اور وہ اس کو قبر میں ہر روز پڑھتے تھے۔

۳)......قبر سے سورۂ ملک پڑھنے کی آواز۔

Marfat.com

ایک صحابی نے کہیں خیمہ لگایا اور اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ یہاں کوئی قبر ہے جب وہ خیمہ میں اپنی چارپائی پر بیٹھے تو نیچے سے آواز آئی کہ کوئی سورۂ ملک پڑھ رہا ہے۔ یہ صحابی سننے لگے یہاں تک کہ اس نے سورت پوری کی۔ پھر اس نے وہاں سے خیمہ اٹھالیا اور جناب رسول اللہ (ﷺ) کی خدمت میں جب حاضر ہوئے تو عرض کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سورۃ عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک بولتا ہے:......

ابن عساکر نے اعمش بن منہال بن عمر سے روایت کیا ہے کہ جب مخالفین سر اقدس امام حسین رضی اللہ عنہ کو نیزہ پر اٹھائے شہر میں پھر رہے تھے تو اتفاقاً ایک دکان کے پاس سے گزرے کہ جس میں کوئی شخص با آواز بلند سورۂ کہف پڑھ رہا تھا اور اس وقت جب کہ سر مبارک اس مکان کے قریب پہنچا تو وہ سورۂ کہف کی اس آیت ام حسبت ان اصحاب الکھف والرقیم کانوا من ایتنا عجبا پڑھتا۔ اعمش کہتے ہیں کہ سر مبارک نے اسی قدر اونچی آواز سے پکار کر فرمایا قتلی وحملی اعجب ومنه (میرا قتل و حمل اس سے عجیب تر ہے)۔

مردہ یٰسین پڑھتا ہے:......

حافظ ذہبی کی تاریخ میں ہے کہ واثق باللہ عباسی نے احمد بن نصر خزاعی (امام حدیث) کو بلایا اور قرآن کو مخلوق کہنے پر مجبور کیا۔ انہوں نے یہ کہنا نامنظور کیا اور واثق نے انہیں شہید کروا کر ان کے سر کو سولی پر لٹکا رکھا اور پہرہ بٹھا دیا کہ کوئی اس کو اتار نہ لے جائے۔ پہرہ دار قسم پروردگار کی کھا کر بیان کرتا ہے کہ رات کو جب سب لوگ سو جاتے تو وہ سر خود بخود قبلہ کی طرف پھر کر سیدھا ہو جاتا اور نہایت ہی پیاری آواز سے سورۂ یٰسین کی

Marfat.com

تلاوت کیا کرتا۔ نتیجہ نکلا ۔

کون کہتا ہے ولی مرگئے
وہ قید سے چھوٹے اپنے گھر گئے

روح زندہ موجود رہتی ہے:......

اہلسنّت کے نزدیک روح موت کے بعد بھی زندہ موجود رہتی ہے۔ مٹتی نہیں اس کی موت کا معنی یہی ہے کہ وہ جسم سے جدا ہوگئی لیکن اس کا ربط و تعلق جسم سے ہمیشہ ہے کتاب الروح میں ابن القیم نے شرح الصدور میں امام سیوطی نے اور حیاۃ الموات میں امام احمد رضا محدث بریلوی نے اس پر متعدد دلائل قائم کئے ہیں۔ فقیر یہاں پر چند شواہد پیش کرتا ہے۔

ابوسعید ابوالخیر کا قبر میں قرآن پڑھنا:......

حضرت خواجہ محمد بن ابی سعد بن ابی طاہر بن ابی سعید (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں۔ ایک بار گرمیوں کا موسم تھا گرمی کی شدت سے میں قلعہ میں نہیں جاسکتا تھا۔ اپنے عیال سے ملنے سے محروم رہا۔ ساری گرمیاں حضرت شیخ کے مزار کے سامنے گزار دیں۔ ایک رات سویا ہوا تھا۔ یہ رات چاندنی تھی چاند پوری تابانی سے چمک رہا تھا۔ ہمیشہ کی طرح مزار کے تمام دروازے بند تھے۔ خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص صحراؤں میں سے آیا اور میرے نزدیک ہی سو گیا۔ آدھی رات گزری ہوگی تو میری آنکھ کھلی۔ مزار کے اندر سے مجھے قرآن پاک پڑھنے کی آواز آئی۔ میں نے غور سے سنا تو کوئی انا فتحنا والی سورت تلاوت کر رہا تھا۔ مجھے بڑا تعجب ہوا کہ مزار کے دروازے پر پوری طرح مقفل تھے کون یہ دروازے کھول کر مزار میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ میں اٹھا اور ادھر ادھر دیکھا تمام کے تمام دروازے بند تھے۔ اس رات چاند آسمان پر پوری تابانی سے چمک رہا تھا مجھے

Marfat.com

یقین ہوگیا کہ آواز حضرت شیخ (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے علاوہ اور کسی کی نہیں ہو سکتی۔ مجھ پر ایک رقت طاری ہوگئی ہر ممکن کوشش کرتا رہا مگر میں کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکا۔ آخر کار میں نے پاس ہی سوئے ہوئے آدمی کو جگایا اور کہا اٹھو اور سنو کہ اتنے برسوں بعد بھی حضرت (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کی تلاوت قرآن کی آواز کیسے سنائی دے رہی ہے۔

(اسرار التوحید فی مقامات الشیخ ابی سعید صفحہ ۴۰۳)

فائدہ:...... تلاوت روح کی زندگی سے ہی ہو سکتی ہے اور اس طرح کا واقعہ حدیث شریف کے حوالے سے عرض کیا جا چکا ہے۔

مزار سے آواز آئی شور مت کرو:......

حضرت خواجہ محمد بن ابی سعد بن ابی طاہر بن ابی سعید (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں کہ ہمارے خالو کے بیٹے ابو النصرح المفضل اور میرے بھتیجے المنور بن ابی سعید بیان کرتے ہیں کہ غزوں کی بغاوت اور شورش کے زمانے میں قصبہ تباہ و برباد ہوگیا تھا۔ قصبہ میں کوئی شخص نہ ٹھہر سکا۔ قصبہ کے چند لوگ بچ بچا کر قلعہ میں پناہ گیر ہوئے۔ وہ کبھی کبھی قصبہ میں آتے اور ایندھن کے لئے توت کی لکڑیاں کاٹ کر لے جاتے اور اپنے اپنے گھروں کے سامنے جمع کر لیتے۔ ہم دونوں اپنے ساتھ کردوں کو لے کر محلّہ صوفیاں میں آئے اور مزار کے پاس ہی ایک درخت کو کاٹنے لگے۔ یہ دن بہت گرم تھا۔ ہمارے علاوہ وہاں کوئی بھی نہ تھا ہم عام لڑکوں کی طرح ادھر ادھر شرارتیں کر رہے تھے ہمارا شور سارے محلے میں گونج رہا تھا۔ مزار پرانوار سے آواز آئی تم کیا کر رہے ہو؟ ہم نے مڑ کر دیکھا تو ایک بوڑھا آدمی مزار کے سامنے کھڑا تھا ہمارے شیخ کی طرح سرخ وسفید رنگ۔ اسی طرح کہا ابھی تم پر وقت نہیں آیا کہ اس بے ادبی سے باز آؤ۔ (اسرار التوحید فی مقامات الشیخ ابی سعید)

فائدہ:...... روح زندہ ہے تو شور کرنے والوں کو نصیحت کر رہی ہے، مر مٹنے والی شے کو

Marfat.com

کیا کہ شور ہو یا نہ ہو۔

حج کے موقع پر زندہ ملنا:......

حضرت نوشہ گنج بخش قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں نے آپ کو حج کے موقع پر دیکھا اور کلام بھی کیا وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ آپ آج سے دو سال پہلے اس جہان فانی سے رحلت فرما چکے تھے۔ (شریف التواریخ ص ۲۷ ج ۳)

بعد وصال امداد کرنا:......

ایک مرتبہ سید محمد غوث بالا پیر گیلانی ستگھروی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) علاقہ داتا آباد میں مع مریدوں کے جا رہے تھے۔ ریگستانی علاقہ تھا سب لوگ پیاس سے مضطرب ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ قصہ مرزا کا کوئی شعر پڑھو۔ ایک آدمی نے ایک شعر پڑھا نا گہاں ایک آدمی غیبی طور پر پانی کی ایک مشک لے کر آیا اور سب کو پانی پلایا پھر غائب ہو گیا۔ سید صاحب نے پوچھا کسی نے پہچانا۔ یہ کون تھا؟ سب نے عرض کیا نہیں۔ انہوں نے فرمایا یہ میاں مرزا خان کھرل داتا آبادی (رحمتہ اللہ علیہ) تھے۔ (شریف التواریخ ص ۴۸۵ ج ۳)

زندہ کو آواز دے کر متشابہ دور کرنا:......

حضرت میاں عبدالصمد صاحب (رحمتہ اللہ علیہ) خلیفہ رشید حضرت حاجی عبدالغفور صاحب مہاروی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں کہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں۔ امجاد سے حضرت میاں عبدالغفور ابن حافظ غلام نبی صاحب (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) فضائل علوم دین سے بہرہ ور شخصیت تھے ان کا معمول تھا کہ جمعرات کو حضرت خواجہ نور محمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے مزار پُر انوار کی زیارت کے لئے مہاراں شریف سے چشتیاں شریف آتے تھے اور حدود قبرستان میں داخل ہوتے وقت بلند آواز سے

Marfat.com

دلائل الخیرات کی تلاوت کرتے ہوئے گزرتے تھے۔ایک مرتبہ انہیں تلاوت کے دوران متشابہ پیش آیا تو کسی صاحب مزار نے ماقبل لقمہ دے کر متشابہ دور کر دیا۔میاں عبدالغفور صاحب مزار (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) سے ماقبل کی آواز سن کر گھبرا گئے اور ہانپتے کانپتے چشتیاں شریف اپنے ڈیرہ پر پہنچے جہاں انہیں شدید بخار ہو گیا۔ان کے پیرومرشد حضرت شاہ سلیمان تونسوی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) اتفاق سے چشتیاں شریف آئے ہوئے تھے۔انہوں نے میاں عبدالغفور صاحب کے خوفزدہ اور بیمار ہونے کی خبر سنی تو ان کی مزاج پرسی کے لئے ڈیرہ پر تشریف لائے۔انہیں پانی دم کر کے پلایا اور فرمایا صاحبزادہ صاحب آپ اتنی سی بات پر خوفزدہ ہو گئے ہیں یہاں تو ایسے ہزاروں مردان راہ واصلان بارگاہ مدفون ہیں جن سے بالمشافہ گفتگو کی جاسکتی ہے۔(تاج العارفین ص ۱۸۲)

شہادت کے بعد دوبارہ زندہ ہو گئے:......

حضرت مخدوم شاہ معروف خوشابی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) ایک دفعہ سفر میں تھے۔راستہ میں ڈاکو ملے۔انہوں نے دولت کے شبہ سے آپ کو قتل کر کے دریائے جہلم میں ڈبو دیا۔ جب وہ آگے گزرے تو دیکھا کہ آپ زندہ سلامت دوسرے کنارے پر کھڑے ہیں چنانچہ وہ سب سرنگوں ہوئے۔(شریف التواریخ ص ۸۴۴ ج ۱)

فائدہ:...... یہ واقعہ قرآن کی نص **ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات بل احیاء** کے مطابق ہے۔

قبر میں پانی کا کوزہ اور تسبیح:......

حافظ سلطان سکندر بن حافظ نور احمد قریشی خوشابی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) نے بیان کیا کہ جب شہر خوشاب دریا برد ہو رہا تھا تو ہمارے نانا صاحب شیخ سلطان محمود بن شیخ نوری حضوری (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کو حضرت شاہ معروف صاحب (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) خواب

Marfat.com

میں ملے اور فرمایا کہ دریا قریب آ گیا ہے ہم کو پیچھے ہٹا کر دفن کرو۔ انہوں نے صبح کو قبر کی کھدوائی شروع کی یہاں تک کہ تابوت مل گیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ پاس ایک کوزہ تازہ پانی کا بھرا ہوا رکھا تھا اور ایک طرف تسبیح لٹک رہی تھی اور چہرہ اسی طرح چمک رہا تھا۔

(شریف التواریخ صفحہ ۸۷۸ جلد اول)

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان!

قبر سے نکل کر لڑکے کی خوشخبری دینا:......

حضرت حافظ شاہ الٰہی بخش برخورداری (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے ہاں اولاد نرینہ نہیں ہوتی تھی۔ وہ اپنے بزرگوار حضرت شاہ نور اللہ بن حافظ شاہ محمد حیات صاحب (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے حکم سے حضرت سخی بادشاہ (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے مزار پر بھلوال شریف میں حاضر ہوئے۔ قبر منور ان ایام میں خام تھی اور آس پاس سب جنگل تھا کسی کو وہاں رات رہنے کی جرأت نہ ہو سکی تھی۔ حضرت شاہ الٰہی بخش (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) مراقبہ میں بیٹھے رہے تو خود حضرت سخی پیر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) نے بے حد نورانی روحانی ظہور فرمایا اور ایک خوبصورت بچہ جس کے دائیں رخسار پر ایک مسّہ تھا گردن سے پکڑا اور ان کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا لے یہ تیرا انڈھا ئے دوم نوشہ ہوئے۔ چنانچہ ان کو خدا تعالیٰ نے وہی لڑکا دیا اور اس کا نام قل احمد رکھا۔ حضرت شاہ قل احمد جیو صاحب (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) پاک ذات کی گردن پر حضرت سخی بادشاہ (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے دست مبارک کا نشان بھی موجود تھا جو تمام عمر قائم رہا۔ (شریف التواریخ صفحہ ۹۰۱)

انہیں پاکباز بندگان خدا کے متعلق کہا ہے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شود بعشق

Marfat.com

ثبت است برجریدہ عالم دوام ما

قبر سے نکل کر فرمایا تیرا کام وہاں ہو گا:.......

حضرت سید محمد شاہ صاحب (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے ہاں اولاد زندہ نہیں رہتی تھی۔ ان کے والد حضرت شاہ محمد امین بن شاہ قل احمد جیو پاک باز نوشاہ ثانی (رحمتہ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ ہم کو آباؤ اجداد سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ درگاہ سلیمانیہ سے ہی ہوتا ہے کہ تم وہاں جاؤ۔ چنانچہ حضرت شاہ صاحب سفر پیدل طے کر کے بھلوال شریف پہنچے اور دربار حاضر ہو کر دعا کی یا حضرت (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) جناب الٰہی سے ایسا فرزند دلواؤ جو اہلِ علم حیاتی والا اور با اقبال ہو۔ جب دعا سے فارغ ہوئے تو ایک ضعیف العمر بزرگ دیکھے۔ انہوں نے پوچھا کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ساہیوال شریف (ضلع گجرات پنجاب) سے۔ اس پیر مرد نے کہا بھائی صاحب جو کچھ ان کے سخی بادشاہ (رحمتہ اللہ علیہ) کے پاس تھا وہ تو حضرت نوشہ صاحب کو دے گئے تم یہاں کیوں آئے؟ تین بار یہ کلام فرمایا اور غائب ہو گئے۔ جو بعد میں معلوم ہوا کہ وہ خود حضرت سخی پیر عالی جناب (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) مثالی صورت میں جلوہ گر ہوئے تھے۔ (شریف التواریخ صفحہ ۹۰۲ جلد اول)

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں
یہ حقیقت ہے کبھی ہم سے جدا ہوتے نہیں

جسد اطہر کا دوبارہ ظہور:.......

حضرت خواجہ نوشہ گنج بخش (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کو انتقال کئے ایک سو چھ سال (۱۰۶) قمری کا زمانہ گزرا تو دریائے چناب زمین کو گراتا ہوا روضہ شریف کے قریب آ گیا۔ صاحبزادگان نے کھدائی شروع کروائی۔ تین دن تک آپ (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے جسم اطہر کا کچھ پتہ نہ چلا۔ بہت گریہ وزاری کے بعد حضرت (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کا تابوت

Marfat.com

ظاہر ہوا۔ آپ (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کا تابوت بروز پنجشنبہ بتاریخ ماہ ذیقعدہ ۱۱۷۰ھ بمطابق ماہ ساون ۱۸۱۴ء بکرمی موافق چہارم ماہ اگست ۱۷۵۷ء کو اپنی قدیمی جگہ سے برآمد ہوا۔ تین دن تک لوگ زیارت سے مشرف ہوتے رہے۔ آپ (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کا چہرہ مبارک بالکل ایسا تروتازہ تھا جیسا کہ ابھی سوئے ہیں۔ آپ (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کا کفن بھی بالکل صحیح وسالم تھا۔ یہ واقعہ انتقالِ مزارات بعہد حکومت حضرت سلطان عزیز الدین عالمگیری ثانی بن جہاندار شاہ بادشاہ ولی پیش آیا۔

کون کہتا ہے ولی مر گئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

جسد اطہر کا سہ (۳) بار ظہور:......

حضرت خواجہ نوشہ گنج بخش (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے مزار پُر انوار کو بھی دوسری جگہ (۲۷) سال قمری گزرے تھے کہ پھر دریائے چناب بالکل قریب آگیا اور بسبب طغیانی کے گاؤں کو اور گورستان کو گرانے لگا تو تمام صاحبزادگان نے مل کر کھدائی شروع کی اور آپ (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کا تابوت شریف بروز دوشنبہ بوقت فجر بتاریخ ۱۸ ماہ شوال ۱۲۳۷ھ بمطابق ۶ جولائی ۱۸۸۲ء موافق بہ سبب ہفتم ماہ باز ۱۸۷۹ء کو اپنی جگہ سابقہ سے برآمد ہوا نصف روز تک مزارات بعہد حکومت مہاراج رنجیت سنگھ والی لاہور پیش آیا۔

(شریف التواریخ صفحہ ۱۰۴۴ جلد اول)

کمالاتِ ولی مٹی میں بھی یوں جگمگاتے ہیں
کہ جیسے نور ظلمت میں کبھی پنہاں نہیں ہوتا

فائدہ:......اس قسم کے ہر دور میں ہزاروں بلکہ بیشمار واقعات نمودار ہوئے اور تا قیامت ہوتے رہیں گے جن سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ روح زندہ موجود ہے۔

Marfat.com

روح کے کارنامے:......

موت کے بعد انبیاء علیہم السلام کی ارواح تو ان کے اجساد مبارکہ میں لوٹائی جاتی ہیں امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ نے اس مضمون کی جملہ احادیث مبارکہ کو ایک غزل میں جمع فرمایا ہے جس کا پہلا شعر ہے۔

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

اس غزل کی شرح مفصل فقیر کی تصنیف الحقائق فی الحدائق جلد ۱۲ میں ملاحظہ ہو۔ انبیاء علیہم السلام کے بعد صدیقین وشہداء وصلحاء اور مومنین اور کفار کی ارواح کا تعلق اجسام سے ہوتا ہے۔ تفصیل وتحقیق کتاب الروح وشرح الصدور اور حیاۃ الموات اور تذکرۃ الموتی والقبور مختصر تذکرہ قرطبی وغیرہ میں ہے۔ یہاں صرف اتنا سمجھ لیں کہ دنیا میں جو صفات صاحبانِ ارواح کو حاصل تھیں وہ بعد وفات بھی باقی رہتی ہیں اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر نبی علیہ السلام کی نبوت بعد وصال بھی باقی رہتی ہے۔

بعد الموت کا حال

ڈاکٹر موڈی کی تحقیق:......

جب ایک آدمی قریب المرگ ہوتا ہے اس کی جسمانی تکلیف کی انتہاء ہو جاتی ہے اور اس کا ڈاکٹر اس کو ایک وقت پر جب مردہ قرار دے رہا ہوتا ہے تو مریض اس اعلان کو سنتا ہے (یعنی کہ وہ مر چکا ہوتا ہے) اس کے بعد اسے ایک ہیبت ناک شور سنائی دیتا ہے جو گھنٹیوں کی آواز یا مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی مثل ہوتا ہے بعد ازاں وہ اپنے آپ کو نہایت تیزی سے ایک سیاہ رنگ (یعنی جسم یا قید خانہ) سے باہر نکلتا ہوا دیکھتا ہے اور پھر وہ اسی

Marfat.com

حالت میں اپنے ظاہری و مادی جسم کو دیکھتا ہے اب بھی وہ اپنے اردگرد کے ماحول میں ہوتے ہوئے ڈاکٹروں کو دور سے دیکھتا ہے کہ وہ اس کے ظاہری جسم کو ہر ممکن طریقہ یا مصنوعی تنفس یا قلبی مالش کے ذریعہ بچانے کی کوشش میں مصروف ہوتے ہیں۔ کچھ دیر بعد اسے سمجھ آنی شروع ہو جاتی ہے اور اسے احساس ہونا شروع ہو جاتا ہے کہ وہ اب بھی ایک جسم کی صورت میں موجود ہے لیکن ایسا جسم جس کے قویٰ اس کے سابقہ جسم ظاہری مادی سے بالکل مختلف ہیں (یعنی انرجی پیٹرن یا روح حیوانی) بعد ازاں مزید واقعات وقوع پذیر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ دوسری ارواح اسے ملنے مدد دینے کے لیے آموجود ہوتی ہیں، اسے اپنے فوت شدہ رشتے دار اور دیگر دوستوں کی ارواح نظر آنی شروع ہو جاتی ہیں پھر ایک نہایت ہمدرد اور رفیق روح نورانی اس کے سامنے آتی ہے جو اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی ہوتی۔ یعنی ایک نوری مخلوق، اس کے سامنے ظاہر ہو جاتا ہے اور یہ نورانی مخلوق اس سے بغیر زبان ہلائے قلبی وسیلہ سے چیت کرتی ہے اور سوال کرتی ہے اور اس سے اس کے گذشتہ اعمال کے بارے میں رجوع کرتی ہے اور اس کی زندگی کے گزرے ہوئے واقعات کو آنِ واحد میں اس کے سامنے پیش کر دیتی ہے۔"

"اور پھر وہ ایک ایسی جگہ پہنچتا ہے جہاں عالمِ موجودات کی حد ختم ہونی شروع ہو جاتی ہے اور عالم ارواح کی حد شروع ہو جاتی ہے وہاں اسے احساس ہوتا ہے کہ وہ واپس چلا جائے کیونکہ اس کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا۔

اور وہ اپنے واپس لوٹنے کے احساس کے خلاف جدوجہد کرتا ہے کیونکہ اس (غیر مادی عالم) میں جن خوشیوں، مسرتوں اور رنگینیوں سے روآشنائی کے بعد وہ ان سے مایوس نہیں ہونا چاہتا لیکن اسے ہر قیمت پر واپس آنا ہے۔" (بحوالہ کتاب حیات بعد الحیات ص ۲۲-۲۰)

ڈاکٹر موڈی نے اپنے سالہا سال کے تحقیقی مشاہدات کا نچوڑ ان الفاظ میں لکھا جو کہ

Marfat.com

دہریوں اور بدعقیدہ کے لیے طمانچے کی حیثیت سے کم نہیں ہے۔

زندگی ایک جیل کی قید کی طرح ہے۔رسول اکرم (ﷺ) نے فرمایا ہے کہ "مومن کے لیے دنیا جیل خانہ ہے۔"

اور اس (مقید) حالت میں ہم سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ہمارے اجسام کس قسم کی جیل ہیں۔موت درحقیقت رہائی ہے جس طرح کہ جیل سے رہائی ہوتی ہے۔"

(حیات بعد الحیات ص ۹۶)

اپنی دوسری جلد میں ڈاکٹر موڈی نے اپنے مریضوں سے لیے گئے تاثرات کی روشنی میں نورانی دنیا اور عالم غائب (یعنی برزخ) کا بھی ذکر کیا ہے جہاں پر مریضوں نے نورانی شہر، اشجار، دریا، جھیلیں اور ایسے پہاڑ دیکھے جن کی ظاہری ہیبت تو دنیاوی تھی۔لیکن ترکیب عنصری غیر مادی یعنی نورانی تھی۔وہ لکھتے ہیں:

"اب میں بہت سے لوگوں پر تحقیق کر چکا ہوں جنہوں نے قریب الموت میں (عالم غائب) کے مشاہدات کیے ہیں اور تقریباً سب نے اس عارضی موت کی حالت میں ایسی دنیا اور مخلوق کا مشاہدہ کیا ہے جسے ہم عالم غائب کہہ سکتے ہیں۔میرے لیے یہ بات نہایت تعجب خیز بھی ہے کہ تمام لوگوں کے بیانات میں ایک باہم مشترک مشاہدہ نورانی شہروں کا ہے۔"

حساب کتاب صفحہ نمبر ۳۴ پر ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں کہ "قریب الموت کے عالم میں (جب روح پرواز کر رہی ہوتی ہے) جسمانی خوبصورتی اور رنگ کی تمیز ختم ہو جاتی ہے کیونکہ اس وقت لوگوں کے مادی جسم ان سے الگ ہو جاتے ہیں اور جو حسن عیاں ہوتا ہے وہ صرف روح کا حسن (یعنی سیرت کا حسن) رہ جاتا ہے۔" اسی طرح بہت سے لوگوں نے قریب الموت حالت میں حساب کتاب کے عمل کو بھی دیکھا جس کے بارے میں ڈاکٹر موڈی لکھتے ہیں کہ کس طرح ایک شخص نے انہیں مندرجہ ذیل الفاظ میں بتایا:

Marfat.com

میری زندگی کا ہر فعل میرے سامنے ظاہر کر دیا گیا، آپ کہہ سکتے ہیں کہ میں بہت ہی نادم ہو رہا تھا، بالخصوص ان اعمال کی بناء پر جو میں کرتا رہا تھا کیونکہ مجھ پر ظاہر کر دیا گیا کہ میرا علم (بمعنی مذہبی عقیدہ) اس کے برعکس تھا (یعنی نہ وہاں صلیب نظر آئی اور نہ تین خدا) اور منور ہستی (فرشتہ) مجھے دکھا رہا تھا کہ میں نے کیا غلطیاں کی تھیں اور یہ سب کچھ حقیقت تھا...... یہ سب کچھ اس طرح تھا جیسے کہ میرا حساب کتاب ہو رہا ہے...... جس چیز نے مجھے شدت سے متاثر کیا وہ مشاہدہ تھا جس کی رو سے مجھے نہ صرف یہ دکھایا گیا کہ میں آج تک کیا کرتا رہا بلکہ میری بداعمالیوں سے جو لوگ متاثر نہ ہوئے وہ بھی دکھائے گئے۔ یہ سب کچھ فلم کی طرح تھا۔ میں نے دیکھا کہ میرے خیالات کی بھی پُرسش ہوتی ہے تمہارے خیالات ضائع نہیں ہوتے۔

صدیوں سے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین کے وقت سے لے کر آج تک ہزاروں افراد نے عارضی موت کے دوران عالم غائب فرشتوں اور مرسلین کا مشاہدہ کیا۔ دماغی امراض کے ڈاکٹر ان مشاہدات کو بھی وہم قرار دیتے ہیں یعنی ہولوسی نیشن۔ جیسا کہ ان کے نزدیک وحی اور معجزے بھی وہم ہوتے ہیں اور آج بھی ہماری یونیورسٹیوں میں یہی پڑھایا جاتا ہے بالخصوص علم النفس کے طلباء، مغربی مادہ پرست بہت کچھ دریافت کر رہے ہیں لیکن یہ دریافتیں صرف ہمارے علمی ایمانی وروحانی نظریات کی ایک قسم کی تائید کرتے ہیں۔

جناب رسول پاک (ﷺ) کا ارشاد مبارک ہے کہ قبر میں ہر شخص کو اس کے اعمال کے مطابق حالات پیش آتے ہیں اور اگر وہ نیک ہے تو اس کے لئے جنت کی طرف کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ جس میں سے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اس کی قبر کو تا حد نظر کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے لئے جنت کی نعمتیں مہیا کر دی جاتی ہیں۔

Marfat.com

جس شخص کے اعمال برے ہیں اس کی قبر میں دوزخ کی جانب ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے جن میں سے اسے دوزخ کی سخت گرمی اور بدبو پہنچتی ہے، اس کی قبر کو تنگ کر دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کی پسلیاں اِدھر اُدھر سے نکل جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ عالم برزخ کے احوال ہیں۔ اس لئے انہیں احوالِ قبر کہا گیا ہے۔ ورنہ ان کا اطلاق ہر مرنے والے پر ہوتا ہے، خواہ قبر میں دفن ہو یا ڈوب کر مرے یا اس کی لاش کو جلا دیا جائے یا چیلوں اور گدھوں کے حوالے کر دیا جائے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی موت کا وقت قریب آیا تو محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا جناب رسول اللہ (ﷺ) کو میرا اسلام پہنچا دینا۔

ایک صحابی سے روایت ہے جناب رسول پاک (ﷺ) نے فرمایا کہ فرشتے مومن کی روح کو مومنوں کی ارواح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اس سے مل کر اس قدر خوش ہوتی ہیں جیسے عزیز سفر سے واپس آیا ہو، یا کسی کا گم شدہ مال مل گیا ہو۔ پھر وہ اس سے پوچھتی ہیں! فلاں فلاں شخص آیا ہے؟

دنیا میں مختلف عوالم (عالم کی جمع) ہیں مثلاً عالم ارواح، عالم دنیا، عالم برزخ، عالم آخرت، دنیا کے اندر بھی یہی عوالم ہیں۔ مثلاً عالم جنات، عالم انسانی، عالم حیوانات، عالم نباتات، عالم جمادات۔ یہ سب عالم آپس میں ملے جلے بھی ہیں اور الگ الگ بھی۔ اس طرح کہ ہر ایک کے قوانین دوسرے عالم سے مختلف ہیں۔

ہم عالم حیوانات، عالم نباتات، عالم جمادات میں تصرف کرتے ہیں۔ جنّات حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع تھے۔ ہماری دعا عالم برزخ والوں کو نفع پہنچاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سخت بیمار ہو گیا اور اس کے دوست اس کے ارد گرد بیٹھے تیمارداری کر رہے تھے اچانک وہ شخص بے ہوش ہو گیا۔

Marfat.com

دوستوں نے اس کو مردہ سمجھ کر اس کی آنکھیں بند کر کے اس کے منہ پر چادر ڈال دی اور بعد ازاں جب اس کو کفنانے دفنانے لگے تو اس میں کچھ حرکت ہوئی اور وہ ہوش میں آ گیا۔ اس نے بتایا کہ وہ واقعی مر گیا تھا اور اس کو قبر (برزخ میں) لے جایا گیا جہاں ایک شخص نے اس کے گذشتہ اعمال ایک ایک کر کے گنائے اور جس کی بناء پر وہ سخت نادم اور شرم سار ہوتا رہا...... ایک خوبصورت ہستی نے آ کر اس کی نیکیاں گنوانی شروع کیں۔ یہ سن کر ایک ہستی نے کہا کہ ابھی اس کی موت کا وقت نہیں آیا اس کو بروز پیر مرنا ہے۔" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مریض نے انہیں بتایا کہ اگر وہ پیر کو مر گیا تو سمجھیں لیں کہ جو کچھ اس نے دیکھا تھا وہ حقیقت پر مبنی تھا اور وہ اگر نہ مرا تو اس کو وہم قرار دیں۔" بالآخر یہ شخص پیر کو فوت ہو گیا۔

فائدہ:...... ہزاروں افراد مرتے وقت اپنے عزیز و اقارب، مرشد اور بعض دفعہ فخرِ کائنات، ختم المرسلین محمد رسول اللہ (ﷺ) کو دیکھتے ہیں کہ وہ لینے کے لیے آئے ہیں اور بہت سے لوگوں نے مجھے خود بتایا ہے کہ جب ان کے دل کی دھڑکن ٹھہر گئی تو وہ اپنے جسم سے پرواز کر گئے اور ایک غیبی عالم میں انہوں نے ملائکہ اور روح کو دیکھا اور بعض تو وہاں رسول اکرم (ﷺ) کے وسیلہ سے تائب ہو کر واپس آئے اور بعد میں نیک اور صالح مسلمان بن گئے۔ اس قسم کے واقعات کا بھی شمار نہیں۔ فقیر کتاب کو طوالت سے بچاتے ہوئے ان واقعات کے بیان سے صرف نظر کر کے مضمون کو آگے بڑھاتا ہے۔

موت کی آرزو سے ممانعت

بہت سے لوگ دنیا کی تنگی و تلخی سے موت کی آرزو کرنے لگ جاتے ہیں، شاید وہ اس تصور میں ہوں کہ مرتے ہی وہ اس تنگی و تلخی سے بچ کر قبر میں پھولوں کی سیج پر آرام کریں

Marfat.com

گے۔ یہ ان کی بھول ہے ہاں عقیدہ صحیح ہوا اور اعمالِ صالحہ بارگاہ حق میں قبول ہوئے تو واقعی قبر پھولوں کی سیج ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

قبر المؤمن روضته من رياض الجنة او حفرة من حضر النيران۔

مومن کی قبر جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہماری قبریں بہشت کی کیاریاں بنائے۔

آمین بجاه سيد المرسلين صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعلى آله واصحابه اجمعين

تنگی و تلخی سے آرزوئے موت

احادیث مبارکہ:......

۱)......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم (ﷺ) نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ قبر سے گذرنے والا یہ نہیں کہے گا کہ کاش میں اس جگہ ہوتا۔

۲)......ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے کہا اے اللہ میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور برے کاموں سے بچنے اور مساکین کی محبت میں مرنے کی دعا کرتا ہوں اور تو جب لوگوں سے آزمائش کرنا چاہے تو مجھے آزمائش میں ڈالے بغیر اپنے پاس بلا لینا۔

۳)......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ میری طاقت کم ہوئی اور عمر بڑی ہوئی، میری رعایا منتشر ہوئی، تو مجھے موت دے تا کہ میں ضائع اور کوتاہی کرنے والا نہ بن جاؤں۔ ابھی ایک ماہ بھی نہ ہوا کہ آپ شہید ہو گئے۔

Marfat.com

۴)...... علیم کندی نے کہا کہ میں ابو عبسؓ غفاری کے ساتھ ایک مکان کی چھت پر تھا انہوں نے دیکھا کہ لوگ طاعون کی وجہ سے بھاگ رہے ہیں۔ تو آپ نے کہا اے طاعون مجھے پکڑ لے، یہ کلمہ تین مرتبہ کہا۔ میں نے اُن سے کہا، تم یہ کیوں کہتے ہو حالانکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ موت کی تمنا نہ کرو کیونکہ موت کے وقت عمل منقطع ہو جاتا ہے اور آدمی کو لوٹ کر نہیں آنا اس لئے وہ برباد ہو جائے گا۔ ابو عباسؓ نے کہا کہ تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تھا۔ کہ چھ چیزوں سے پہلے مر جاؤ بیوقوفوں کی حکومت سے شرط کی زیادتی سے، حکمت کی باتیں بیچنے سے، خون کی ناقدری سے، قطع رحمی سے اور قرآن کے گانے والوں سے۔ ایک آدمی کو آگے کرتے ہیں جو اُن کو قرآن گا کر سنائے، خواہ وہ سب سے کم حیثیت کا مالک ہی کیوں نہ ہو۔

۵)...... حضرت حسن سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ حکم بن عمرو نے کہا کہ اے طاعون مجھے پکڑ لے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ یہ کیوں کہتے ہیں؟ حالانکہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے موت کی تمنا سے منع فرمایا ہے۔ حکم نے کہا جو تم نے سنا میں نے بھی سنا ہے لیکن میں چھ چیزوں سے قبل مرنا چاہتا ہوں: (۱) حکمت کی باتوں کے بیچنے سے پہلے (۲) شرط کی زیادتی سے پہلے (۳) بچوں کی حکومت سے پہلے (۴) خون بہانے سے پہلے (۵) قطع رحمی سے پہلے (۶) قرآن کو گانا بجانے والوں سے پہلے۔ اور ابن سعدؓ کی ایک روایت میں چھ چیزوں میں گناہ کا کیا جانا شامل ہے۔

۶)...... ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب دجال نکلے گا تو مومن کے نزدیک موت سے بہتر کوئی چیز نہیں ہوگی۔

۷)...... حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اس کے علماء کے نزدیک موت سرخ سونے سے اچھی ہوگی۔

Marfat.com

۸)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ مومن کے نزدیک موت اس ٹھنڈے پانی سے زائد پسندیدہ ہو جس پر شہد بہایا جائے اور وہ انسان اسے پیئے۔

۹)......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگوں کے پاس سے جنازہ گزرے گا تو وہ کہیں گے کاش ہم اس کی جگہ مرجاتے۔

۱۰)......حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو میں ان کی عیادت کو آیا اور اللہ سے دعا کی، یا اللہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کو شفاء دے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اب اس دعا کو نہ دُہرانا اور یہ کہا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ موت کو سرخ سونے سے اچھا سمجھا جائے گا اور اے ابوسلمہ اگر تم زندہ رہے تو قریب ہے کہ ایسا زمانہ آئے کہ جب آدمی قبر سے گزرے تو یہ کہے کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔

۱۱)......مرہ ہمدانی سے روایت ہے کہ اللہ کے ایک بندے نے اپنے اور اپنے گھر والوں کے لئے موت کی دعا کی تو اس سے سوال کیا گیا کہ تم نے اپنے گھر والوں کے لئے موت کی خواہش کیوں کی؟ تو اس نے جواب دیا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اپنی اس حالت پر باقی رہو گے تو میں تمنا کرتا کہ میں بیس سال مزید تم میں زندہ رہوں۔

۱۲)......حضرت ابوعثمان سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، ایک دن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سائبان میں بیٹھے تھے اور آپ کے نکاح میں فلاں اور فلاں دو عورتیں حسن و جمال اور منصبِ جلیل والی تھیں اور دونوں سے آپ کے حسین بچے تھے۔ اتنے میں ایک چڑیا آپ کے اوپر سے چہچہانے لگی پھر آپ کو قے آئی۔ اس کو آپ نے کریدتے ہوئے فرمایا کہ عبداللہ اور اس کے اہل وعیال کا مرنا اس چڑیا کے مرنے سے بہتر ہے۔

۱۳)......حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود کے بچے کھیل رہے

Marfat.com

تھے آپ نے فرمایا کہ ان کی موت گبریلے کے مرنے سے آسان ہے (گبریلا ایک جانور ہوتا ہے)۔

۱۴)...... حضرت حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا تمہارے اس شہر میں ایک عابد تھا۔ وہ مسجد سے نکلا۔ جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو اس کے پاس ملک الموت آ گیا تو اس عابد نے کہا کہ خوش آمدید! میں آپ کے انتظار میں تھا۔ ملک الموت نے سن کر روح قبض کر لی۔

۱۵)...... حضرت خالد بن معدان سے روایت ہے کہ خشکی و تری میں کسی جانور کا میرے بدلے مرنا مجھے پسند نہیں۔ اگر موت کوئی جھنڈا ہوتی جس کی طرف لوگ دوڑ کر جا سکتے تو میں سب سے پہلے پہنچتا۔ البتہ جو شخص مجھ سے زیادہ طاقت ور ہوتا وہ مجھ سے آگے نکل جاتا۔

۱۶)...... خالد بن معدان سے ایک اور روایت ہے کہ اگر موت کسی جگہ رکھی ہوتی تو میں سب سے پہلے دوڑ کر اس کے پاس پہنچ جاتا۔

۱۷)...... حضرت عبدربہ بن صالح سے روایت ہے کہ وہ مکحول کے پاس اُن کے مرضِ وفات میں آئے تو ان کے لئے دعا کی کہ اللہ انہیں عافیت عطا فرمائے۔ تو آپ نے فرمایا۔ ہر گز نہیں، کیوں کہ اس ذات سے مل جانا جس کی معافی کی امید ہے اس سے بہتر ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ زندہ رہا جائے جن کی شرارتوں سے شیاطین الانس اور شیاطین مع اپنے لشکر کے بھاگ جائیں۔

۱۸)...... حضرت ابو عبیدہ بن مہاجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ جو شخص اس لکڑی کو ہاتھ لگائے گا مر جائے گا تو میں سب سے پہلے ہاتھ لگاؤں گا۔

۱۹)...... حضرت ابو عبداللہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ دنیا آزمائش اور شیطان گناہوں کی دعوت دیتا ہے، ان دونوں کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے کہ خدا سے ملاقات

Marfat.com

ہو جائے۔

۲۰)...... حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ وہ موت کی آرزو نہ کرتے تھے۔ انہوں نے کہا میں ہر دن اتنی اتنی نماز پڑھتا تھا حتیٰ کہ یزید بن مسلم نے ان کی طرف ایک پیغام بھیجا جس میں انہیں سختی سے خطاب کیا تھا۔ جس سے آپ کو تکلیف ہوئی تو اس کے بعد آپ یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے نیکیوں سے ملا دے اور بُروں سے بچا دے۔"

۲۱)...... حضرت اُم الدرداء سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ابوالدرداء کی یہ عادت تھی کہ جب کسی اچھے آدمی کا وصال ہوتا تو آپ فرماتے کہ اے کاش میں تیری جگہ ہوتا۔ تو اس پر ان کی ماں نے کچھ اعتراض کیا۔ تو آپ نے فرمایا تم نہیں جانتی کہ آدمی صبح حالت ایمان پر کرتا ہے اور شام کو منافق ہو جاتا ہے اور اس کا ایمان لاشعوری کے عالم میں اس سے سلب کر لیا جاتا ہے اس لئے میں اس میت پر رشک کرتا ہوں اور اسے اس زندگی پر ترجیح دیتا ہوں جس میں نماز روزہ ہو۔

۲۲)...... حیفہ کا کہنا ہے کہ کوئی جان میرے بجائے مر جائے تو مجھے خوشی نہ ہوگی خواہ وہ مکھی ہی کیوں نہ ہو۔

۲۳)...... ابی بکرہ سے روایت ہے کہ کسی جاندار کی موت مجھے پسند نہیں سوائے اپنی روح کے پرواز کرنے کے۔ تو لوگوں نے گھبرا کر دریافت کیا کہ یہ کیوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں ایسے زمانے کو نہ دیکھوں جس میں بھلائی کا حکم نہ دے سکوں اور برائی سے منع نہ کر سکوں کیونکہ ایسے زمانے میں کوئی خیر و خوبی نہ ہوگی۔

۲۴)...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے قریب سے ایک شخص گزرا۔ اس نے دریافت کیا کہ کہاں جاتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ بازار کو جاتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم اپنے واپس آنے سے پہلے میرے لئے موت خرید کر لا سکو تو لا دینا۔

Marfat.com

۲۵)......حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ (ﷺ) کے صحابہ میں ایک بوڑھے صحابی تھے اور موت کے خواہشمند تھے اور یہ دعا کرتے تھے "اے اللہ! میری عمر لمبی ہوگئی ہے اور ہڈی کمزور پڑگئی ہے تو مجھے دنیا سے اٹھالے۔" عرباض کہتے ہیں کہ ایک دن میں دمشق کی مسجد میں نماز کے بعد اپنی اسی دعا میں مشغول تھا کہ ایک حسین وجمیل سبز پوش نوجوان آیا اور کہا کہ کیا دعا کرتے ہو؟ میں نے کہا اور کیا دعا کروں، تو اس نے جواب دیا کہ یوں کہو "اے اللہ! میرے اعمال کو نیک کردے اور عمر لمبی کردے۔" میں نے دریافت کیا، خدا تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں اتاییل ہوں جو مومنوں کے غم غلط کرتا ہوں۔ بعد میں میں نے غور سے دیکھا تو وہاں کوئی نہ تھا۔

فائدہ:......زمانہ کی تنگی وتلخی پر یوں آرزو کرے کہ یا اللہ میرا دنیا میں رہنا میرے لئے بہتر ہے تو مجھے دنیا میں رہنے دے اگر میرے لئے آخرت بہتر ہے تو مجھے موت دیدے۔

موت آئے تو یوں:......

بہت سے حضرات ایسے ہوتے ہیں جن کی دنیا میں ضرورت ہوتی ہے، اسی لئے مشہور ہے کہ لاکھ مرے لیکن لکھپال نہ مرے۔ اسی لئے ان کی موت پر دنیا روتی ہے۔ زمین وآسمان روتے ہیں چنانچہ چند شواہد ملاحظہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ **فما بکت علیهم السمآء والارض۔**

ترجمہ: پس ان پر نہ آسمان رویا نہ زمین۔

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ ہر انسان کے دو دروازے ہیں ایک تو وہ جس سے اس کا عمل چڑھتا ہے اور دوسرا وہ جس سے اس کا رزق اترتا ہے جب مومن مرجاتا ہے تو وہ دونوں روتے ہیں۔ (ترمذی وغیرہ)

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا کسی پر

Marfat.com

آسمان وزمین روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔ ہر انسان کے لئے دو دروازے ہیں ایک تو وہ جس سے اس کا عمل جاتا ہے دوسرا وہ جس سے اس کا رزق اُترتا ہے۔ جب وہ مرجاتا ہے تو یہ دونوں اس لئے روتے ہیں کیونکہ یہ بند ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح وہ زمین جس پر یہ نماز پڑھتا تھا اور ذکرِ خدا کرتا تھا۔ روتی ہے اور فرعون کی قوم کے لئے زمین میں اچھے نشانات نہ تھے اور نہ ہی ان کا کوئی عمل اچھا تھا جو آسمان پر جاتا۔ پس اس کے آنے پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین۔ یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے قول فما بکت علیھم السمآء والارض. کے (واللہ اعلم بالصواب)

(۳) حضرت شریح بن عبید حضرمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ جو مومن بھی مسافری کے حال میں مرتا ہے اور اس کو رونے والیاں نہیں ہوتیں تو اس پر آسمان وزمین روتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ فما بکت علیھم السمآء والارض اور فرمایا یہ کافروں پر نہیں روتے۔ (بیہقی)

(۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ جب بھی کوئی مومن مرتا ہے تو چالیس روز تک صبح کے وقت زمین اس پر روتی ہے۔

(۵) حضرت ابونعیم نے عطاء خراسانی سے روایت کی ہے، جو مسلمان زمین کے کسی گوشے میں بھی خدا کی بارگاہ میں سربسجود ہوتا ہے وہ گوشہ اس کی موت پر روتا ہے اور قیامت کے روز اس کے حق میں گواہی دے گا۔

(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ جب مومن مرتا ہے تو اسکی نماز کی جگہ اس پر روتی ہے اور اس کے عمل کے چڑھنے کی جگہ آسمان سے روتی ہے پھر یہ آیتِ مذکورہ پڑھی۔ (بیہقی)

(۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ زمین مومن کی

Marfat.com

موت پر چالیس صبح روتی ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۸) ابن ابی الدنیا نے ابوعبیدہ (سلیمان بن عبدالملک کے مصاحب) سے روایت کی کہ، مومن جب مرتا ہے تو زمین کا گوشہ گوشہ پکار کر کہتا ہے کہ ''اللہ کا بندہ مرگیا'' تو زمین و آسمان دونوں اس پر روتے ہیں۔ تو خدا پوچھتا ہے تم کیوں روتے ہو؟ تو وہ کہتے ہیں کہ ''اے ہمارے رب وہ جس گوشے سے گزرتا تھا وہ تیری یاد کرتا تھا''۔

(۹) حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زمین اس شخص پر روتی ہے جو زمین پر عبادت کرتا تھا اور اس شخص سے روتی ہے جو اس پر گناہ کرتا تھا۔

(۱۰) حضرت سعید بن منصور اور ابن ابی الدنیا، محمد بن متین سے روایت کرتے ہیں کہ آسمان و زمین مومن کی موت پر روتے ہیں۔ آسمان کہتا ہے کہ اس کی نیکیاں برابر آتی رہتی تھیں اور زمین کہتی ہے کہ یہ برابر مجھ پر نیک عمل کرتا تھا۔

(۱۱) حضرت ابن جریر ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ مومن بندے کی موت پر زمین کے وہ حصے روتے ہیں جن پر اس کے نشانات ہیں اور آسمان کے وہ حصے روتے ہیں جن سے عمل خیر جاتا ہے۔

(۱۲) حضرت عطاء سے روایت ہے کہ آسمان کے رونے سے مُراد اس کے کناروں کا سُرخ ہونا ہے جیسا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر ہوا۔

(۱۳) حضرت سفیان ثوری سے روایت ہے کہ آسمان کی یہ سُرخی مومن پر اس کے رونے کی نشانی ہے۔

(۱۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ جب کوئی مسافر حالت سفر میں مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس مسافری کی وجہ سے اس کو عذاب نہیں کرتا اور اس کے رونے والوں کے نہ ہونے کی وجہ سے آسمان کے فرشتے اس کو روتے ہیں۔

Marfat.com

مومن کی موت پر زمین و آسمان کا رونا

۱)...... حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ (ﷺ) مدینہ میں گزرے تو دیکھا کہ چند لوگ قبر کھود رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں معلوم کیا تو کہنے لگے کہ ایک شخص حبشہ سے آیا تھا مر گیا ہے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ اس کو اس کی اپنی زمین سے نکال کر اس زمین کی طرف بھیجا گیا کہ جس سے یہ پیدا ہوا تھا۔

۲)...... طبرانی نے کبیر میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا کہ ایک حبشی کو مدینہ منورہ میں دفن کیا گیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس زمین سے یہ پیدا ہوا اسی میں دفن کیا گیا ہے۔ اسی قسم کی حدیث طبرانی نے ''اوسط'' میں روایت کی۔ نیز حکیم ترمذی نے بھی اس کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ''نوادر الاصول'' میں روایت کیا۔

۳)...... ابو نعیم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ہر بچہ پر اس کی قبر کی مٹی سے تھوڑا سا حصہ چھڑکا جاتا ہے۔

۴)...... حکیم ترمذی نے اپنی کتاب نوادر الاصول میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک فرشتہ رِحم پر مقرر ہے وہ نطفہ کو رِحم سے لے کر ہاتھ پر رکھتا ہے اور کہتا ہے الٰہی! اس کو پیدا کیا جائے گا یا نہیں؟ اگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پیدا ہوگا تو یہ پوچھتا ہے کہ اس کا رزق کیا ہے اثر کیا ہے موت کا وقت کیا ہے عمل کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لوحِ محفوظ میں دیکھو۔ تو وہ لوحِ محفوظ میں دیکھتا ہے، تو سب چیز لوحِ محفوظ میں لکھی دیکھتا ہے۔ پھر وہ اس کی دفن کی جگہ کی مٹی لے کر اس میں نطفہ کو گوندھتا ہے اور منھا خلقنا کم وفیھا نعید کم (قرآن) سے یہی مراد ہے یعنی ہم نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور اسی میں تمہیں

Marfat.com

لوٹائیں گے۔

۵)...... دینوری نے مجالستہ میں حضرت ہلال بن یسار سے روایت کیا کہ ہر بچہ کی ناف میں اس کی موت کی جگہ کی مٹی ہوتی ہے۔

۶)...... ترمذی نے مطر بن مس سے روایت کیا کہ نبی کریم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی موت کا فیصلہ کسی زمین پر فرمالیتا ہے تو اس کی کوئی نہ کوئی ضرورت اس زمین کی طرف پیدا کر دیتا ہے۔

۷)...... حاکم وبیہقی نے ''شعب'' میں حضرت ابن مسعود سے روایت کیا کہ نبی کریم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی موت جس زمین میں لکھی ہوتی ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ کسی کام کے بہانے وہاں بھیج دیتا ہے اور اس کی روح وہاں نکلتی ہے تو قیامت کے روز زمین کہے گی کہ الٰہی یہ تیری امانت ہے۔

۸)...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک فرشتہ رحم پر مقرر ہے، جب نطفہ رحم میں ٹھہرتا ہے تو فرشتہ اسے اپنے ہاتھ میں لے کر پوچھتا ہے الٰہی یہ پیدا ہونے والا ہے یا نہیں؟ تو اگر وہ کہہ دیتا ہے کہ پیدا ہونے والا نہیں۔ تو رحم اسے پھینک دیتی ہے اور اگر کہتا ہے کہ پیدا ہونے والا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے۔ یا اللہ! مرد ہے یا عورت، بد بخت ہے یا نیک بخت، اس کے مرنے کا وقت کیا ہے، اثر کیا ہے، رزق کیا ہے، کس زمین میں مرے گا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب کچھ لوح محفوظ سے دیکھو۔ تو نطفہ سے پوچھا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے، اللہ۔ پوچھا جاتا ہے کہ تیرا رزاق کون ہے؟ کہتا ہے کہ اللہ، تو اسے پیدا کر دیا جاتا ہے وہ اپنے گھر والوں میں زندہ رہتا ہے اور اپنا رزق کھاتا ہے اور اپنے قدموں کے نشانات بناتا ہے اور جب موت آتی ہے تو مر جاتا ہے اور اسی جگہ دفن ہوتا ہے، جہاں سے پیدا ہوا تھا۔

Marfat.com

۹)......ابونعیم اور ابن مندہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے مُردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ مُردہ کو بھی بُرے پڑوسی سے اسی طرح تکلیف ہوتی ہے جس طرح زندہ کو۔

فائدہ:......اسی لئے بعض لوگ وصیت کرتے ہیں کہ انہیں اس قبرستان میں دفنایا جائے جو اولیاء اللہ کے جوار میں ہے اور فقیر کی آرزو ہے کہ

زہے نصیب مدینہ مقام ہو جائے
درِ رسول پہ قصہ تمام ہو جائے

قبر میں پہونچنے کا حال

(۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ (صحابی) کی وفات پر آسمانوں کے دروازے کھل گئے اور ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے۔ پھر قبر نے ان کو دبایا اور چھوڑ دیا۔ حسن کہتے ہیں کہ عرش ان کی رُوح کی آمد میں خوش تھا اور حرکت کرنے لگا۔

(۲) حکیم ترمذی اور بیہقی نے ابن اسحٰق کی سند سے روایت کیا کہ مجھ سے اسید بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ حضرت سعد کے خاندان میں سے کسی سے دریافت کیا گیا کہ اس سلسلہ میں تم کو حضور (ﷺ) کا کون سا قول یاد ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہم کو معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ پیشاب کے چھینٹوں میں بچنے سے کچھ کوتاہی کرتے تھے۔ لیکن دبانا عذاب سے نہ تھا بلکہ قبر نے خوشی سے گلے لگایا۔

(۳) طبرانی نے انس سے روایت کی کہ حضرت زینب بنت رسول اللہ (ﷺ) کا انتقال ہوگیا تو ہم ان کے جنازے میں آپ کے ہمراہ گئے۔ آپ بہت ہی غمگین تھے۔ تو آپ (ﷺ) تھوڑی دیر قبر پر بیٹھ کر آسمان کی جانب دیکھنے لگے، پھر قبر سے اُتر آئے اور غم اور زیادہ ہوگیا، پھر تھوڑی دیر بعد غم ختم ہوگیا اور تبسم فرمانے لگے۔ دریافت کرنے پر فرمایا کہ

Marfat.com

میں قبر کے دبانے کو یاد کررہا تھا اور زینب کی کمزوری کو، یہ بات مجھ پر دشوار گزری تو پہلے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی کہ قبر کے دبانے میں کمی کردی جائے تو دعا قبول ہوئی لیکن پھر بھی قبر نے زینب کو اِتنا دبایا کہ اس کے دبانے کی آواز کو اِنس وجن کے علاوہ ہر چیز نے سنا۔

(۴) طبرانی نے سند صحیح سے ابوایوب سے روایت کیا کہ ایک بچہ دفن کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر قبر کے دبانے سے کوئی بچ سکتا تو یہ بچہ بچ جاتا۔

(۵) نہاد بن سری نے زہد میں ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا کہ قبر کے دبانے سے کوئی نہ بچا، حتیٰ کہ سعد بن معاذ بھی کہ جس کا ایک رومال بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۶) علی بن معید نے کتاب الطاعۃ والعصیان میں ایک شخص سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ میں عائشہ کے پاس تھا تو ایک بچہ کا جنازہ گزرا۔ آپ رونے لگیں۔ میں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں؟ فرمایا کہ اس بچے پر قبر کے دبانے سے شفقت کرتے ہوئے۔

(۷) عمر بن ابی شیبہ نے کتاب المدینہ میں حضرت انس سے روایت کیا کہ نبی کریم (ﷺ) نے فرمایا کہ قبر کے دبانے سے کسی نے نجات نہ پائی مگر فاطمہ بنت اسد نے۔ تو عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ (ﷺ) اور نہ آپ (ﷺ) کے بیٹے قاسم نے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ ہاں اور نہ ابراہیم نے۔

(۸) ابن عساکر اور ابن ابی الدنیا نے عبدالمجید بن عبدالعزیز سے روایت کیا کہ عبدالعزیز نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے غلام نافع کی وفات کا وقت جب قریب ہوا تو وہ رونے لگے تو ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو وہ کہنے لگے کہ میں سعد اور قبر کے دبانے کو یاد کرکے روتا ہوں۔

فائدہ:...... امام سیوطی نے حضرت سعد بن معاذ کا واقعہ لکھ کر کہا انبیاء علیہم السلام کو قبر دبایا نہیں کرتی تھی۔

Marfat.com

(۹) ابوالقاسم سعدی نے کتاب الروح میں کہا کہ، قبر کے دبانے سے نہ اچھے محفوظ رہیں گے اور نہ بُرے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ کافر پر یہ حالت ہمیشہ رہے گی اور مسلمان کو ابتداء میں قبر دبائے گی اور پھر کشادہ ہو جائے گی اور قبر کے دبانے سے مُراد یہ ہے کہ اس کے دونوں کنارے آپس میں مل جائیں گے۔

(۱۰) حکیم ترمذی فرماتے ہیں کہ قبر کا دبانا اس لئے ہوتا ہے کہ کوئی شخص خواہ کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو، اس سے کوئی نہ کوئی خطا ضرور ہوتی ہے تو یہ قبر کا دبانا اس کی جزا میں ہے۔ اس کے بعد رحمت باری تعالیٰ کا نزول ہوتا ہے چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ پیشاب کے بارے میں کوتاہی کرتے تھے لیکن انبیاء علیہم السلام کے لئے قبر کے دبانے کا ہم کو علم نہیں اور نہ ہی ان سے سوال کا کچھ علم ہے کیونکہ وہ ہر طرح سے پاک و منزہ ہیں۔

(۱۱) سبکی نے بحر الکلام میں فرمایا کہ اطاعت گزار مومن کے لئے عذابِ قبر نہ ہوگا لیکن قبر کا دبانا ہوگا۔ چنانچہ وہ اس کی ہولناکی کو پائے گا کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا۔

فائدہ:...... ابن ابی الدنیا نے تیمی سے روایت کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ قبر کے دبانے کی اصل وجہ یہ ہے کہ لوگ اسی سے پیدا ہوئے اور اب ایک عرصۂ دراز تک اس سے غائب ہونے کے بعد پھر ملے ہیں تو وہ ان کو بالکل اس طرح دبائے گی جیسے ماں اپنے مدت فراق کی وجہ سے بچے کو گلے لگا کر دباتی ہے لیکن یہ نیک لوگوں کے لئے ہے۔ برے اعمال والوں کو سزا کے طور پر دبائے گی۔

ملک الموت اور مسافرِ آخرت

ملک الموت روح نکالنے والوں کے سب سے بڑے (چیف) آفیسر ہیں۔ ان کا ذکر خیر قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں مفصل آیا ہے۔ فقیر کا ان کے نام ایک رسالہ بہت

Marfat.com

مشہور ہے "ملک الموت اور حاضر وناظر" لیکن یہاں انکا اوران کی جماعت (خدام) کا مختصر تعارف کرانا ہےاور مسافرِ آخرت سے ان کا رابطہ قائم کرانا ہے تا کہ مسافر آنے والی منزل کو اجنبی سمجھ کر گھبرا نہ جائے۔

بشرطیکہ وہ مومن ہواور فاسق ہے تو تائب ہوکر فوت ہوا ہو۔

ملک الموت اور قرآن:.......

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم ثم الیٰ ربکم ترجعون o

ترجمہ: تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے۔

خدام ملائکہ اور قرآن:.......

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔حتیٰ اذاجاء احدکم الموت توفتہ رسلنا ثم لایفرطون (پ ۷)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی وفات کا وقت قریب آجاتا ہے تو ہمارے فرشتے اس کو موت دیتے ہیں اور کوتاہی نہیں کرتے۔

احادیث مبارکہ

۱).....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں، رُسُل سے مراد ملک الموت کے مددگار فرشتے ہیں۔(ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم)

۲).....حضرت وہب بن منبہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ جو فرشتے انسانوں کو موت دینے آتے ہیں وہی انسان کی موت کے اوقات لکھ دیتے ہیں اب جب کسی نفس کی

Marfat.com

موت کا وقت ہوتا ہے وہ اس کی روح ملک الموت کے حوالے کر دیتے ہیں۔

(کتاب العظمۃ، شرح الصدور للسیوطی)

موت کا نظام ملک الموت کے ہاتھ میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو عرش اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک کو بھیجا کہ زمین سے کچھ مٹی لے آؤ۔ جب فرشتہ مٹی لینے کو آیا تو زمین نے فرشتہ سے کہا، میں تجھے اس ذات کی قسم دیتی ہوں جس نے تجھے میرے پاس بھیجا کہ میری مٹی تو نہ لے جا تا کہ کل اُسے آگ میں جلنا پڑے۔ جب وہ خدا کی بارگاہ میں پہنچا تو اس نے دریافت کیا کہ مٹی کیوں نہ لائے؟ فرشتہ نے زمین کا جواب سنا دیا کہ اے مولا جب اس نے تیری عظمت کا واسطہ دلایا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے دوسرے فرشتے کو بھیجا۔ اس کے ساتھ یہی معاملہ ہوا، حتیٰ کہ ملک الموت (علیہ السلام) کو بھیجا۔ زمین نے ان کو بھی یہی جواب دیا۔ تو آپ نے فرمایا اے زمین! جس ذات نے مجھے تیری طرف بھیجا ہے وہ تجھ سے زائد اطاعت وفرماں برداری کے لائق ہے میں اس کے حکم کے سامنے تیری بات کیسے مان سکتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے زمین کے مختلف حصوں سے تھوڑی تھوڑی مٹی لی اور بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہوئے۔ تو خدا نے اس کو جنت کے پانی سے گوندھا تھا تو وہ کیچڑ ہوگئی پھر اللہ تعالیٰ نے اُس سے آدم (علیہ السلام) کو پیدا کر دیا۔ (ابن اسحاق وابن عساکر وغیرہما)

نظامِ دنیا چار فرشتوں کے ہاتھ میں

(۱) ابن ابی حاتم، ابن ابی شیبہ اور ابو الشیخ نے ''عظمت'' میں اور بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں روایت کی کہ دنیا کا نظام چار فرشتوں کے سپرد ہے۔ جبریل علیہ السلام کے سپرد لشکروں

Marfat.com

اور ہواؤں کا کام ہے۔میکائیل علیہ السلام کے سپرد بارش اور نباتات کا کام ہے۔عزرائیل علیہ السلام روح کے قبض کرنے کے کام پر مامور ہیں اور اسرافیل علیہ السلام ان سب کو امرِ الٰہی پہنچاتے ہیں۔

(۲) حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ملک الموت کے بارے میں ان سے دریافت کیا گیا کہ آیا وہ تمہاری روحیں قبض کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ملک الموت کے مددگار ہیں اور متبع ہیں اور وہ ان کے قائد ہیں اور ملک الموت کا ایک قدم مشرق سے مغرب تک ہے اور مومنین کی روحیں سدرہ کے پاس ہوتی ہیں۔(کتاب العظمۃ)

فائدہ:...... جو لوگ کہتے ہیں کہ دنیوی امور اولیائے کاملین کے سپرد ہیں تو (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ فارغ ہو گیا۔ہم کہتے ہیں وہ احکم الحاکمین ہے تمام احکام اسی کے حکم سے چلتے ہیں اولیاء اللہ انہی ملائک کی طرح کارندے ہیں۔

(۳) حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کی کہ جب ملک الموت انسان کی شہ رگ دباتا ہے تو وہ انسانوں کو پہچاننا اور بات کرنا ختم کردیتا ہے اور دنیا و مافیہا کو بھول جاتا ہے اور اگر اس پر سکرات کا عالم نہ ہو تو وہ تکلیف کی وجہ سے اپنے قریب والوں کو تلوار لے کر مارنے لگے۔

(۴) حضرت زہیر بن محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ ملک الموت زمین و آسمان کے درمیان ایک سیڑھی پر بیٹھے ہیں اور ان کے کچھ کارندے فرشتے ہیں، جب جان گلے میں ہوتی ہے تو وہ ملک الموت کی سیڑھی کی طرف دیکھتا ہے اور ملک الموت اپنی سیڑھی پر سے اس کو دیکھتے ہیں اور یہ مردے کا آخر ہوتا ہے۔

(۵) حضرت حکم بن عدنان سے روایت ہے کہ حضرت عکرمہ سے پوچھا گیا کہ کیا اندھا بھی ملک الموت کو دیکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

Marfat.com

(۶) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ملک الموت کے پاس ایک نیزہ ہے جو مشرق سے لے کر مغرب تک لمبا ہے۔ جب کسی انسان کی مدتِ حیات ختم ہوتی ہے تو وہ اس نیزہ کو اس کے سر پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں اب تم موت کے لشکروں کو دیکھو گے۔

(۷) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ملک الموت کے پاس ایک نیزہ ہے جس کا ایک کنارہ مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے اس سے وہ رگِ زندگی کاٹتے ہیں۔ (ابن عساکر)

(۸) حضرت وہب بن منبہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ انسان کی جان اس کے ہر عضو سے نکلتی ہے جتنی کہ اس عضو کی ہوتی ہے اور جسم کی مثال قمیص کی سی ہے جس کو انسان اتار دیتا ہے، بس قمیص کو جتنا کسی چیز کا احساس ہوتا ہے جسم کو بھی اتنا ہی ہوتا ہے اصل راحت اور تکلیف محسوس کرنے والی تو روح ہے۔

(۹) التفت السّاق بالسّاق کی تفسیر میں ضحاک نے فرمایا لوگ مردے کے جسم کو تیار کرتے ہیں اور فرشتے اس کی روح کو۔ اس وقت انسان کی پنڈلیاں فرشتوں کی پنڈلیوں سے ملتی ہیں۔

(۱۰) رسول اللہ (ﷺ) سے پوچھا گیا کہ مرنے والے کو کب تک انسانوں کی پہچان رہتی ہے فرمایا کہ جب ان کو دیکھ لیتا ہے یعنی ملک الموت اور دوسرے ملائکہ کو۔ (ابن ماجہ)

پند سودمند:......

انسان کی یہی آخری گھڑی ہے جس کے بعد یا تو آرام پائے گا یا عذاب۔ اسی لئے مرنے کے بعد انسان اپنے اعمال کے مطابق قبر میں گزارے گا۔ زندگی میں نیک اعمال کئے تو قبر ریاض الجنۃ ہوگی ورنہ جہنم کا گڑھا۔ اسی لئے ہر انسان زندگی کو غنیمت سمجھ کر نیک اعمال میں کوشاں رہے ورنہ کم از کم توبہ واستغفار کو ترک نہ کرے۔ چند روایات ملاحظہ ہوں۔

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ جب تک روح حلق میں نہ آجائے اس وقت تک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ کو قبول فرماتا ہے۔

Marfat.com

عبدالرزاق نے ایسی ہی حدیث اپنی تفسیر میں ابن عمر سے نقل کی۔ (احمد ترمذی، ابن ماجہ)

(۲) حضرت نخعی سے روایت ہے کہ توبہ بندے کے لئے کھلی ہوئی ہے جب تک موت کی علامات ظاہر نہ ہوں۔

(۳) ابن ابی حاتم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول حتی اذاحضر احدکم الموت کی تفسیر میں فرمایا کہ "جب موت کو دیکھے۔"

(۴) حضرت ابومجلز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ جب تک بندے ملائکۂ موت کو نہ دیکھے توبہ قبول ہوتی ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۵) حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ بندہ جب تک فرشتوں کو نہ دیکھے توبہ قبول ہوتی ہے اور جب فرشتوں کا معائنہ کرلے تو معرفت ختم ہوجاتی ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کو فرماتے سنا کہ جس کو توبہ کی توفیق ہوئی اس کی توبہ قبول بھی ہوگی، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هو الذی یقبل التوبة عن عباده ...... واللّٰه اعلم۔ (ابن مردویہ)

ترجمہ:۔ وہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔

ملک الموت حاضر وناظر:......

حضرت یسار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ ملک الموت ہر گھر والے کو روزانہ پانچ بار غور سے دیکھتے ہیں کہ کیا انہیں کسی روح کے قبض کئے جانے کا حکم دیا گیا ہے یا نہ۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ملک الموت بندوں کے چہروں کو ستر مرتبہ دیکھتے ہیں جب کوئی بندہ ہنستا ہے تو وہ فرماتے ہیں کہ تعجب ہے کہ میں اس کی روح قبض کرنے آیا

Marfat.com

ہوں اور وہ ہنس رہا ہے۔ (تاریخ بغداد وعیون الاخبار)

انتباہ اویسی غفرلہٗ:...... ملک الموت علیہ السلام کی یہ کیفیت سب مانتے ہیں بالخصوص وہ لوگ بھی مانتے ہیں جو رسول اکرم (ﷺ) کو حاضر وناظر ماننے پر شرک کا فتویٰ صادر کرتے ہیں اور یہ ملک الموت علیہ السلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام میں سے ہیں۔ اس موضوع پر فقیر کا رسالہ پڑھئے "ملک الموت اور حاضر وناظر"۔

لطیفہ:...... اس گروہ کے ایک صاحب نے اپنی تصنیف میں لکھا کہ موت کے اور بھی متعدد فرشتے ہوتے ہیں فلہٰذا ملک الموت حاضر وناظر کیسا؟ ہم نے اس کا جواب لکھا کہ تمہارے لئے "یک نشد لکھ شد" ہوا کیونکہ تم یہ بھی مانتے ہو کہ وہ دوسرے ملائکہ حضرت ملک الموت کے ساتھ معاونین کی حیثیت سے ہوتے ہیں یوں نہیں کہ بعض ملائکہ ایک علاقہ کے لئے ہوں دوسرے دوسرے علاقوں کے لئے اس معنی پر نہ صرف ملک الموت حاضر وناظر ہوئے بلکہ وہ دوسرے معاونین ملائکہ بھی حاضر وناظر ثابت ہوئے۔

روح نکالنے کی ڈیوٹیاں:......

۱)...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے **فالمدبرات امرا** کی یہ تفسیر مروی ہے کہ اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو ملک الموت کے ساتھ میت کے پاس قبضِ روح کے وقت حاضر ہوتے ہیں۔ اُن میں سے کوئی روح کو لے کر چڑھتا ہے اور کوئی آمین کہتا ہے کوئی نمازِ جنازہ ہونے تک میت کے لئے استغفار کرتا رہتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

۲)...... حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے **وقیل من راق** کی یہ تفسیر روایت ہے کہ ملک الموت علیہ السلام کے مددگار فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ اس شخص کی رُوح کو قدم سے لے کر ناک تک کون چڑھائے گا۔ (ابن ابی الدنیا)

Marfat.com

رسول اللہ (ﷺ) کی ملک الموت کو سفارش

حضرت خزرج نے کہا کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کو ایک میت کے پاس دیکھا کہ آپ (ﷺ) ملک الموت علیہ السلام سے خطاب فرما رہے تھے کہ "اے ملک الموت! میرے ساتھی کے ساتھ نرمی کرو کیونکہ وہ مومن ہے۔" تو ملک الموت علیہ السلام نے جواب دیا کہ "آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور دل خوش ہو، میں تو ہر مومن پر نرمی کرتا ہوں، اے محمد (ﷺ) کہ میں جب آدمی کی روح قبض کرتا ہوں تو چیخنے والے چیختے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ بخدا ہم نے اس پر ظلم نہیں کیا نہ اس کو وقت سے پہلے موت دی اور ہم نے اس کو موت دے کر کوئی گناہ نہیں کیا تو اگر تم اللہ تعالیٰ کے کئے پر راضی ہو تو مستحقِ اجر ہو گے ورنہ لائق عذاب، اور ہم کو تو بار بار آنا ہی ہے اس لئے ڈرتے رہو، خیمے والے ہوں یا کچے مکانوں والے، نیک ہوں یا بد، پہاڑی علاقوں میں رہنے والے ہوں یا ہموار زمینوں پر بسنے والے، میں ہر رات اور ہر دن ان میں سے ایک ایک کے چہرے کو غور سے دیکھتا ہوں، اس لئے میں ہر چھوٹے بڑے کو ان سے زائد پہچانتا ہوں بخدا اگر میں مچھر کی رُوح بھی قبض کرتا ہوں تو بے اذن الٰہی قبض نہیں کر سکتا۔ جعفر بن محمد کہتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام پنجگانہ نمازوں کے اوقات میں چہروں کو دیکھتے ہیں تو اگر دیکھتے ہیں کہ کسی نیک اور نمازی انسان کی موت قریب آگئی ہے تو شیطان کو اس سے دور فرماتے ہیں اور اس کو کلمۂ طیبہ کی تعلیم دیتے ہیں۔

(طبرانی، ابو نعیم)

تصرفاتِ ملک الموت

ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ کی روایت ہے کہ ملک الموت علیہ السلام دن میں تین مرتبہ لوگوں کے چہرے دیکھتے ہیں جس کی عمر پوری ہو جاتی اور اس کا رزق دنیا سے ختم ہو جاتا ہے،

Marfat.com

اس کی روح قبض فرماتے ہیں۔ گھر والے رونے لگتے ہیں، ملک الموت دروازے کے پٹ پکڑ کر کھڑے ہو کر فرماتے ہیں کہ میں نے تمہارا کوئی قصور نہیں کیا، میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں نہ میں نے اس کا رزق کھایا اور نہ ہی اس کی روح قبض کی اور مجھے تو تمہارے پاس بار بار آنا ہے حتیٰ کہ تم میں سے کوئی باقی نہ بچے۔ حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ اگر اس فرشتہ کو دیکھ پائیں اور اس کے کلام کو سن لیں تو میت کو بھول کر خود اپنے ہی آپ کو رونے لگ جائیں۔

حکایت:......

حضرت میمون کے والد سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں مطلب بن عبداللہ بن حطب کی موت کے وقت ان کے پاس ہی تھا تو ایک شخص نے ان کی تکلیف دیکھ کر کہا کہ اے ملک الموت اس پر نرمی کیجئے۔ تو مرنے والا جس پر بے ہوشی کا عالم طاری تھا کہنے لگا کہ میں تو ہر مومن پر نرمی کرنے والا ہوں۔ (ابن عساکر، مروزی)

حکایت:......

حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ السلام ایک روز اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ اچانک گھر میں ایک خوبصورت شخص داخل ہوا، آپ نے پوچھا اے اللہ کے بندے! تجھے اس گھر میں کس نے داخل کیا؟ اس نے کہا کہ گھر والے نے۔ آپ نے فرمایا کہ بے شک صاحب خانہ کو اس کا اختیار ہے۔ یہ تو بتاؤ کہ تم کون ہو؟ اُس نے کہا کہ ملک الموت ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری چند نشانیاں بتائی گئی ہیں مگر تم میں اُن میں سے ایک بھی نہیں۔ ملک الموت نے پیٹھ پھیر لی۔ اب جو آپ نے دیکھا تو ان کے جسم پر آنکھیں ہی آنکھیں نظر آنے لگیں اور جسم کا ہر بال نوک دار تیر کی طرح کھڑا تھا، ابراہیم

Marfat.com

(علیہ السلام) نے فوراً تعوذ پڑھا اور ان سے کہا آپ اپنی پہلی ہی شکل پر تشریف لے آیئے ملک الموت نے فرمایا کہ اے ابراہیم علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو وفات دیتا ہے جو اس کی ملاقات کو بہتر جانتا ہے تو ملک الموت کو اسی شکل میں بھیجا جاتا ہے جس میں حاضر ہوا اور دوسری روایت میں ہے کہ جب اس نے پیٹھ موڑی تو اس کی وہ شکل آئی جس سے وہ بُرے لوگوں کی روح کو قبض کرتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

روئے زمین ملک الموت کے سامنے ایک طشت کی طرح

۱)..... حضرت مجاہد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ زمین ملک الموت کے لیے طشت کردی گئی ہے، جہاں سے چاہیں جس کو چاہیں اٹھالیں ان کے کچھ مددگار ہیں جو روحیں قبض کر کے ان کے سپرد کرتے ہیں۔ (احمد، ابونعیم)

۲)..... حضرت اشعث بن سلیم سے روایت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے دریافت کیا کہ وباء کے زمانے میں کوئی مشرق میں ہو اور کوئی مغرب میں تو آپ کیا کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں روحوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بلاتا ہوں، تو وہ میری ان دو انگلیوں کے درمیان آجاتی ہیں اور زمین کو طشت کی مانند کردیا گیا ہے جہاں سے چاہتا ہوں اُٹھاتا ہوں۔ (ابن ابی الدنیا)

۳)..... دینوری نے ''مجالسہ'' میں روایت کی کہ ملک الموت سے کہا گیا کہ آپ رُوحوں کو کس طرح قبض کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں ان کو پکارتا ہوں وہ لبیک کہتی ہوئی حاضر ہو جاتی ہیں۔

۴)..... حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ ملک الموت بیٹھے ہوئے ہیں اور دنیا ان کے دونوں گھٹنوں کے سامنے ہے اور لوح محفوظ جس میں عمریں ہیں ان کے سامنے ہے

Marfat.com

اوران کی خدمت میں کچھ فرشتے ہمہ تن کھڑے ہیں۔جوں ہی کسی کی موت کا وقت آتا ہے وہ فرشتے کواس کی روح قبض کرنے کا حکم دیتے ہیں۔(ابن ابی الدنیا،ابونعیم)

۵)......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ دو شخص آنِ واحد میں کہ ایک مشرق اور دوسرا مغرب میں ،تو پھر ملک الموت کیسے روحیں قبض کرتا ہے؟تو آپ نے جواب دیا کہ ملک الموت کی قدرت اہلِ مشرق ومغرب میں ایسی ہے جیسے کسی شخص کے پاس دسترخوان ہو،اب وہ جو چاہے اس میں سے اٹھالے۔(ابن ابی حاتم)

۶)......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ملک الموت ہی تمام اہل زمین کوموت دیتے ہیں اوران کوتمام اہل زمین پراس طرح مسلط کردیا گیا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی ہتھیلی والی چیز پر۔جب وہ کسی پاک نفس کوقبض کرتے ہیں تو اس کی روح ملائکہ رحمت کے سپرد کرتے ہیں اور جب کوئی خبیث روح قبض کرتے ہیں تو وہ ملائکہ عذاب کے حوالے کردیتے ہیں۔ابن ابی الدنیا اورابو حاتم وغیرہما نے یہی روایت قدرے تغیر سے بیان کی۔

۷)......حضرت خثیمہ سے روایت ہے کہ ملک الموت سلیمان کی خدمت میں آئے تو سلیمان نے اُن سے روایت کیا کہ اے ملک الموت!تم ایک گھر میں رہنے والے تمام انسانوں کو مار ڈالتے ہواور اسکے پڑوس والوں پرآنچ تک نہیں آتی؟حضرت ملک الموت علیہ السلام نے جواب دیا کہ مجھے تو کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ کسے مارنا ہے،میں توعرشِ الٰہی کے نیچے ہوتا ہوں تو مجھے مرنے والوں کے ناموں کی فہرست دی جاتی ہے اس میں جس کا نام ہوتا ہے اسے موت دیتا ہوں اور جس کا نہیں اسے نہیں۔(ابن ابی شیبہ)

حکایت:......

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک فرشتے نے اجازت چاہی کہ

Marfat.com

وہ ادریس علیہ السلام کے پاس جائے۔ چنانچہ وہ ان کی خدمت میں آیا اور سلام کیا۔ ادریس علیہ السلام نے اس سے دریافت کیا کہ کیا آپ کا ملک الموت سے بھی کچھ تعلق ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، وہ میرے بھائی ہیں۔ ادریس علیہ السلام نے پوچھا، کیا مجھے اُن سے کچھ فائدہ پہنچوا سکتے ہیں؟ فرشتے نے کہا کہ اگر آپ چاہیں کہ موت آگے پیچھے ہو جائے تو یہ ممکن ہے۔ البتہ میں ان سے یہ کہوں گا کہ موت کے وقت وہ آپ پر نرمی کریں۔ چنانچہ فرشتہ نے ادریس علیہ السلام کو اپنے بازوؤں پر بٹھایا اور آسمان پر پہنچا یہاں ملک الموت سے ملاقات ہوئی۔ فرشتے کہا کہ مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ ملک الموت نے فرمایا مجھے آپ کی غرض معلوم ہے۔ آپ ادریس علیہ السلام کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں ان کا نام تو زندوں سے مٹ چکا ہے اب ان کی زندگی کا آدھا لمحہ باقی رہا ہے۔ چنانچہ جناب ادریس علیہ السلام فرشتے کے بازوؤں ہی میں انتقال فرما گئے۔ (ابن ابی حاتم)

فائدہ:...... حضرت جابر بن زید سے روایت ہے کہ ملک الموت پہلے لوگوں کو بلا کسی درد و مرض کے وفات دیتے تھے تو لوگ ان کو برا کہتے اور گالیاں دیتے۔ چنانچہ آپ نے بارگاہِ خداوندی میں شکوہ کیا، تو اللہ تعالیٰ نے امراض کو پیدا کر دیا۔ اب لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص فلاں بیماری کے باعث مر گیا۔ ملک الموت کا نام کوئی نہیں لیتا۔ (مروزی و ابن ابی الدنیا)

ابراہیم و عزرائیل علیٰ نبینا وعلیہما السلام:......

۱)...... حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ فرشتوں نے کہا اے اللہ تعالیٰ! تیرے بندے ابراہیم علیہ السلام کو موت سے بہت ڈر لگتا ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ اُن سے کہہ دو کہ جب دوستوں کو ملے ہوئے زائد عرصہ ہو جاتا ہے تو ایک دوسرے کی ملاقات کا مشتاق ہو جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے بارگاہِ قدوس میں عرض کی کہ اے مولیٰ تعالیٰ میں تیری ملاقات کا مشتاق ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک پھول ان کے لیے بھیجا۔ آپ نے وہ سونگھا

Marfat.com

اور سونگھتے ہی رُوح قبض ہوگئی۔ (کتاب الشدائد)

۲)......ابوالشیخ نے روایت کی کہ ملک الموت نے ابراہیم علیہ السلام سے عرض کی، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کی رُوح کو میں بہت آسانی سے قبض کروں۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ رب کے پاس جاؤ اور میرے بارے میں گفتگو کرو۔ ملک الموت خدا کی بارگاہ میں آئے اور گفتگو کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "میرے خلیل سے کہو کہ تمہارا رب کہتا ہے کہ خلیل کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔" ملک الموت نے خدا کا پیغام ابراہیم علیہ السلام کو دیا تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا رُوح قبض کرلو۔ ملک الموت نے کہا۔ اے ابراہیم! کیا آپ نے کبھی شراب پی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ ملک الموت نے تھوڑا سا شراب سنگھا دیا اور آپ کی روح فوراً قبض ہوگئی۔

داؤد وعزرائیل علیہما السلام:......

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام بہت ہی باغیرت تھے۔ جب گھر سے نکلتے تو دروازوں میں تالے ڈال دیتے تاکہ کوئی گھر میں نہ جائے۔ ایک دن جب واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ گھر میں ایک شخص کھڑا ہے۔ آپ نے دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ کہا میں وہ ہوں جو بادشاہوں سے نہیں ڈرتا، کوئی حجاب میرے لئے حجاب نہیں۔ داؤد علیہ السلام نے فرمایا بخدا تم ملک الموت معلوم ہوتے ہو۔ میں تمہیں مرحبا کہتا ہوں۔ آپ نے کمبل اوڑھا اور آپ کی روح قبض ہوگئی۔

ملک الموت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

حضرت حسین سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام کے وصال کے روز جبریل حاضرِ خدمت ہوئے اور مزاج پرسی کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں بے چین اور مغموم ہوں۔ اتنے

Marfat.com

میں ملک الموت نے حاضری کی اجازت چاہی۔ جبریل نے عرض کی کہ یہ ملک الموت حاضری کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ سے پہلے کسی سے اجازت نہ چاہی اور آپ کے بعد کسی سے اجازت نہیں چاہیں گے۔ آپ نے اجازت مرحمت کی۔ وہ حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے ہو گئے اور عرض کی ''اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی اطاعت کروں تو اگر آپ (ﷺ) فرمائیں تو آپ کی روح قبض کرلوں اور اگر چاہیں تو قبض نہ کروں؟ آپ نے فرمایا کہ اے ملک الموت کیا واقعی آپ اس پر مامور ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ جبریل نے عرض کی کہ یارسول اللہ (ﷺ) خدا آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے آپ نے فرمایا، اے ملک الموت! تم حکمِ الٰہی بجالاؤ۔ چنانچہ اُنہوں نے رُوح مبارک قبض کرلی۔ (طبرانی)

نوٹ:...... حضور سرورِ عالم (ﷺ) و دیگر انبیاء علیہم السلام کی قبضِ روح پر تبصرہ آگے چل کر عرض کروں گا۔ (انشاءاللہ)

کون کس کی روح قبض کرتا ہے؟

عزرائیل علیہ السلام کے علاوہ اور روح قبض کرنے والوں میں خود ذاتِ باری تعالیٰ کے علاوہ روایات ہیں۔ مثلاً

ا)...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کی رُوحیں تسبیح میں ہیں۔ جب ان کی تسبیح ختم ہو جاتی ہے، ان کی موت آجاتی ہے ان کی موت ملک الموت کے قبضے میں نہیں۔

لیکن اس میں اختلاف ہے، خطیب نے اپنی سند سے معمر کلابی سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں مالک بن انس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے دریافت کیا کہ آیا مچھروں کی رُوح بھی ملک الموت قبض کرتے ہیں۔ تو انہوں نے دریافت کیا کہ کیا

Marfat.com

ان میں جان ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، تو آپ نے فرمایا کہ بس پھر ان کی جان بھی ملک الموت ہی قبض کرتے ہیں کیونکہ قرآن میں ہے۔ اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتھا . جویبر نے اپنی تفسیر میں ضحاک سے روایت کی کہ ملک الموت انسانوں کی رُوحیں قبض کرتے ہیں۔

دیگر فرشتے:......

ایک فرشتہ جنات کی اور ایک شیاطین کی اور ایک پرندوں، چوپایوں، درندوں اور مچھلیوں، کیڑے مکوڑوں کی اور فرشتے خود صعقۂ اولیٰ میں مر جائیں گے اور ملک الموت اُن کی ارواح قبض کرنے کے بعد مر جائیں گے۔

خود اللہ تعالیٰ قابضِ ارواح:......

ویسے تو حقیقی قابض ارواح خود اللہ تعالیٰ ہے لیکن اس کے حکم سے یہ کام حضرت عزرائیل علیہ السلام کے سپرد ہوا۔ لیکن بعض مخصوص ارواح کا قبض بلاواسطہ عزرائیل علیہ السلام ہے وہ یہ ہیں:

شہید بحر:۔ جو راہِ خدا میں سمندر کا سفر کرتے ہوئے شہید ہو جائے ان کی روح خود اللہ تعالیٰ قبض کرتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حکایت:......

ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کی کہ پہلی امتوں میں ایک شخص تھا جس نے چالیس سال تک خشکی میں خدا کی عبادت کی، پھر اس نے دُعا کی اے اللہ! مجھے شوق ہے کہ میں تیری عبادت سمندر میں کروں۔ چنانچہ وہ ساحلِ سمندر پر آیا اور لوگوں سے کہا کہ مجھے بھی کشتی میں بٹھاؤ۔ انہوں نے بٹھا لیا۔ کشتی چلتے چلتے ایک درخت کے پاس گئی یہ درخت پانی میں ایک کنارے پر تھا۔ اس نے کہا مجھے درخت پر بٹھا دو۔ لوگ بٹھا کر آگے چل

Marfat.com

دیئے۔اب ایک فرشتہ آسمان پر چڑھا اور حسب معمول کچھ بات کرنا چاہی لیکن بات نہ کر سکا وہ سمجھ گیا کہ مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہے۔ چنانچہ وہ اس درخت والے کے پاس آیا کہ تم میری شفاعت کردو۔ اس نے دُعا کی اور خداوندِ کریم سے درخواست کی کہ، اللہ! میری روح قبض کرنے کے لیے اس فرشتے کو مقرر فرمانا، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو وہی فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ جس طرح تم نے میری سفارش کی تھی اسی طرح میں نے تمہاری سفارش کی ہے، اب تم جس طرح چاہو تمہاری رُوح قبض کروں۔ چنانچہ اس نے ایک سجدہ کیا اس کی آنکھ سے آنسو ٹپکا اور اسی کے ساتھ اس کی روح قبض ہو گئی۔ (شرح الصدور)

ہر وقت وصیت :......

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ، میرے باپ نے کہا کہ مجھے ایک حدیث یاد آئی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ اپنی وصیت اپنے سرہانے رکھے بغیر تین راتیں گزار دے۔ تو میں نے قلم دوات منگائی تا کہ وصیت لکھوں۔ مگر میں ان سب چیزوں کو اپنے سرہانے رکھ کر سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا، ایک شخص سفید لباس والے جن کے جسم سے خوشبو مہک رہی تھی تشریف لائے ۔ میں نے کہا، کون ہو؟ کہا ملک الموت ۔ میں یہ سن کر اُن سے پہلو تہی کرنے لگا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے اعراض نہ کرو، میں تمہاری رُوح قبض کرنے کو نہیں آیا۔ میں نے کہا کہ میرے لئے جہنم کی آگ سے نجات کا پروانہ لکھ دو۔ انہوں نے کہا کہ قلم دوات لاؤ۔ میں نے انہیں قلم دوات اور کاغذ اٹھا کر دے دیا جو سرہانے رکھ کر سو گیا تھا۔ تو انہوں نے لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم استغفر اللہ اور اسی سے کاغذ کے دونوں حصے بھر دیئے اور کاغذ مجھے دے دیا اور کہا کہ یہ ہے تمہارا نجات نامہ۔ میں گھبرا کر اٹھا اور چراغ منگا کر وہ کاغذ اٹھا کر دیکھا، جو سرہانے رکھا تھا تو اس پر یہی تحریر موجود تھی۔ (ابن عساکر)

Marfat.com

ازالہ وہم:...... بعض آیات میں وفات دینے کی نسبت ملک الموت کی جانب ہے جیسے قل یتوفکم ملک الموت اور بعض میں ہے تتوفته رسلنا اور بعض میں تتوفهم الملئکة ان سب آیات سے پتہ چلتا ہے کہ وفات فرشتے دیتے ہیں اور بعض میں الله یتوفی الانفس اس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا خود وفات دیتا ہے۔ بہ ظاہر ان آیات میں ٹکراؤ معلوم ہوتا ہے لیکن قرطبی نے کہا کہ ان میں کچھ ٹکراؤ نہیں کیونکہ ملک الموت رُوح قبض کرنے والے ہیں جب کہ دیگر فرشتے مددگار ہیں اور خدا فاعلِ حقیقی ہے۔

کلبی کہتے ہیں کہ ملک الموت جسم سے رُوح نکالتے ہیں اور پھر فرشتوں کے حوالے کرتیہ یں۔ نیکوں کی ملائکہ رحمت کو اور بدوں کی ملائکہ عذاب کو۔ رہا یہ معاملہ کہ ملک الموت نیکوں کے پاس کس شکل میں آتے ہیں اور بدوں کے پاس کس شکل میں، اس کا سبب کیا ہے ؟ تو اس کا سبب ظاہر ہے کہ فرشتہ مختلف شکلیں اختیار کرسکتا ہے۔

اچانک موت آجائے:......

اسے ناگہانی موت کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ ناگہانی موت مؤمن کے لئے راحت فاسق وفاجر اور کافر کے لئے غضب خدا۔

احادیث مبارکہ

۱)...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ شعبان تک عمریں منقطع کی جاتی ہیں حتیٰ کہ آدمی نکاح کرتا ہے اور اس کے ہاں اولاد ہوتی ہے حالانکہ عنداللہ اس کا نام مُردوں کی فہرست میں آچکا ہوتا ہے۔ (دیلمی)

۲)...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم (ﷺ) پورے شعبان روزے رکھتے۔ میں نے آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سال مرنے والے ہر آدمی

Marfat.com

کا نام اس ماہ لکھا جاتا ہے،تو میں پسند کرتا ہوں کہ جب خدا سے ملوں تو روزہ دار ہوں۔(ابویعلیٰ)

۳)......حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو ملک الموت کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس میں جتنے آدمی ہیں،ان کی روحیں قبض کرو، کیونکہ انسان درخت لگاتا ہے،نکاح کرتا ہے،گھر بناتا ہے اوراس کے ہاں اولاد ہوتی ہے حالانکہ اس کا نام مُردوں میں لکھا جاچکا ہے۔(ابن ابی الدنیا)

۴)......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام عفرہ سے روایت ہے کہ لیلۃ القدر میں مرنے والوں کے نام لکھ دیئے جاتے ہیں۔انسان درخت لگانے اورنکاح کرنے میں مصروف رہتا ہے حالانکہ ان کا نام مُردوں میں ہے۔(ابن جریر)

۵)......حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ شعبان کی پندرہویں سے لے کر دوسرے شعبان تک کے تمام امور طے ہو چکے ہوتے ہیں۔زندوں اور مُردوں کی فہرست اور حاجیوں کی فہرست پھراس میں زیادتی اور کمی نہیں ہوتی۔(ابن جریر)

۶)......نبی کریم (ﷺ) نے فرمایا کہ نصف شعبان کی رات میں اللہ تعالیٰ فرشتے کو وحی کرتا ہے کہ جس نفس کواس سال قبض کرنا ہے کرلے۔(دینوری)

۷)......حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ،رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا۔بندے کی موت کا علم سب سے پہلے حافظ اعمال فرشتے کو ہوتا ہے کیونکہ بندے کے اعمال وہی لے کر آسمان پر جاتا اوررزق لے کر اترتا ہے۔جب کسی بندے کا رزق بند ہو جاتا ہے تو وہ جان لیتا ہے کہ اب یہ مرنے والا ہے۔(ابن ابی الدنیا و حاکم)

۸)......حضرت حماد سے مروی ہے کہ عرش کے نیچے ایک درخت ہے اس میں ہر مخلوق کا پتہ ہے تو جس بندے کا پتہ ٹوٹ کر گر پڑتا ہے اس کی روح نکل جاتی ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے

Marfat.com

وماتسقط من ورقة الایعلمھا یعنی جو پتہ ٹوٹ کر گرتا ہے اللہ اس کو جانتا ہے۔(شرح الصدور)

مسافرِ آخرت کا مرنے کے بعد کیا ہوگا

جسم سے روح نکل جانے کے بعد فوراً ہی مسافر آخرت کا ملائکہ کرام استقبال کرتے ہیں اور اسے آخرت کے ملک میں قدم رکھنے پر مبارکباد پیش کر کے اس کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں جس کا اسے تصور تک نہ تھا چند شواہد وحقائق ملاحظہ ہوں بشرطیکہ وہ مومن ہو اگر چہ فاسق ہو بشرطیکہ اس نے توبہ کر کے دنیا کا ملک چھوڑا ہو۔

حکایت:......

حضرت براء فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ (ﷺ) کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے۔ابھی قبر نہ کھودی گئی تھی کہ ہم پہنچ گئے۔ہم سب حضور اکرم (ﷺ) کے گرد ایسے بیٹھ گئے کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔آپ (ﷺ) کے دستِ اقدس میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے، پھر آپ نے سر اقدس اٹھاتے ہوئے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمایا استعیذو باللّٰہ من عذاب القبور یعنی......اللہ کی پناہ مانگو عذابِ قبر سے۔پھر آپ نے فرمایا کہ جو مومن بندہ دنیا سے رخصت ہونے والا ہوتا ہے اور آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس پر سپید چہرے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں ان کے چہرے آفتاب کی مانند روشن ہوتے ہیں،ان کے پاس جنتی کفن اور خوشبوئیں ہوتی ہیں وہ حدِ نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں، پھر ملک الموت آکر مرنے والوں کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ”اے مطمئن نفس! اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور مغفرت کی طرف نکل“۔تو اس کا نفس اس طرح بہہ کر نکل جاتا ہے جیسے مشکیزہ سے قطرہ۔جونہی وہ ملک الموت اس کے نفس کو اپنے قبضے میں لیتے ہیں فرشتے فوراً ان کے قبضہ سے لے لیتے ہیں

Marfat.com

اوراس کو اُن جنتی کفنوں اور خوشبوؤں میں رکھ لیتے ہیں ۔ پھر اس سے روئے زمین کی بہترین مشک کی سی خوشبو مہکتی ہے۔ پھر اس کو لے کر ملاءِ اعلیٰ کی جانب روانہ ہوتے ہیں۔ ملاءِ اعلیٰ کے رہنے والے دریافت کرتے ہیں کہ یہ خوشبو کیسی ہے؟ فرشتے اس کا وہ نام بتاتے ہیں جو دنیا میں اس کا بہترین نام تھا۔ یہاں تک کہ وہ اس کو آسمانِ دنیا پر لے کر پہنچتے ہیں اور آسمان کھلواتے ہیں تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اُس کے پیچھے قریب والے آسمان تک جاتے ہیں حتیٰ کہ ساتویں آسمان پر پہنچتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کی علّیون میں لکھو، اور اسے زمین کی طرف واپس لے جاؤ، کیونکہ میں نے اس کو مٹی سے پیدا کیا، مٹی میں لوٹاؤں گا اور اس مٹی سے دوبارہ اٹھاؤں گا، پھر مُردہ کی روح اسکے جسم میں واپس آتی ہے اور دو فرشتے آ کر اُس کو بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ ''تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہتا ہے ''اللہ'' پھر پوچھتے ہیں ''تیرا دین کیا ہے'' وہ کہتا ہے ''اسلام''۔ تو وہ پوچھتے ہیں کہ یہ شخص جو تم میں بھیجے گئے کون ہیں؟ وہ کہتا ہے ''وہ محمد رسول اللہ (ﷺ) ہیں۔'' پھر وہ دریافت کرتے ہیں کہ ''تمہارا علم کیا ہے؟'' وہ کہتا ہے کہ ''میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا اور اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی؟'' تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لیے جنت کا فرش بچھاؤ اور جنت ہی کا لباس پہناؤ اور جنت کا دروازہ کھولو۔ تو جنت کی ہوا اور خوشبو آئے گی اور اس کے لیے حدِ نگاہ تک قبر میں وسعت کر دی جائے گی، پھر اُس کے پاس ایک حسین چہرے، اچھے کپڑے اور خوشبو والا شخص آئے گا اور آ کر کہے گا کہ تجھے خوشخبری ہو، یہ تیرے وعدے پورے کئے جانے کا دن ہے، مُردہ دریافت کرے گا کہ، تو کون ہے کہ تیرے چہرے سے خیر و بھلائی نمودار ہے؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہارا اچھا عمل ہوں، تو مُردہ کہے گا کہ خدایا قیامت برپا کر دے تا کہ میں اپنے گھر والوں کی طرف جا سکوں۔

Marfat.com

کافر سے برے سلوک کا منظر

جب کافر مرنے کے قریب ہوتا ہے تو آسمان سے سیاہ چہروں والے فرشتے کمبل لے کر اترتے ہیں اور حدِ نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ملک الموت اس کے سرہانے بیٹھ کر کہتے ہیں۔ ''اے خبیث جان! اللہ کے غضب اور ناراضگی کی طرف نکل کر آ''۔ پس وہ روح جسم میں پھیل جاتی ہے اور وہ فرشتہ اُس رُوح کو جسم سے اس طرح کھینچ لیتا ہے جیسے سیخ کو تر اون سے...... جب وہ رُوح کو نکالتا ہے تو فرشتے فوراً ہی اس سے لے لیتے ہیں اور اس کو کمبل میں لپیٹتے ہیں، پس اس میں بدترین مُردار کی بدبو نکلتی ہے۔ پھر فرشتے اُسے لے کر ملاءِ اعلیٰ میں پہنچتے ہیں تو وہاں کے بسنے والے دریافت کرتے ہیں کہ ''یہ خبیث روح کون ہے؟'' وہ فرشتے اس کا وہ بدترین نام لیتے ہیں جس سے وہ دنیا میں یاد کیا جاتا تھا۔ پھر اس کو وہ آسمان دنیا پر لے کر پہنچتے ہیں اور اُسے کھلوانا چاہتے ہیں لیکن کھولا نہیں جاتا۔ پھر رسول اللہ (ﷺ) نے یہ آیت پڑھی کہ لا تفتح لهم ابواب السمآء پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اس کی کتاب کو نچلی زمین کے سجین میں لکھو۔ چنانچہ اُس کی روح کو سجین میں پھینک دیا جاتا ہے، پھر حضور (ﷺ) نے یہ آیت تلاوت کی کہ: ومن يشرك بالله فكانما خر من السمآء فتخطفه الطير اوتهوى به الريح فى مكان سحيق پھر اس کی روح اس کے جسم میں واپس کر دی جاتی ہے۔ پھر دو فرشتے اس کو بٹھا کر دریافت کرتے ہیں کہ من ربك کہ تمہارا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے ''هاه هاه لاادری '' افسوس کہ میں نہیں جانتا۔ فرشتے پوچھتے ہیں کہ ''مادينك ''تمہارا دین کیا ہے۔ تو کہے گا کہ ہائے افسوس کہ میں نہیں جانتا۔ پھر فرشتے دریافت کریں گے کہ ''اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا؟'' وہ جواب دے گا کہ ہائے افسوس یہ بھی نہیں جانتا۔ پس آسمان

Marfat.com

سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ "میرے اس بندے نے جھوٹ بولا کہ اس کے لیے جہنم کا بچھونا بچھاؤ، جہنم کا لباس پہناؤ اور جہنم کا دروازہ اس کی جانب کھول دو۔" پس اس کی لپٹیں وہاں تک آئیں گی۔ پھر اس کی قبر اس درجہ تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں پس کر چُور ہو جاتی ہیں۔ پھر اس کے پاس ایک بدشکل بدبودار شخص آئے گا جس کا لباس بہت نامعقول ہوگا، اس سے کہے گا تجھ کو معلوم ہونا چاہیے کہ تجھے وہ عذاب ملے گا جس کا دنیا میں تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ کہے گا، تم کون ہو؟ کیونکہ تمہارا چہرہ برائی کو ظاہر کرتا ہے۔ تو وہ شخص کہے گا رب لاتقم الساعة اے رب قیامت برپا نہ کر۔

مسافرِ آخرت کو خدا تعالیٰ کی دعوت

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ملک الموت! میرے ولی کے پاس جاؤ اور اسے لے آؤ کیونکہ میں نے اسے رنج و راحت دونوں ہی سے آزمایا ہے اور اُسے اپنی رضا کے مطابق پایا تو میں چاہتا ہوں کہ اسے دنیا کے غموں سے نجات دلاؤں۔ تو ملک الموت پانچ سو ملائک کی جماعت کے ہمراہ چلتے ہیں اُن کے ساتھ جنت کی خوشبو والے کفن ہوتے ہیں اور ان کے پاس پھولوں کی شاخیں ہوتی ہیں جن میں سے مختلف خوشبوئیں مہکتی ہیں اور یہ بیسیوں رنگوں کی ہوتی ہیں۔ ان کے پاس مشک میں بسا ہوا سفید ریشم ہوتا ہے تو ملک الموت فرشتوں کے ہمراہ بیٹھ جاتے ہیں۔ ہر فرشتہ اپنا ہاتھ اس کے ایک ایک عضو پر رکھ لیتا ہے اور مشک میں بسے ہوئے اس ریشم کو اس کی ٹھوڑی کے نیچے بچھا دیا جاتا ہے اور ایک دروازہ جنت کی طرف کھول دیا جاتا ہے۔ اب اس کا دل جنت کی جانب رغبت کرتا ہے کبھی جنتی ازواج کی جانب، کبھی لباس کی طرف اور کبھی پھلوں کی طرف، جیسے گھر والے روتے ہوئے بچہ کا دل بہلاتے ہیں، اسی طرح اس

Marfat.com

کا دل بہلایا جاتا ہے اور اس کی جنتی ازواج اس وقت خوش ہو رہی ہوتی ہیں۔ اس کی روح کو دتی ہے۔ فرشتہ کہتا ہے کہ اے پاک نفس! اچھے درختوں، دراز سایوں اور بہتے ہوئے پانیوں کی طرف چل۔ ملک الموت اس پر ماں سے بھی زائد شفقت کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ یہ روح اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہے تو وہ اس رُوح پر نرمی کر کے خدا کی رضا چاہتا ہے۔ پس اس کی رُوح اس طرح نکالی جاتی ہے جس طرح آٹے سے بال، آپ نے فرمایا، اِدھر اس کی رُوح نکلتی ہے اور اُدھر تمام فرشتے کہتے ہیں:۔ سلام علیکم ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون ٥ یہی ماحصل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کہ، وہ لوگ جن کو فرشتہ موت دیتے ہیں، پاکی کی حالت میں۔

دوسرے مقام پر فرمایا کہ، اگر مومن ہے تب تو راحت اور خوشبوئیں اور نعمت سے پُر جنتیں ہوتی ہیں۔ جب ملک الموت اس کی روح نکالتے ہیں تو روح جسم کو مبارک باد دیتی ہے اور کہتی ہے کہ اے جسم! تو مجھے اللہ کی اطاعت کی طرف جلدی لے جاتا تھا اور معصیت سے پرہیز کراتا تھا تو آج تجھ کو مبارک ہو کہ خود بھی تو نے نجات پائی اور مجھ کو بھی نجات دلائی۔ جسم بھی روح سے یہی کہتا ہے اور زمین کے وہ حصے جن پر یہ نیک بندہ عبادت کرتا تھا اس پر روتے ہیں اور ہر وہ آسمانی دروازہ جس سے اس کا عملِ خیر چڑھتا اور رزق نازل ہوتا تھا چالیس روز تک روتا ہے۔ جب اس کی روح نکل جاتی ہے تو پانچ سو فرشتے اس کے پاس کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جب انسان اس کو کسی پہلو پر لٹانا چاہتے ہیں تو فرشتے پہلے سے لٹا دیتے ہیں اور انسانوں کے کفن سے پہلے ہی کفن پہنا دیتے ہیں اور ان کی خوشبو سے پہلے خوشبو دیتے ہیں اور اس کے گھر کے دروازے سے قبر کے دروازے تک فرشتوں کی دو رویہ قطاریں کھڑی ہو جاتی ہیں اور اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اُس وقت شیطان اس قدر زور سے چیختا ہے کہ مردے کے جسم کی بعض ہڈیاں اس سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ شیطان اپنے

Marfat.com

لشکر سے کہتا ہے کہ تمہارے لیے خرابی ہو، اس بندے نے کیسے نجات پالی؟ وہ کہتے ہیں کہ یہ تو گناہوں سے بچا ہوا تھا۔ جب ملک الموت اس کی رُوح آسمان پر پہنچاتے ہیں تو جبریل علیہ السلام استقبال کرتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ہر فرشتہ اس شخص کو بشارت دیتا ہے۔ جب ملک الموت رُوح کو لے کر عرش کے پاس پہنچتے ہیں تو وہ خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ملک الموت سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کی رُوح کو لے کر سرسبز وشاداب درختوں اور بہتے ہوئے پانی میں رکھ دو۔

جب اسے قبر میں رکھا جاتا ہے تو نماز اس کی دائیں طرف آتی ہے اور روزے بائیں طرف اور قرآن وذکر واذکار اُس کے سر کے پاس۔ اور اس کا نمازوں کی طرف چلنا، قدموں کی طرف آتا ہے اور صبر قبر کے ایک گوشہ میں آتا ہے۔ پھر اللہ عذاب کو بھیجتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ پیچھے ہٹ کہ یہ تمام زندگی تکالیف برداشت کرتا رہا، اب آرام سے لیٹا ہے۔ اب عذاب بائیں طرف سے آتا ہے تو روزے یہی جواب دیتے ہیں۔ سر کی جانب سے آتا ہے تو یہی جواب ملتا ہے۔ پس عذاب کسی جانب سے بھی اسکے پاس نہیں پہنچتا جس راہ سے جانا چاہتا ہے اسی طرف سے اللہ تعالیٰ کے دوست کو محفوظ پاتا ہے، پس عذاب محفوظ پا کر واپس ہوتا ہے۔ اس وقت صبر تمام اعمال سے کہتا ہے کہ میں اس لئے نہ بولا کہ اگر تم سب عاجز ہو جاتے تو میں بولتا۔ لیکن میں اب پُل صراط اور میزان پر کام آؤں گا۔ پھر اللہ عزوجل دو فرشتوں کو بھیجے گا جن کی نگاہیں اُچک لینے والی بجلی کی مانند ہوں گی اور آواز کڑک دار بجلی کی طرح، دانت سینگوں کے مانند، سانسیں شعلوں کی مانند، اپنے بالوں کو روندتے ہوئے چلتے ہوں گے، ان دونوں کے کاندھوں کے درمیان عظیم فاصلہ ہو گا۔ مومنین کے علاوہ ان کے دل کسی کیلئے مہربان اور رحم کرنے والے نہ ہوں گے۔ ان کا نام ہے منکر اور نکیر۔ اُن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ہتھوڑا ہو گا۔ اگر جن وانس جمع

Marfat.com

ہو جائیں تو اس کو نہ اٹھا پائیں۔ پھر مردے سے کہیں گے بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ جائے گا اور اس کے کفن کے کپڑے اُس کے بدن سے گر کر نیچے آ جائیں گے۔ پھر وہ پوچھیں گے کہ "تمہارا رب کون ہے، دین کیا ہے، رسول کون ہے؟" یہ کہے گا کہ "میرا رب اللہ! اور دین اسلام اور رسول محمد (ﷺ) ہیں اور وہ خاتم النبین ہیں۔" وہ دونوں کہیں گے کہ تو نے سچ کہا۔ پھر اس کو قبر میں رکھ کر قبر کو ہر جانب سے فراخ کر دیا جائے گا پھر اس سے کہیں گے کہ ذرا اوپر دیکھ۔ اب جو دیکھے گا تو دروازہ جنت کی طرف کھلا ہو گا پھر وہ کہیں گے کہ اے اللہ کے ولی جنت میں تیرا یہ مقام ہے کیونکہ تو فرمانِ خداوندی بجالایا۔

رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ بخدا اس وقت اس کی ایسی فرحت ہو گی کہ اسے کبھی نہ بھولے گا۔ اب اس سے کہا جائیگا کہ ذرا نیچے دیکھو تو جہنم کی طرف دروازہ کھلے گا وہ دونوں فرشتے کہیں گے کہ اے ولی اللہ! تو نے اس سے نجات پالی۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ بخدا اس وقت اس کو ایسی خوشی ہو گی جو کبھی ختم نہ ہو گی، اس کے لیے ستتر (۷۷) دروازے جنت کے کھولے جائیں گے جن سے جنت کی ٹھنڈکیں اور خوشبوئیں آئیں گی یہاں تک کہ اُسے حشر کے دن قبر سے اٹھایا جائے گا۔

کافر کو سرزنش:......

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ملک الموت! اب تم میرے دشمن کے پاس جاؤ اور اسے لے کر آؤ۔ میں نے اس کے رزق میں کشادگی اور نعمتوں سے سرفراز کیا لیکن وہ میرے شکر سے ہمیشہ انکار کرتا رہا ہے پس آج اسے لاؤ تا کہ میں اس سے انتقام لوں۔ پس ملک الموت اس کے پاس بدترین شکل میں پہنچتے ہیں، ان کی بارہ آنکھیں ہوتی ہیں، ہر ایک کے پاس جہنمی چنگاریاں اور بھڑکتے ہوئے کوڑے ہوتے ہیں۔ تو ملک الموت یہ خاردار سلاخیں اس طرح مارتے ہیں کہ ہر کانٹا جڑ تک اُس شخص کے رگ و پے میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر ان

Marfat.com

سلاخوں کو سختی سے موڑتے ہیں تو اس کی رُوح اس کے قدموں ناخنوں سے نکلتی ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ کے دشمن پر بے ہوشی کا عالم طاری ہوتا ہے اور اس کے فرشتے اس کی پیٹھ اور چہرے پر کوڑے مارتے ہیں اور مارتے مارتے اس کے حلق تک آتے ہیں۔ پھر وہ تانبا اور چنگاریاں اس کی ٹھوڑی کے نیچے بچھادی جاتی ہیں۔ پھر ملک الموت فرماتے ہیں کہ اے ملعون جان! بادِ سموم گرم پانی اور گرم سائے کی طرف آ۔ جب ملک الموت رُوح نکالتے ہیں تو رُوح جسم سے کہتی ہے اے جسم! اللہ تجھ کو میری جانب سے بدترین سزا دے کیونکہ تجھے معصیت کی طرف تیزی سے لے جاتا تھا اور نیکی سے پیچھے رکھتا تھا تو خود بھی ہلاک ہوا اور مجھے بھی ہلاکت میں ڈالا۔ جسم بھی روح سے یہی کہتا ہے۔ زمین کے وہ حصے جن پر وہ نگاہ کرتا تھا، اس کو لعنت کرتے ہیں۔ اور ابلیس کے لشکر ابلیس کے پاس جا کر اسے خوشخبری دیتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدم زاد کو جہنم رسید کرا دیا۔ جب اسے قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کی قبر کو تنگ کیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف نکل جاتی ہیں اللہ تعالیٰ اسکے پاس سیاہ سانپ بھیجتا ہے جو اُسے ڈسنا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر خدا کی طرف سے دو فرشتے آ کر اس سے دریافت کرتے ہیں، تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ تو نے جاننا چاہا ہی کب تھا؟ پھر وہ اس کو ایسے گرز مارتے ہیں کہ قبر میں چنگاریاں اُڑتی ہیں، پھر کہتے ہیں کہ ذرا اوپر کو دیکھو! جب وہ اوپر دیکھتا ہے تو جنت کا دروازہ نظر آتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا تو تیرا مقام یہاں ہوتا حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بخدا اس وقت اس کے دل میں ایسی حسرت پیدا ہوتی ہے جو کبھی ختم نہ ہو گی۔ پھر اس کو جہنم کا دروازہ کھول کر دکھایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اے اللہ کے دشمن نافرمانیوں کی وجہ سے اب تیرا مقام یہ ہے اور ستتر (۷۷) دروازے جہنم کے کھول دیئے جاتے ہیں جن میں سے گرمی

Marfat.com

اور بادِ سموم آتی ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔
(احمد، ابوداؤد، حاکم جریر وغیرہ)

جیسی کرنی ویسی بھرنی:.......

۱)......حضرت مجاہد سے مروی ہے، فرمایا جب کوئی مرتا ہے تو اگر اہلِ ذکر ہے تو اسے ذکر والے پیش کئے جاتے ہیں اور اگر کھیل کود والا ہے تو اسے کھیل کود والے پیش کئے جاتے ہیں۔

۲)......جب کوئی مرتا ہے تو اس کے اعمال صورۃِ امثالیہ میں پیش کئے جاتے ہیں، نیک اعمال اچھی شکلوں میں برے اعمال بری شکلوں میں۔

۳)......حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ینبّوا لانسان کی تفسیر میں فرمایا کہ موت کے وقت فرشتے اترتے ہیں جو مردے کو اچھائی و برائی پیش کرتے ہیں جب مردہ اچھائی دیکھتا ہے تو اس کا چہرہ کھل جاتا ہے جب برائی دیکھتا ہے تو اس کا چہرہ ماند پڑ جاتا ہے۔

رفاقتِ مقربین:.......

ضحاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا جب مومن انسان مرتا ہے تو اس کی رُوح مقربین کے ساتھ آسمان پر لے جائی جاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ مقربون کون ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ جن کا مرتبہ دوسرے آسمان سے قریب ہے پھر یکے بعد دیگرے تمام آسمانوں پر سے گزرتے ہوئے سدرۃ المنتہٰی تک پہنچتے ہیں اور یہیں امرِ الٰہی کی ہر چیز پہنچ کر رک جاتی ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ تیرا فلاں بندہ ہے حالانکہ اللہ کو معلوم ہے پھر اسے عذاب سے رستگاری کی مہر لگا ہوا پروانہ دیا جاتا ہے، یہی مقصد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کہ کلاان کتاب الابرار لفی علیین وما ادراک ماعلییون کتاب مرقوم یشھدہ المقربون ٥ یعنی ہرگز نہیں! بے شک نیکوں کی کتاب علّیون میں ہے اور تم کیا جانو کہ علّیون کیا ہے یہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے جس پر مقربون گواہ ہیں۔
(ابن ابی الدنیا)

Marfat.com

ارواح کی رہائش:......

۱)......حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ شب معراج میں رسول اللہ (ﷺ) جب سدرۃ المنتہٰی پر پہنچے جہاں رُوحیں پہنچتی ہیں تو آپ سے کہا گیا کہ یہ ”سدرہ“ ہے۔ یہاں آپ (ﷺ) کے ہر امتی کی رُوح پہنچتی ہیں۔ ابن ابی حاتم اور جریر وغیرہما نے بھی اسے روایت کیا۔ (مسلم)

۲)......حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ جب مومن دنیا سے رخصت ہونے لگتا ہے تو خدا کے فرشتے جن کے چہرے سورج کی مانند چمکتے ہیں نازل ہوتے ہیں ان کے ہمراہ جنتی خوشبوئیں اور کفن ہوتے ہیں وہ ایسی جگہ بیٹھتے ہیں جہاں سے مردہ اُن کو دیکھتا ہے۔ جب اس کی روح پرواز کرتی ہے تو ہر فرشتہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ (کتاب الاحوال والایمان)

۳)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مومن کی روح پرواز کرتی ہے تو دو فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں اور اسے آسمان کی جانب لے جاتے ہیں۔ اہل آسمان کہتے ہیں کہ پاک روح جو زمین کی طرف سے آتی ہے۔ پھر وہ اس کے لئے دعاءِ مغفرت کرتے ہیں۔ پھر اسے بارگاہ ایزدی میں پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جاؤ اسے قیامت تک واپس لے جاؤ۔ اور جب کوئی کافر مرتا ہے تو اس میں سے بدبو نکلتی ہے اور ملائک اس پر لعنت کرتے ہیں اور اہل آسمان کہتے ہیں کہ خبیث روح اہل زمین کی طرف سے آتی ہے پھر اس کو بھی قیامت تک کے لیئے واپس کر دیا جاتا ہے۔ (بیہقی، مسلم)

۴)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم لے کر آتے ہیں اور روح سے کہتے ہیں ”اے روح! اللہ تعالیٰ کی رحمت و مہربانی کی جانب اور رضاءِ رب کی طرف

Marfat.com

آ۔"تو وہ ایسے نکلتی ہے جیسے کہ بہترین خوشبو مہکتی ہو،جس آسمان پر پہنچتی ہے اس آسمان والے کہتے ہیں کہ کیا ہی پاک روح اہل زمین کی طرف سے آتی ہے۔ پھر اس کو دوسری ارواحِ مومنین کی طرف لے جاتے ہیں تو ان کو اس سے زائد خوشی ہوتی ہے جیسے کسی کا کوئی غائب شدہ رشتہ دار واپس آجائے۔جب اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں ابن فلاں کا کیا حال ہے؟ تو وہ روح کہتی ہے،اسے چھوڑو،وہ دنیا کے غم میں عنقریب ہی راحت حاصل کرلے گا اور بعض کے بارے میں وہ روح کہتی ہے کہ فلاں ابن فلاں کیا ابھی تمہارے پاس نہ پہنچا؟ وہ روحیں جواب دیتی ہیں کہ اسکا ذکر چھوڑو وہ تو جہنم کو سدھارا۔اور جب کافر کی روح نکلتی ہے تو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے روح! اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرف نکل۔تو خدا سے ناراض اور خدا تجھ سے ناراض،تو یہ بدبودار مردے کی طرح نکلتی ہے فرشتے اسے زمین کے دروازے پر لے جاتے ہیں تو جس دروازے پر پہنچتے ہیں یہی ندا آتی ہے کہ کتنی بدبودار ہے یہ روح! حتی کہ اسے کفار کی روحوں میں لاکر ملادیتے ہیں۔

(احمد،نسائی،ابن حبان،حاکم،بیہقی)

۵)......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ آدمی نیک ہوتا ہے تو فرشتے اس کے پاس آکر کہتے ہیں کہ اے پاک جسم میں رہنے والی پاک روح تو اپنے رب کی رحمت اور مہربانی کی طرف آ اور اس رب کی جانب آ جو تجھ سے راضی ہے۔جب وہ نکلتی ہے تو آسمان کی جانب لے جاتے ہیں جب دروازہ کھولتے ہیں تو پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہے؟ تو کہتے ہیں کہ فلاں ابن فلاں۔اندر سے خوش آمدید کہا جاتا ہے اور اندر آنے کی گزارش کی جاتی ہے اسی طرح وہ ساتویں آسمان پر پہنچتی ہے اور جب آدمی بدکار ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اے خبیث جسم میں رہنے والی خبیث روح نکل! اور حمیم وغساق کی بشارت میں اُس رب کی طرف آ،جو ناراض ہے۔جب وہ نکل آتی

Marfat.com

ہے تو اسے آسمان پر لے جایا جاتا ہے۔ جب دروازہ کھلوایا جاتا ہے تو پوچھا جاتا ہے کہ کون ہے؟ ادھر سے جواب دیا جاتا ہے کہ فلاں ابن فلاں۔ تو اندر سے جواب آتا ہے کہ خوش آمدید نہ ہو، اے خبیث روح! تیرے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے پھر اس کو وہاں سے واپس کیا جاتا ہے اور وہ قبر ہی کی طرف لوٹ آتی ہے۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

۶)...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ جب مومن کی وفات کا وقت قریب آتا ہے تو فرشتے ریشم اور خوشبودار ٹہنیاں لے کر آتے ہیں اور اس کی روح کو اس طرح نکالتے ہیں جیسے آٹے سے بال اور اس سے کہتے ہیں کہ ''اے مطمئن نفس! اللہ کی رحمت اور کرامت کی طرف نکل کر آ۔'' جب اس کی روح نکلتی ہے تو اسے مشک اور خوشبو پر رکھا جاتا ہے اور ریشم میں لپیٹ کر علیین میں لے جاتے ہیں اور جب کافر کی روح نکلنے کو ہوتی ہے تو فرشتے کمبل میں چنگاریاں رکھ کر لاتے ہیں اور سختی سے اس روح کو نکالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ''اے خبیث نفس! تو خدا سے ناخوش اور خدا تجھ سے ناخوش ہے تو ذلت اور عذابِ الٰہی کی طرف چل! جب اس کی روح نکلتی ہے تو اس کو چنگاریوں پر رکھ کر بھونا جاتا ہے اور پھر اسے سجین میں لے جاتے ہیں۔ (بزار)

۷)...... ہناد اور ابن السدی نے کتاب الزہد میں اور عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں اور طبرانی نے کبیر میں ایسی سند سے ذکر کیا جس کے راوی سب ثقہ ہیں۔ اور عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ جب انسان راہِ خدا میں شہید ہوتا ہے تو سب سے پہلا قطرہ جو زمین پر گرتا ہے اس کے سبب اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرماتا ہے۔ پھر آسمان سے ایک چادر آتی ہے جس میں اس نفس کو لیا جاتا ہے اور ایک جسم میں اس کی روح کو رکھا جاتا ہے پھر فرشتوں کی ہمراہی میں اسے جنت کی جانب لے جایا جاتا ہے گویا کہ ہمیشہ یہ ان ہی فرشتوں کے ہمراہ رہتا تھا۔ بارگاہ ایزدی میں حاضر کیا جاتا ہے تو یہ ملائک سے پہلے سجدہ ریز ہوتا ہے اور بعد میں فرشتے

Marfat.com

سجدہ کرتے ہیں پھر اس کی بخشش کر دی جاتی ہے اور اس کو پاک کر دیا جاتا ہے۔ پھر حکم ہوتا ہے کہ اسے شہداء کے پاس لے جاؤ، شہداء کو سبزہ زاروں اور ریشم کی قبوں میں پائیں گے۔ یہ بیل اور مچھلی کو کھائیں گے لیکن خاص انداز سے کہ مچھلی جنت کی نہروں میں پھر رہی ہوگی کہ شام کو بیل موقع پا کر اس کو ہلاک کر دے گا تو اہل جنت اس کے گوشت کھائیں گے اور اس میں جنت کی خوشبوئیں پائیں گے اور شام کے وقت بیل جنت کی چراگاہوں میں چر رہا ہوگا کہ مچھلی اس پر اپنی دُم مارے گی اور اسے ہلاک کر دے گی۔ اہلِ جنت اسے کھائیں گے تو جنت کے ہر میوے کی خوشبو اس میں پائیں گے اور وہ اپنے مقامات کا مشاہدہ کر کے قیامت کے جلدی قائم کئے جانے کی دُعا کریں گے۔ جب اللہ تعالیٰ مومن کو وفات دینے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی طرف دو فرشتے جنت کے کپڑے لئے آتے ہیں اور ان کے پاس جنت کے پھولوں میں سے پھول ہوتے ہیں۔ یہ فرشتے کہتے ہیں کہ ''اے پاک روح! رب کی رحمت اور مہربانی کی طرف آ اور اس رب کی طرف جو تجھ سے راضی اور خوش ہے تیرے کئے ہوئے اعمال اچھے ہیں۔'' تو وہ بہترین مہکتی ہوئی خوشبو کے مانند نکلتا ہے۔ ادھر آسمان کے کناروں پر فرشتے کہتے ہیں ''سبحان اللہ! آج زمین سے پاک روح آئی ہے۔'' وہ جس دروازے پر گزرتا ہے کھول دیا جاتا ہے۔ جس فرشتے کے پاس اس کا گزر ہوتا ہے وہ اس کے لئے دعائے مغفرت اور شفاعت کرتا ہے۔ اب بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہوتا ہے اور اس کے سجدہ ریز ہونے سے پہلے فرشتے سر بہ سجود ہو کر عرض کرتے ہیں کہ بارِ الٰہا یہ تیرا بندہ، ہم نے اس کو وفات دی اور تو ہم سے بہتر جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کو سجدہ کا حکم دو۔ پس وہ سجدہ ریز ہوتا ہے۔ پھر میکائیل علیہ السلام کو بلا کر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اس کی جان کو بھی مومنین کی جانوں کے ہمراہ شامل کر دو تا کہ اس کے بارے میں قیامت کے روز میں تم سے سوال کروں۔ پھر اس کی قبر میں وسعت کی جاتی ہے، ستر لمبائی اور ستر

Marfat.com

چوڑائی۔اس میں پھول بکھیر دیئے جاتے ہیں اور ریشم بچھا دیئے جاتے ہیں اور اگر اس نے کچھ قرآن پڑھا ہوتا ہے تو وہی اس کے لئے قبر میں نور بن جاتا ہے ورنہ اس کو سورج کی مانند ایک نور دیا جاتا ہے۔ پھر ایک دروازہ جنت کی طرف کھول دیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی جنت والی قیام گاہ صبح وشام دیکھتا رہے اور جب اللہ کسی کافر کو موت دینا چاہتا ہے تو اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور اسکی طرف ایک بدترین بدبودار چادر کا ٹکڑا بھیجا جاتا ہے جو بہت سخت کھردرا ہوتا ہے۔تو فرشتے کہتے ہیں کہ اے خبیث نفس! جہنم اور عذابِ الیم کی طرف آ، تو وہ نہایت ہی بدبودار مردے کی طرح نکلتی ہے۔ ہر آسمان کے کناروں پر فرشتے کہتے ہیں سبحان اللہ! کس قدر خبیث روح آسمانوں کی طرف زمین سے آرہی ہے تو اس کے لیے آسمانوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ پھر اس کے جسم کو قبر میں ڈال کر قبر کو تنگ کردیا جاتا ہے اور بختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح سانپ قبر میں بھر دیئے جاتے ہیں جو اس کے گوشت کو ہڈیوں پر سے چھڑا کر کھاتے رہتے ہیں۔ پھر گرز اٹھائے ہوئے ایسے فرشتے آتے ہیں جو دیکھتے نہیں، کہ اس کی بدحالی کو دیکھ کر رحم کریں اور سنتے نہیں کہ اس کی دردناک آوازیں سُن کر رحم کھائیں۔اور وہ ان گرزوں سے اس کو مارتے ہیں۔ پھر جہنم کا ایک دروازہ قبر تک کھل جاتا ہے تاکہ وہ اپنے جہنم کے قیام کی جگہ کو صبح وشام دیکھ سکے۔جہنم کے عذاب کی سختی کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے وہ سوال کرے گا کہ مجھے اسی قبر کے عذاب میں رہنے دینا تاکہ عذابِ شدید کو میں نہ چکھوں۔

۸)......حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مومن کی جان جو مشک سے زائد معطر ہے جب نکلتی ہے تو وفات دینے والے فرشتے اُس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں، ابھی آسمان سے دوسرے فرشتوں کی ایک جماعت ملتی ہے اور دریافت کرتی ہے یہ کون ہے؟ تو فرشتے اس جان کی تعریف کرتے ہیں اور اس کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔ یہ فرشتے

Marfat.com

آداب بجالاتے ہیں اور آسمان کا دروازہ کھل جاتا ہے اور اُس شخص کا چہرہ چمک اٹھتا ہے۔ اب اس کو خدا کا دیدار ہوتا ہے۔ اور جب کافر کی روح نکلتی ہے تو اس میں بدترین مردے کی سی بدبو آتی ہے۔ اس کو وفات دینے والے فرشتے آسمان پر لے جاتے ہیں۔ راستے میں ملائک کی ایک جماعت سے ملاقات ہوتی ہے وہ دریافت کرتے ہیں یہ کون ہے؟ یہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں بدکار شخص ہے اور اس کی برائیاں بیان کرتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اسے واپس زمین پر ہی لے جاؤ اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ پھر ابو موسیٰ نے یہ آیت پڑھی: ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط (ابوداؤد طیالسی وابن ابی شیبہ وبیہقی)

۹)...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے پوچھا کہ ان الابرار لفی علیین کے معنی کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب مومن کی روح قبض ہوتی ہے تو فرشتے اس کو لے کر آسمان کی جانب جاتے ہیں اور دوسرے فرشتوں کی ٹولیاں آکر اس کو جنت کی بشارت سناتی ہیں حتیٰ کہ اس کو عرشِ الٰہی تک لے جاتے ہیں۔ پھر فرشتے عرش کے نیچے سے ایک کتاب لاتے ہیں اس پر کچھ لکھ کر اور مہر لگا کر وہیں رکھ دیا جاتا ہے تاکہ حساب کے دن اس کی نجات اس کتاب کے ذریعہ ہو۔ تو یہی کتاب جس کا ذکر مذکورہ آیت میں ہے اور کلا ان الکتاب الفجار لفی سجین ط کے معنی یہ ہیں کہ فاجروں کی روح کو آسمان کی طرف لے جایا جائے گا تو آسمان قبول کرنے سے انکار کردے گا تو زمین کی طرف اس کو پھینک دیا جائے گا تو زمین بھی قبول کرنے سے انکار کردے گی تو اس کو ساتوں زمینوں کے نیچے سجین میں لے جایا جائے گا اور یہ شیطان کا گڑھا ہے۔ اس میں سے ایک کتاب نکالی جائے گی اور اس پر کچھ لکھ کر اور مہر لگا کر اس کی ہلاکت کی دستاویز کو حساب کے دن کے لیے ابلیس کے گڑھے میں رکھ دیا جائے گا۔ (ابن مبارک)

Marfat.com

۱۰)...... حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ جب مومن کی روح کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ پاک ہے وہ خدا کہ جس نے اس بندے کو شیطان سے نجات دلائی۔ (زوائد الزہد)

۱۱)...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول وقیل من راق کی تفسیر یہ بتائی کہ یا تو رحمت کے فرشتے مردے کی روح کو لے کر چڑھتے ہیں یا عذاب کے فرشتے (ابن ابی الدنیا)

اولیاء سے معمولی نسبت کام آگئی

ایک شخص ننانوے قتلِ عمد کے جرائم کے علاوہ سر سے پاؤں تک گناہوں سے لت پت محبوبانِ خدا کی طرف حاضری کے قصد سے گیا تو راستہ میں موت آگئی۔ اللہ تعالیٰ نے بڑے اعزاز سے اسے نوازا۔ حدیث شریف میں ہے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) سے سنا کہ ایک شخص مسلسل گناہ کرتا تھا اس نے اٹھانوے آدمی قتل کر دیئے اور سب ناحق، تو وہ ایک گرجا میں پہنچا کہ آیا اس کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟ راہب نے جواب دیا نہیں۔ اس نے راہب کو بھی مار ڈالا۔ پھر دوسرے راہب کے پاس آیا، اس سے بھی یہی سوال کیا اور اُس نے بھی یہی جواب دیا، تو اس کو بھی قتل کر ڈالا۔ پھر ایک اور راہب کے پاس آیا اور اس سے بھی یہی سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ بہ خدا اگر میں یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کرتا تو میں جھوٹا بنوں گا۔ یہاں ایک عبادت گاہ جس میں خدا کے عبادت گزار بندے رہتے ہیں تو ان کے پاس چلا جا اور ان کے ساتھ رہ کر خدا کی عبادت کر۔ تو یہ شخص توبہ کر کے اس عبادت گاہ کو روانہ ہوا۔ ابھی راستہ ہی میں تھا کہ اس کو موت آگئی وہ مر گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے عذاب

Marfat.com

ورحمت کے فرشتوں کو بھیجا۔ یہ دونوں جماعتیں آپس میں اختلاف کرنے لگیں تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو منصف بنا کر بھیجا کہ "یہ دیکھو کہ اگر یہ گناہگاروں کی بستی کے قریب ہے تو گنہگاروں میں شامل کردو اور عذاب کے فرشتوں کے حوالے کردو۔ اور ایک نیک بندوں کی بستی کے قریب ہے تو ملائکہ رحمت کے حوالے کردو۔" اب جو ناپا تو نیکوں کی بستی کے قریب تھا اور صرف ایک پورے کی مقدار میں، تو اس کی مغفرت ہوگئی۔ اس حدیث کی اصل صحیحین میں ہے۔ ابو سعید خدری کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے برے لوگوں کی بستی کو حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور نیک لوگوں کی بستی کو حکم دیا کہ قریب ہو جا۔

(بخاری ومسلم وابونعیم وغیرہم مشکوۃ باب الاستغفار والتوبہ)

تبصرۂ اویسی غفرلہٗ:...... اس مجرم کے جرائم کی تو حد ہوگئی لیکن بخشش کی بھی حد ہوگئی کہ خود باری تعالیٰ نے اس کی مغفرت کے لئے کفیل بنا کر رحمت وعذاب کے فرشتے بھیج کر فوراً منصف فرشتہ بھیجا تاکہ بخشش کا موجب مخلوق کے لیے خوب نکھرے، ادھر زمین کو بڑھنے اور سکڑنے کا فرمادیا اور اُس زمین کو بڑھنے کا حکم فرمایا جو اولیاء کو قریب تھی اور اتنا بڑھی جتنا اس بندے نے آگے بڑھنے پر سعی کی تاکہ معلوم ہو کہ اولیاء کے ہاں سفر کر جانے میں اللہ تعالیٰ کتنا خوش ہوتا ہے۔ دیکھئے یہ بندہ تو ابھی آستان تک پہونچا بھی نہ تھا۔ الحمدللہ! ہم تو جی بھر کر حاضری دیتے ہیں۔

مسافرِ آخرت فرشتوں کے جھرمٹ میں

۱)...... حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب مومن کی وفات کا وقت قریب آتا ہے تو پانچ سو فرشتے آکر اس کی روح قبض کرتے ہیں اور اس کو آسمانِ دنیا کی طرف لے جاتے ہیں۔ راستہ میں گزرتے ہوئے مومنین کی روحوں سے ملاقات ہوتی ہے۔ روحیں فرشتوں سے

Marfat.com

دریافت کرتی ہیں، فرشتے کہتے ہیں کہ یہ بڑی بے چینی سے نجات پاکر آیا ہے۔ پھر وہ روحیں دوسری باتیں اس سے پوچھتی ہیں حتیٰ کہ بھائی اور دوستوں کے بارے میں پوچھتی ہیں وہ جواب دیتی ہیں کہ یہ لوگ اسی طرح ہیں جس طرح کہ تم نے دیکھا تھا (وغیرہ) یہاں تک کہ وہ ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرتی ہیں جو اس آنے والی روح سے پہلے مرچکا ہے۔ یہ روح کہتی میں کہ کیا وہ تمہارے پاس نہ پہنچا؟ وہ پوچھتی ہیں کیا واقعی وہ مرگیا؟ وہ جواب دیتی ہیں بخدا وہ مرگیا۔ تو وہ کہتی ہیں کہ ہمارا خیال ہے کہ وہ ہاویہ (جہنم کا نام) میں چلا گیا اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔ (ابن ابی الدنیا وغیرہ)

۲)...... حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث پہنچی کہ جب مومن کی روح پرواز کرنے والی ہوتی ہے تو اس کے پاس ریشم اور جنت کی خوشبوئیں لائی جاتی ہیں جب روح نکل آتی ہے تو اسے ریشم میں لپیٹا جاتا ہے اور اس پر وہ خوشبوئیں چھڑک دی جاتی ہیں پھر اس کو فرشتے علیّین میں لے جاتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

مسافرِ آخرت کو میٹھی نیند سلانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مومن کی روح قبض ہونے سے پہلے اسے بشارت سنادی جاتی ہے جب اس کی روح قبض ہوتی ہے تو وہ پکارتا ہے اور انسان و جن کے علاوہ اس کی آواز کو گھر میں رہنے والا ہر چھوٹا بڑا جانور سنتا ہے۔ آواز یہ ہوتی ہے کہ مجھے جلد ارحم الراحمین کی بارگاہ میں لے جاؤ۔ جب اسے اس کے تخت پر رکھا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ جانے میں دیر کیوں کرتے ہو؟ جب اُسے قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اسے بٹھایا جاتا ہے اور اسے جنت اور تمام وہ چیزیں جن کا اس سے وعدہ کیا گیا تھا دکھائی جاتی ہیں اور اس کی قبر پھولوں اور خوشبوؤں سے پُر کردی جاتی ہے۔ وہ خدا سے عرض کرتا ہے "اے خداوندا! مجھے

Marfat.com

جلد بھیج دے"۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابھی وقت نہیں ہوا تیرے بہت سے بھائی بہن ابھی تیرے پاس نہیں۔ ہاں تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی تو سو جا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بخدا دنیا میں کوئی شخص اتنی میٹھی نیند نہیں سویا ہوگا جتنا میٹھی نیند اسے میسر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن خوشخبری سننے سے بیدار ہوگا۔ (ابن ابی شیبہ)

مسافرِ آخرت کا استقبالِ شاہانہ

جب مسافرِ آخرت کی عالمِ بالا کی طرف روانگی کا پروگرام بنتا ہے تو اس کے لئے ایک شاہانہ استقبال ہوتا ہے۔

۱)......حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص جنت یا جہنم میں اپنا مقام دیکھے بغیر دنیا سے رخصت نہیں ہوتا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ، جب وہ مرنے کے قریب ہوتا ہے تو فرشتوں کی دو صفیں کھڑی ہو جاتی ہیں ان کے چہرے آفتاب کی طرح چمکتے ہیں تو مردہ ان کو دیکھتا ہے اور کوئی نہیں۔ اگر چہ تم یہی سمجھتے ہو کہ مردہ تمہاری طرف دیکھ رہا ہے۔ ہر فرشتے اس کو جنت کی بشارت دے کر کہتے ہیں کہ اے مطمئن نفس! اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی جنت کی طرف نکل کر آ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے وہ انعامات رکھے ہیں جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ فرشتے نہایت ہی نرمی اور مہربانی سے اس کو یہ خوشخبریاں سناتے ہیں اور پھر یکے بعد دیگرے ہر ناخن اور ہر جوڑ سے اس کی روح نکالتے ہیں اور یہ اس پر آسان ہوتا ہے اگر چہ تم اس کو سخت سمجھتے ہو، یہاں تک کہ روح ٹھوڑی تک پہنچ جاتی ہے اب وہ جسم سے نکلنے کو اس سے زائد برا جانتی ہے جتنا کہ بچہ رحمِ مادر سے نکلنے کو۔ تو فرشتے آپس میں جھگڑتے ہیں کہ کون اس کی روح کو اٹھانے کا شرف حاصل کرے، بالآخر ملک الموت اس کو لے لیتے ہیں۔ پھر رسول اللہ (ﷺ) نے یہ آیت پڑھی: قل

Marfat.com

یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم یعنی آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ تم کو وہ ملک الموت وفات دیتے ہیں جن کو تم پر مقرر کیا گیا ہے۔ ملک الموت اس کو سفید کپڑوں میں لے کر اپنی گود میں ایسا دباتے ہیں کہ ماں بھی اپنے بچہ کو اتنی محبت سے نہیں دباتی۔ پھر اس سے مشک سے بہتر خوشبو نکلتی ہے جسے فرشتے سونگھتے ہیں اور کہتے ہیں ''اے پاک روح! اے پاک خوشبو! خوش آمدید''۔ اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو بشارت دیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں جس دروازہ پر پہنچتا ہے اس کے فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں حتیٰ کہ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوتا ہے تو وہ ارشاد فرماتا ہے اے پاک نفس اور اے پاک جسم! جس سے تو نکل آئی ہے، خوش آمدید اور جب خدا تعالیٰ کسی کو مرحبا کہتا ہے تو کائنات کی ہر چیز اسے مرحبا کہتی ہے اور اس کی تمام تنگی دور ہوتی ہے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اس نفس کو جنت میں لے جا کر اس کی قیام گاہ دکھاؤ اور اس کی تمام وہ نعمتیں دکھاؤ جو میں نے اس کے لیے تیار کی ہیں اور پھر اسے زمین کی طرف لے جاؤ کیوں کہ میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ میں ان کو زمین سے پیدا کروں گا، زمیں میں داخل کروں گا اور پھر زمین ہی میں لوٹاؤں گا۔ پس اب زمین کی طرف جانے کو جسم سے نکلنے سے بھی زائد برا سمجھے گی اور پوچھے گی کہ کیا اب تم مجھ کو پھر اسی جسم کی طرف لے چلے ہو جس سے رستگاری حاصل کر کے میں آئی تھی؟ فرشتے کہیں گے کہ ہم کو اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ فرشتے اس روح کو اتنی دیر میں واپس لے آئیں گے جتنی دیر میں لوگ جسم کے غسل وکفن سے فارغ ہوں گے پھر اس روح کو اس کے جسم اور کفن میں داخل کر دیں گے۔ (ابن مردویہ، ابن مندہ)

وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ:......

کافر کی روح جب نکلتی ہے تو فرشتے اسے لے کر زمین سے پٹک دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ

Marfat.com

آسمان کی طرف اٹھتی ہے جب وہ آسمان کی طرف اٹھتی ہے تو آسمان کے فرشتے اسے مارتے ہیں تو وہ زمین کے سب سے نچلے طبقے میں پہنچ جاتی ہے۔ (ابن ابی حاتم)

ایک ولی اللہ کی موت:.......

حضرت ربعی بن حراش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ جب میں گھر میں پہنچا تو مجھے اطلاع ملی کہ میرا بھائی مر گیا۔ میں دوڑ کر آیا تو دیکھا کہ اسے کپڑوں میں لپیٹ دیا گیا ہے۔ تو میں اس کے سرہانے کھڑا ہو کر استغفار اور استرجاع میں مصروف تھا کہ اس نے اچانک کپڑا اٹھا کر کہا السلام علیکم تو ہم نے کہا و علیکم السلام. سبحان اللہ تو اس نے بھی کہا سبحان اللہ میں تم سے جدا ہو کر خدا کی بارگاہ میں پہنچا۔ یہاں میں نے اپنے رب سے ملاقات کی جو مجھ سے راضی تھا۔ اس نے مجھ کو حریر، سندس اور استبرق کے لباس پہنائے اور میں نے معاملہ اس سے آسان پایا جتنا کہ تم سمجھتے تھے۔ اب دیر نہ کرو کہ میں نے خدا تعالیٰ سے اجازت چاہی تھی کہ تم کو بشارت دینے آؤں۔

حکایت:.......

حنظلہ بن اسود سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میرے غلام کے مرنے کا وقت آیا تو کبھی وہ اپنا سر ڈھکتا تھا اور کبھی کھولتا تھا تو میں نے مجاہد سے یہ بات بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب مومن کی جان نکلتی ہے تو اس کے اچھے اور برے اعمال اس پر پیش کئے جاتے ہیں۔

حکایت:.......

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک قریب المرگ انصاری کی عیادت کو تشریف لائے۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا محسوس کرتے

Marfat.com

ہو؟اس نے کہا کہ اچھائی ۔اوراس نے کہا کہ میرے پاس دوفرشتے آئے ہیں ایک سیاہ اوردوسرا اسفید۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم سے کون قریب ہے؟ کہا کہ سیاہ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خیر کم اور شر زائد ہے۔انہوں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) مجھے اپنی دعا سے سرفراز فرمایئے۔آپ نے دعا مانگی کہ ''اے اللہ !ان کے کثیر گناہوں کومعاف فرمادے اورکم نیکی کومکمل فرمادے۔'' پھرفرمایا اب کیادیکھتے ہو؟عرض یارسول اللہ (ﷺ)!اب تو بھلائی کو بڑھتے ہوئے دیکھ رہاہوں ،میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یارسول اللہ (ﷺ)اور برائی کوختم ہوتے دیکھ رہاہوں۔اب سیاہ فرشتہ دورہوچکا ہے۔آپ نے ارشادفرمایا کہ تمہاراکون ساعمل امیدافزا ہے۔عرض کی کہ میں پانی پلاتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کو جوتکلیف ہورہی ہے میں اسے جانتا ہوں۔اس کی کوئی رگ ایسی نہیں جوموت کادرد محسوس نہ کرتی ہو۔(طبرانی)

مسافرِ آخرت اللہ تعالیٰ کے حضور میں

۱)......حضرت وہب بن دراء سے روایت ہے کہ تم کو ہدایت پہنچی کہ جب بھی کوئی شخص مرنے لگتا ہے تواس کی حفاظت کرنے والے دوفرشتے اس کے سامنے ہوجاتے ہیں۔اگر اس نے ان کے ساتھ رہ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے بہتر ساتھی !اللہ تجھے جزائے خیر دے ،کیونکہ بہت سی سچائی کی محفلوں میں تو ہمارے ساتھ شرکت کرتا رہا۔اور بہت سے نیک کاموں کے وقت تونے ہم کوبلایا اور بہت سی اچھی باتیں سنائیں اوراگر مرنے والے نے ان دونوں فرشتوں کے ساتھ اچھاسلوک نہیں کیا تو یہ تعریفی کلمات ہی پلٹ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تجھے خدا جزائے خیر نہ دے کیونکہ تو نے ہمارے ساتھ بہت سی بری مجلسوں میں شرکت کی اور بہت سے برے کام کئے اور بہت سی بری باتیں

Marfat.com

سنائیں۔ آپ نے فرمایا کہ مردہ انہیں دو فرشتوں کو دیکھ کر اپنی آنکھیں پھاڑتا ہے اور یہ دنیا کی طرف پھر کبھی نہ لوٹے گا۔ (ابن ابی الدنیا)

۲)...... حضرت سفیان سے روایت کی ہے جب مومن کی روح قبض کرنے کا وقت آتا ہے تو اس کے ساتھ رہنے والے دو فرشتے کہتے ہیں کہ اے گھر والو روؤ ہم کو اپنی معلومات کے مطابق اس شخص کی تعریف کرنے دو، تو وہ کہتے ہیں کہ، اے مردے اللہ تجھ پر رحم کرے اور جزائے خیر دے کیونکہ تو اللہ کی اطاعت میں جلدی کرنے والا تھا اور اس کی معصیت سے پیچھے ہٹنے والا تھا اور تو ان لوگوں میں تھا کہ ہم تیری پوشیدہ چیزوں کی حفاظت کرتے تھے تو اب تم ہم کو ملائک کے ہمراہ ذکر کرنے سے نہ روکو، اور جب بدکار بندے کی موت کا وقت قریب آتا ہے اور گھر والے چیختے چلاّتے ہیں تو دونوں فرشتے یہ کہہ کھڑے ہوتے ہیں کہ چھوڑ دو ہم اپنی معلومات کے مطابق اس کی صفات بیان کرتے ہیں۔ اے برے آدمی! اللہ تعالیٰ تجھے بدلہ دے تو برا آدمی تھا، اللہ کی اطاعت میں دیر کرنے والا اور اس کی معصیت میں جلدی کرنے والا اور ہم تیری پسِ پشت حفاظت نہ کرتے تھے۔ پھر وہ دونوں اس روح کو لے کر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

۳)...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند فرماتا ہے، اللہ اس کی ملاقات پسند فرماتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو برا جانتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو برا جانتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ ہم موت کو برا سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ مطلب نہیں، جب مومن مرنے لگتا ہے تو اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی کی بشارت اس کو دی جاتی ہے تو اب کوئی چیز اس کے لئے اس کے مستقبل میں اس سے بہتر نہیں جو اس کے سامنے ہے اور یہ اللہ سے محبت کرتا ہے اور کافر جب مرنے لگتا ہے تو عذاب کی اور سزا کی خوشخبری اُسے دی جاتی ہے تو

Marfat.com

اس کی نزدیک والی چیزیں سب سے بری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے اس لئے وہ ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ بھی اُس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔

۴)...... حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم (ﷺ) نے یہ آیات تلاوت کیں فلولا اذا بلغت الحلقوم فروح وريحان وجنة نعيم سے لے کر فنزل من حميم وتصلية جحيم پھر فرمایا۔ جب آدمی موت کے قریب ہوتا ہے تو اس سے یہی کہا جاتا ہے۔ اگر دائیں بازو والوں میں سے ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند کرے گا۔ اور اگر بائیں بازو والوں سے ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو۔

۵)...... حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک جنازہ کے ساتھ چل رہے تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے حدیث پہنچی کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ ''جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند کرے گا اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسند کرے گا۔'' تو لوگ رونے لگے آپ نے فرمایا کیوں روتے ہو؟ عرض کی کہ ہم موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا:۔ یہ مطلب نہیں بلکہ موت کا وقت ہوتا ہے تو اگر مقربین سے ہے تو رحمت اور خوشبوئیں ہیں اور نعمت والی جنتیں۔ پس مرنے والے کو ان چیزوں کی بشارت سنائی جاتی ہے تو وہ موت کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اچھا جانتا ہے اور اگر جھٹلانے والوں اور گمراہوں میں سے ہے تو کھولتا ہوا پانی اور جہنم میں پہنچتا ہے۔ پس جب یہ خبر اس کو ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو برا جانتا ہے اور خدا اس سے بھی زائد اس کی ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔ (احمد)

۶)...... حضرت ابن جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے حضرت عائشہ رضی اللہ

Marfat.com

عنہا سے فرمایا کہ، جب مومن فرشتوں کو دیکھتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم تم کو دنیا میں لوٹا دیں گے تو وہ کہتا ہے کیا غموں اور مصیبتوں کے گھر کی طرف لوٹاؤ گے، نہیں نہیں میں تو ہمیشہ خدا کی بارگاہ میں رہوں گا۔ جب کافر سے کہتے ہیں کہ ہم تم کو دنیا کی طرف لوٹا دیں گے۔ تو وہ کہتا ہے کہ مجھ کو لوٹا دو تا کہ میں وہ اچھے کام کروں جو نہیں کئے تھے۔ (ابن جریر، ابن منذر)

۷)...... حضرت حسن سے روایت ہے کہ مومن کی جان ایک پھول میں نکلتی ہے پھر یہ آیت پڑھی فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنة نعیم. (مروزی)

۸)...... حضرت بکر بن عبداللہ ﷺ سے روایت ہے کہ جب ملک الموت کو مومن کی روح قبض کرنے کا حکم دیا جاتا ہے تو اسے جنت کے پھول دے کر کہا جاتا ہے کہ اس کی روح ان پھولوں میں رکھ لاؤ۔ اور جب کافر کی روح قبض کئے جانے کا حکم ہوتا ہے تو ایک چادر آگ کی دی جاتی ہے کہ اس کی روح اس میں لاؤ۔ (ابن ابی الدنیا)

۹)...... حضرت ابوعمران سے روایت ہے کہ ہمیں معلوم ہوا کہ مومن کی روح جب قبض کی جاتی ہے تو جنتی پھولوں کی ٹہنیاں لائی جاتی ہیں وہ سونگھتا ہے اور اس کی جان پرواز کر جاتی ہے۔ (ابن جریر، ابن ابی حاتم)

۱۰)...... حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے کہ فاما ان کان من المقربین فروح وریحان یہ مرتے وقت کے لیے ہے اور آخرت میں اس کے لئے جنت ہے واما ان کان من المکذبین الضالین فنزل من حمیم وتصلیة الجحیم یہ موت کے وقت ہے اور آخرت میں جہنم ہے۔ (زہد)

۱۱)...... حضرت عدی بن حاتم طائی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان ﷺ کی شہادت کے دن ایک آواز سنی "اے ابن عفان! رحمت اور پھولوں کی بشارت قبول کرو، راضی رب کی بشارت قبول ہو، رضوان ومغفرت کی بشارت قبول ہو۔" جب

Marfat.com

میں آواز کی طرف متوجہ ہوا تو کسی کو نہ پایا۔ (دلائل النبوۃ)

۱۲)...... حضرت سلمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا۔ سب سے پہلی خوشخبری موت کے وقت روح ریحان کی ہوتی ہے اور نعمتوں والی جنت کی۔ اور سب سے پہلی خوشخبری مومن کو قبر میں یہ ہے کہ اللہ کی رضا مندی سے خوش ہو جاؤ اور جنت میں یہ ہے کہ خوب آئے۔ اور جو تم کو قبر تک پہنچانے آئے خدا نے ان کو بھی بخشا، اور جس نے تمہارے لئے گواہی دی اس نے سچی بات کہی اور جس نے تمہاری مغفرت چاہی اس کی دعا قبول ہوئی۔

۱۳)...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے قول فنزل من حمیم کے معنی بتائے کہ کافر دنیا سے نکلنے سے پہلے گرم جہنمی پانی کا پیالہ ضرور پئے گا۔

۱۴)...... حضرت ضحاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ جو شرابی مرتا ہے اس کے چہرے پر جہنم کا گرم پانی ڈالا جاتا ہے۔

۱۵)...... حضرت ابوعمران جونی سے روایت ہے کی کہ کافر و فاجر دنیا سے پیاسے نکلیں گے اور قبروں میں پیاسے داخل ہوں گے اور قیامت کے دن پیاسے حاضر ہوں گے اور جہنم میں پیاسے ڈالے جائیں گے۔ (زہد)

۱۶)...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ملک الموت روح قبض کرنے کو جب آتے ہیں تو مومن کو خدا تعالیٰ کا سلام کہتا ہے۔ (مروزی، ابن ابی الدنیا)

۱۷)...... حضرت براء بن عازب سے روایت ہے (بیہقی نے اسے صحیح کہا) تحیتھم یوم یلقونہ سلام یعنی جس دن ملک الموت سے وہ ملاقات کریں گے تو ہر وہ مومن جس کی روح قبض کی جائے گی وہ فرشتے کو سلام کرے گا۔ (حاکم، ابن ابی الدنیا)

۱۸)...... حضرت محمد بن کعب قرظی سے روایت کی کہ جب مومن کی روح مائلِ پرواز ہوتی ہے

Marfat.com

تو ملک الموت آکر کہتے ہیں السلام علیک یاولی اللہ۔آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے پھر اس آیات سے استدلال کیا کہ **الذین تتوفاھم الملئکۃ طیبین یقولون سلام علیکم۔** (وبیہقی، کتاب العظمۃ، کتاب الاحوال)

۱۹)......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ جب ملک الموت ولی اللہ کے پاس آتا ہے تو اسے سلام کرتا ہے اور کہتا ہے السلام علیک یا ولی اللہ۔ اٹھ اس گھر سے جس کو تو نے ویران کیا، اُس گھر کی طرف چل جسے تو نے آباد کیا۔اور جب مرنے والا ولی اللہ نہیں ہوتا تو فرشتہ کہتا ہے کہ اٹھ اپنے اس جہان سے جسے تو نے آباد کر رکھا ہے اس جہان کی طرف جس کو تو نے ویران کر رکھا تھا۔ (فوائد وغیرہ)

۲۰)......حضرت مجاہد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ مومن کو اس کے بچے کے نیک ہونے کی اطلاع دی جاتی ہے تا کہ اسے خوشی ہو۔آیت ذیل میں یہی مراد ہے چنانچہ حضرت ضحاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کی کہ **لھم البشری فی الحیوۃ الدنیاو فی الاخرۃ** ۔(ابن ابی الدنیا، ابن جریر) یعنی انہیں دنیا وآخرت میں مژدۂ بہار ہے۔

۲۱)......حضرت عیسیٰ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ دنیا سے کسی کا بھی جانبر نکلنا حرام ہے جب تک وہ یہ نہ جان لے کہ اس کا ٹھکانہ کہاں ہے۔(ابن ابی الدنیا)

۲۲)......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے رسول اللہ (ﷺ) سے دریافت کیا کہ **لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ** ؕ کے معنی کیا ہیں؟ تو رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ **فی الحیوۃ الدنیا** کے معنی ہیں وہ اچھے خواب جو مسلمان دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور **فی الاخرۃ** سے مراد وہ بشارت ہے جو موت کے وقت انسان کو دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا اور اس کو بھی جو تجھ کو اٹھا کر تیری قبر تک لایا۔(ابن ابی الدنیا)

Marfat.com

۲۳)......حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقامو ا کی تفسیر بتائی، یہ موت کے وقت ہوگا۔سفیان سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔(بیہقی)

۲۴)......حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ لاتخافوا (نہ ڈرو) اُس چیز سے جو آرہی ہے یعنی موت اور معاملۂ آخرت و لاتحزنوا (غم نہ کرو) اس پر جو تم چھوڑ آئے یعنی اولاد اور قرض، کیونکہ اللہ ﷻ اس پر خلیفہ بنادے گا۔(ابن ابی الدنیا)

۲۵)......حضرت زید بن اسلم سے اسی آیت کے بارے میں روایت ہے کہ اس آیت سے مرتے وقت قبر میں اور قبر سے اٹھتے وقت مومن صالح کو بشارت دی جائے گی اور وہ جنت میں اس بشارت کی لذت محسوس کرے گا۔(ابن ابی حاتم)

۲۶)......حضرت کثیر بن ابی کثیر خادم ابن عباس سے روایت کی، اہل جنت میں سے ہر ایک فرشتہ موکل ہے جنت کی جب اسکو خوشخبری دی جاتی ہے تو فرشتہ اپنا ہاتھ اس کے دل پر رکھتا ہے کہ خوشی کی زیادتی کے باعث اس کا دل نہ نکل جائے۔(ابن مندہ)

۲۷)......حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی کہ یاایھا النفس المطمئنۃ الخ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ تو اچھی بات ہے۔حضور اکرم (ﷺ) نے فرمایا کہ فرشتہ موت کے وقت یہ کہے گا۔

(ابن ابی حاتم)

۲۸)......حضرت حسن سے اس آیت کے بارے میں روایت ہے کہ آپ سے جب اس آیت کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ جب اپنے مومن بندے کی روح قبض کرنا چاہتا ہے تو نفس اللہ تعالیٰ کی طرف سے مطمئن ہوتا ہے اور اللہ بندے کی طرف سے۔اور حافظ سلفی نے مشیخہ بغدادیہ میں کہا ابوسعید الحسن بن علی الواعظ کو میں نے کہتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ میرے والد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ملک الموت کے ہاتھ پر

Marfat.com

یہ الفاظ ظاہر فرمائے گا۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم یہ نورانی خط سے لکھے ہوئے ہوں گے پھر اس سے کہا جائے گا کہ جب عارف باللہ کی وفات کا وقت قریب آئے تو یہ اپنا ہاتھ پھیلا دے اور یہ لکھا ہوا اسے دکھا دے۔ جب عارف کی روح اسے دیکھے گی بے ساختہ اڑ کر اس کی طرف آئے گی پلک جھپکنے سے بھی پہلے۔ فردوس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب گنہگارانِ امت کی ارواح قبض کرنے کا حکم دیتا ہے تو فرماتا ہے کہ ان کو جنت کی بشارت دو لیکن بتا دینا کہ گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد، اور جہنم کا مزہ چکھنے کے بعد۔

فائدہ:...... یہی اہلسنّت کا مذہب ہے کہ انسان اگر نیک ہے تو نیکیوں کے صلہ میں قبر میں جاتے ہی اس کے لئے جنت کے دریچے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ تا قیامت امن وچین میں ہوتا ہے، ورنہ قبر دوزخ کا گڑھا ہے کہ اپنی برائیوں کی سزا میں عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔ ہاں وہ کریم اپنے کرم سے سزا نہ دے یا اس کے لئے کوئی بخشش کی دعا مانگے یا زندہ لوگوں کی جانب سے اسے صدقات وخیرات اور قرآن خوانی وغیرہ کا ثواب پہنچے۔ اسی لئے اہلسنّت کے مذہب میں ہے کہ مردہ کے لئے زیادہ سے زیادہ ایصال ثواب کیا جائے تا کہ مردہ قبر میں اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب اور سزا سے بچ جائے۔ لیکن سابق دور میں معتزلہ اس عقیدہ کے خلاف تھے اب ان کی پیروی میں وہابی اور دیوبندی اور ان کے ہمنوا فرقے ایصالِ ثواب کا انکار تو نہیں لیکن ہیرا پھیری کر کے روکنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔

واقعات ومشاہدات

قبور میں عیش وآرام یا عذاب وسزا کا یہی حال ہے جو ہم دنیا میں دیکھ رہے ہیں کہ اس میں کوئی امیر ہے کوئی غریب ہے بعض تو نہایت شان وشوکت کی زندگی بسر کر رہے ہیں بعض در در کے دھکے کھا رہے ہیں۔ قبرستان سے گزرتے وقت کچھ یہی تصور جما لیا کریں کہ مرنے

Marfat.com

کے بعد تم نے بھی اسی کالونی میں قیام پذیر ہونا ہے۔اس کالونی (قبرستان) میں بڑے سے بڑے وہ لوگ بھی پڑے ہیں جن کا نام دنیا میں بڑا تھا، ہزاروں لوگ ان کا منہ تکتے تھے لیکن اب وہ بھی قبر میں غریبوں سے بھی غریب تر ہیں اور ذلیلوں اور خوار لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ دنیا کے نشہ میں کسی کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔نیکی ان کے ہاں ایک عبث کام تھا اور دنیا میں جنہیں غریب و مفلس اور نادار سمجھتے تھے آج وہ قبروں میں شہنشاہ ہیں ان کی بڑی شان ہے، ہزاروں ملائکہ، حوران وغلماء ان کے سامنے نوکروں کی طرح کھڑے ہیں، یہ صرف ان کی دنیا میں نیک کاموں کا صلہ اور انعام ہے۔اسی لئے فقیر اویسی غفرلہٗ اہل اسلام سے اپیل کرتا رہتا ہے کہ دنیا میں ہر نیکی ضرور کرلیا کرو ممکن ہے کوئی بات اللہ کو پسند آجائے تو بخشش کی نوید سنادے۔

یہاں چند واقعات عرض کرتا ہوں ممکن ہے کسی کو کسی بات پر عمل کرنے کی توفیق نصیب ہو۔

ظالم کی بخشش:.......

کسی علاقہ کا ایک بہت بڑا ظالم جس سے تمام لوگ تنگ تھے، سب کو معلوم ہے کہ ظالم کی نجات بہت کم ہوتی ہے لیکن رحمت حق بہانہ می جوید بہانمی جوید۔اللہ تعالیٰ کی رحمت سبب چاہتی ہے وہ صلہ وعوض نہیں چاہتی۔اسی ظالم کا ایک سردی میں چیختے چلاّتے زخم خوردہ مرنے والے کتے پر گزر ہوا نوکر کو فرمایا۔اسے میری رہائش گاہ پر لے چل، میں ابھی فلاں کام سے فارغ ہو کر آتا ہوں۔چنانچہ نوکر اس کتے کو ظالم کے گھر لے گیا اور ظالم نے واپس آتے ہی کتے کو خوب آرام پہنچایا۔جب وہ ظالم مرا تو کسی نے اسے جنت میں ٹہلتے دیکھ کر سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ کتے کو آرام پہنچانے کا مجھے یہی صلہ اور انعام ملا ہے۔اس قسم کے بیشمار واقعات احادیث اور کتب تاریخ میں موجود ہیں۔

انتباہ:......جانوروں سے ایسے سلوک سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے اور اس پر بڑے

Marfat.com

انعامات سے نوازتا ہے۔ ہمارے پیرو مرشد حضرت سیرانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ یہ بہت بڑا رتبہ کہاں سے پایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک سال سخت قحط پڑا۔ ایک کتے کو بھوکے مرتے دیکھا۔ ایک شخص سے میں نے روٹیاں طلب کیں اس نے کہا سات حج کا ثواب دے دو پھر روٹیاں ملیں گی۔ میں نے کتے کی جان بچانے کے لئے سات حج کا ثواب اس شخص کے مِلک کر کے سات روٹیاں لے لیں۔ پھر وہ سب اسی کتے کو کھلا دیں میں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کیا تو اس نے مجھے اپنی خاص نوازش سے نوازا۔ (ذکرِ سیرانی)

ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ:......

حضرت ربعی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم چار بھائی تھے اور میرا بھائی ربیع ہم سے زائد پابندِ صوم صلوٰۃ تھا اس کا انتقال ہو گیا۔ ہم لوگ اس کے ارد گرد تھے کہ اچانک اس نے کپڑا اٹھا کر کہا السلام علیکم ہم نے کہا وعلیکم السلام کیا موت کے بعد بھی، اس نے کہا جی ہاں۔ اس نے کہا میں نے تمہارے بعد اپنے اللہ سے ملاقات کی تو اس نے مجھ کو اپنی رحمت عطا کی اور استبرق کا لباس زیب تن کرایا۔ سنو! ابوالقاسم (ﷺ) نماز کے لئے میرے منتظر ہیں جلدی کرو۔ پھر وہ یہ کہہ کر حسب معمول خاموش ہو گئے۔ یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچ گئی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں ایک شخص مرنے کے بعد بھی کلام کرے گا۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ یہ حدیث مشہور ہے۔ بیہقی نے اس حدیث کو دلائل النبوۃ میں ذکر کیا اور کہا کہ یہ صحیح ہے اور اس کی صحت میں کچھ شک نہیں۔ (ابونعیم)

تبصرۂ اویسی غفرلہٗ:...... حیات اولیاء کا ثبوت تو ہے ہی لیکن علمِ غیب نبوی کا ثبوت بھی

Marfat.com

سبحان اللہ۔لیکن ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ بھی ماشاء اللہ کہ واقعہ سنتے ہی علمِ غیب نبوی کی فوراً تصدیق فرمادی۔

مورق عجلی کا قصہ:.......

ابان بن ابی عیاش سے روایت ہے کہ مورق عجلی کی وفات کے وقت ہم موجود تھے جب ان کو کفن پہنادیا گیا تو ہم نے دیکھا کہ ان کے سر سے ایک نور نکلا جو چھت کو چیر کر نکل گیا۔پھر ہم نے دیکھا کہ ایسا ہی ایک نور پاؤں کی طرف سے نکلا پھر ایک درمیان سے نکلا تو ہم تھوڑی دیر ٹھہر گئے۔پھر انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھا کر کہا ''کہ کیا تم نے کچھ دیکھا؟ ہم نے کہاہاں۔اور جو دیکھا تھا بتادیا۔انہوں نے کہ یہ سورۂ سجدہ ہے جو میں ہر رات پڑھتا تھا اور جو نور تم نے میرے سر سے نکلتا ہوا دیکھا یہ اس کی ابتدا کی چودہ آیتیں ہیں اور جو تم نے قدموں کی طرف دیکھا یہ اس سورت کی آخری چودہ آیات کا نور تھا او جو تم نے درمیان میں دیکھا یہ خود سورۂ سجدہ تھی۔یہ اوپر شفاعت کرنے کے لئے گئی اور سورۂ تبارک میری شفاعت وحفاظت کو بچ رہی۔یہ کہہ کر پھر خاموش ہوگئے۔

سورۃ الملک وسجدہ پڑھ کر سونے والوں کی قدرومنزلت

۱)......حضرت عجلی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بے ہوش شخص کی عیادت کو گئے تو ہم نے دیکھا کہ ایک نور اس کے سر سے نکلا اور چھت پھاڑ کر اوپر چلا گیا پھر اس کی ناف سے اسی طرح نور نکل گیا۔پھر وہ شخص ہوش میں آگیا تو ہم نے اس سے دریافت کیا جو معاملہ تمہارے ساتھ ہوا ہے اس کا تم کو پتہ ہے؟اس نے کہا،ہاں!جو نور میرے سر سے

Marfat.com

نکلا تھا وہ الم تنزیل کی چودہ آیات کا تھا اور جو میری ناف سے نکلا وہ آیت سجدہ کا تھا اور جو پاؤں سے نکلا وہ سورۂ سجدہ کے آخر کا تھا۔ یہ سب میری شفاعت کو گئیں اور سورۂ تبارک میری حفاظت کو رہ گئی۔ میں اسے ہر شب پڑھتا تھا۔ (ابن ابی الدنیا)

۲)...... حضرت ثابت بنانی سے روایت کی کہ وہ ایک شخص اور مطرف بن عبداللہ بن شجر کی عیادت کو گئے تو ان کو بے ہوشی کے عالم میں پایا۔ تو ان سے تین نور چمکے۔ ایک سر سے اور دوسرا پاؤں سے تیسرا درمیان سے۔ جب ان کو ہوش آیا تو ہم نے اس کا سبب ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا کہ میرے سر سے الٓمٓ سجدہ کی ابتدائی آیات کا نور چمکا۔ اور درمیانی آیات کا درمیان سے اور آخری کا قدموں سے، اور یہ سب میری شفاعت کو گئیں۔ سورۂ تبارک حفاظت کو رہ گئی ہے، یہ کہہ کر ان کا انتقال ہو گیا۔ (ابن ابی الدنیا)

ربعی بن خراش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ:......

حضرت حارث غنوی سے روایت ہے کہ ربیع بن خراش نے قسم کھالی کہ ہنستے میں ان کے دانت اس وقت تک نہ نظر آنے پائیں گے جب تک کہ ان کو آخرت میں اپنا ٹھکانا معلوم نہ ہو جائے۔ تو وہ مرنے کے بعد ہنسے۔ ان کے بھائی ربعی نے ان کے بعد قسم کھائی کہ وہ نہ ہنسیں گے حتیٰ کہ ان کو پتہ نہ چل جائے کہ وہ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں، راوی کہتے ہیں کہ ان کو غسل دینے والے نے مجھ کو بتایا کہ جب تک ہم ان کو غسل دیتے رہے وہ ہنستے رہے۔

حکایت:......

حضرت مغیرہ بن خلف سے روایت ہے کہ روبہ بیٹی بے جان کی مر گئی، لوگوں نے اسے غسل دیا اور کفن پہنا دیا۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ وہ حرکت کر رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ

Marfat.com

خوش ہو جاؤ جیسا تم سمجھتے تھے میں نے معاملہ اس سے آسان پایا اور میں نے معلوم کیا کہ جنت میں قطع رحمی کرنے والا اور شراب کا عادی اور مشرک داخل نہ ہوگا۔

حکایت:.......

حضرت ابن عساکر نے ابو معشر سے روایت کیا کہ مدینہ میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ جب اسے تختے پر نہلانے کیلئے رکھا گیا تو سیدھا بیٹھ گیا اور ہاتھ سے آنکھ کی جانب اشارہ کر کے تین مرتبہ کہا کہ میری آنکھ دیکھ رہی ہے۔ عبدالملک بن مروان اور حجاج بن یوسف کی طرف کہ ان کی آنتیں آگ میں کھینچی جا رہی ہیں۔ یہ کہہ کر اپنی پہلی حالت پر آ گیا۔

حکایت:.......

حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ مِسوَر بن مخرمہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ پھر ہوش آیا تو کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رفیقِ اعلیٰ میں ہیں اور عبدالملک بن مروان اور حجاج بن یوسف اپنی آنتوں کو جہنم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

فائدہ:....... یہ واقعہ عبدالملک اور حجاج کی حکومت سے کافی عرصہ پہلے کا ہے کیونکہ حضرت مسور نے مکہ میں ۶۴ھ میں وفات پائی اور حجاج کی حکومت تو ۷۰ھ کے بعد ہے۔

قبر میں کیا دیکھا:.......

ابن ابی الدنیا نے اپنی مسند سے روایت کیا کہ ہم اپنے ایک مریض کے گرد بیٹھے تھے کہ اچانک وہ ٹھنڈا ہو گیا اور مر گیا۔ ہم نے اس کو کپڑوں میں لپیٹ دیا اور کفن ودفن کا سامان منگانے کے لئے آدمی بھیج دیا۔ جب ہم اسے غسل دینے گئے تو اس میں حرکت پیدا ہوئی۔ ہم نے کہا سبحان اللہ! ہم تو یہی سمجھے تھے کہ تم مر چکے۔ اس نے کہا کہ ہاں میں مر چکا

Marfat.com

اور مجھے قبر میں پہنچایا گیا۔ ایک خوبصورت اور خوشبودار انسان نے مجھے قبر میں رکھ کر کاغذوں سے ڈھک دیا۔ اتنے میں ایک بدبودار سیاہ عورت آئی اور اس نے اس بزرگ انسان کے سامنے میرے گناہ گنانے شروع کر دیئے۔ کہ بخدا اس نے ایسا کیا ویسا کیا۔ مجھے بہت شرم آئی میں نے اس نیک آدمی سے کہا کہ میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے اور اس کو تنہا چھوڑ دیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر اس نے کہا چلو میں تمہارے سے مقدمہ لڑوں گی۔ وہ ایک فراخ مکان میں لے گئے جس میں ایک طرف تو چاندی کا آبشار تھا اور دوسرے کونے میں مسجد تھی۔ ایک صاحب کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے سورۂ نحل پڑھی۔ اس میں انہیں کچھ تشابہ ہوا میں نے لقمہ دیا تو وہ فوراً میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ کیا آپ کو یہ سورت یاد ہے میں نے کہا ہاں...... تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو نعمتوں والی سورت ہے اور اپنے قریب ہی سے ایک گنا اٹھایا اور صحیفہ نکال کر اسے دیکھنے لگے۔ اتنے میں کالی عورت بھاگ کر آئی اور کہنے لگی کہ اس نے ایسا کیا اور ویسا اور اچھے چہرے والے آدمی نے میری نیکیاں شمار کرانا شروع کر دیں۔ تو اس نماز پڑھنے والے آدمی نے کہا کہ ہے تو یہ ظالم لیکن اللہ نے اسے معاف کر دیا اس کی موت کا وقت ابھی نہیں، اس کی موت کا وقت دوشنبہ کے دن ہے۔ یہ کہہ کر اس شخص نے کہا کہ اگر میں پیر کے روز ہی مروں تو سمجھ لینا کہ یہ بات سچی ہے ورنہ سمجھنا کہ یہ سب کچھ ہذیان تھا۔ جب پیر کا دن ہوا تو وہ شخص بالکل ٹھیک ٹھاک تھا لیکن جونہی دن ختم کے قریب ہوا وہ اچانک مر گیا۔ (شرح الصدور)

فائدہ:...... یہ نظارے ہمارے عبرت کے لئے ہیں اور آنے والے حالات اللہ والے جانتے ہیں اور جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کے لئے بے خبری کی باتیں کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

قاضی کی قضاء:......

عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے چالیس سال عہدہ قضاء

Marfat.com

سنبھالا اسے ایک مرض لاحق ہوا۔ فرمایا میں اس مرض میں مر جاؤں گا۔ جب میں مر جاؤں گا تو چار پانچ روز مجھے اپنے ہی پاس رکھنا اگر تم مجھ میں کوئی خاص بات دیکھو تو تم میں سے کوئی ایک مجھ کو پکارنا۔ پس جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کو ایک تابوت میں رکھ لیا۔ جب تین روز گزرے تو اس میں سے ایک ہوا آئی۔ تو ایک شخص نے اس کا نام پکار کر کہا کہ یہ ہوا کیسی ہے؟ تو اس کو بولنے کی اجازت ملی اور اس نے کہا کہ اے لوگو! میں نے تم میں چالیس سال عہدۂ قضا کو نبھایا تو مجھے دو شخصوں کے علاوہ کسی نے شک میں نہ ڈالا۔ ان میں سے ایک سے محبت تھی میں اس کی بات اس کان سے زائد سنتا تھا جو اسکے قریب تھا یہ ہوا اس سے آرہی ہے یہ کہہ کر مر گیا۔ (ابن ابی الدنیا)

ساتویں آسمان پر:......

حضرت قرہ بن خالد سے روایت ہے کہ ہمارے گھرانے میں ایک عورت مر گئی لیکن ہم اس کو دفن نہ کرتے تھے کیونکہ اس میں ایک رگ تھی جو حرکت کرتی تھی۔ پھر وہ بولنے لگی کہ جعفر بن زبیر نے کیا کیا حالانکہ جعفر کا انتقال ایسے زمانہ میں ہوا جس کا اس عورت کو پتہ بھی نہ تھا۔ میں نے کہا کہ ان کا تو انتقال ہو گیا۔ اس نے کہا بخدا میں نے ان کو دیکھا کہ وہ ساتویں آسمان پر ہیں اور فرشتے ان کو خوشخبری دے رہے ہیں اور میں ان کو ان کے کفن میں پہچان رہی ہوں اور فرشتے کہہ رہے ہے کہ اچھا عمل کرنے والا آیا، نیک عمل کرنے والا آیا۔ (ابن عساکر)

نیکیوں سے فائدہ برائیوں سے نقصان

حضرت صالح بن یحیٰی رحمۃ اللہ علیہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ کو میرے ایک پڑوسی نے اطلاع دی کہ ایک شخص کی روح پرواز کر گئی۔ پھر اس کے اعمال پیش کئے گئے تو اس نے جن گناہوں سے توبہ واستغفار کر لیا تھا وہ مٹ گئے اور جن سے استغفار نہ

Marfat.com

کیا تھا وہ اسی طرح موجود تھے۔حتیٰ کہ انار کا ایک دانہ جس کو میں نے اٹھا کر کھالیا اسکے بدلے میں بھی ایک نیکی لکھی گئی اور ایک دن میں نماز بلند آواز سے پڑھ رہا تھا کہ میرا پڑوسی سن کر نماز پڑھنے لگا اس کے بدلے میں بھی ایک نیکی لکھی اور ایک مرتبہ میں کچھ لوگوں کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا میں نے ایک درہم محض ان لوگوں کی خاطر داری میں دیا تو وہ بھی موجود تھا لیکن اس سے مجھے نفع ہوا نہ نقصان۔(ابن ابی الدنیا)

ماجشون کی کہانی:......

ابن ماجشون نے کہا کہ میرا باپ ماجشون کا انتقال ہو گیا تو ہم نے ان کو تخت پر نہلانے کے لئے رکھا۔اب جو غسل دینے والا داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ ان کی ایک رگ حرکت کر رہی ہے۔یہ رگ ان کے قدم کے نچلے حصے کی تھی۔تو ہم نے ان کو دفن نہ کیا۔ تین دن کے بعد وہ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کہا کہ ستو لاؤ۔ہم نے پیش کئے انہوں نے پی لئے۔ ہم نے کہا کہ جو تمہارے ساتھ ہوا اس کی خبر ہم کو دو۔انہوں نے کہا کہ میری روح کو ایک فرشتہ لے کر آسمانِ دنیا پر آیا اور اس نے دروازہ کھلوایا۔دروازہ کھلا ،اسی طرح ساتوں آسمان پر گئے۔جب آسمان پر پہنچے تو فرشتے سے دریافت کیا گیا کہ تمہارے ہمراہ کون ہے؟فرشتے نے کہا کہ ماجشون۔انہوں نے کہا کہ ابھی تو ان کا وقت نہیں ہوا،ابھی ان کی عمر اتنی باقی ہے۔پھر میں نیچے آیا تو حضور ﷺ اور ان کے دائیں بائیں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو پایا اور عمر بن عبدالعزیز کو ان کے سامنے پایا۔میں نے اپنے ساتھ والے فرشتے سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ تم ان کو نہیں پہچانتے؟میں نے کہا کہ یہ حضور ﷺ سے بہت قریب ہیں۔ اس نے جواب دیا۔کیوں نہ ہوں کیونکہ انہوں نے ظلم وجور کے زمانے میں بھی حق وانصاف پر عمل کیا اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے حق کے زمانے میں حق پر عمل کیا۔(ابن عساکر)

Marfat.com

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ:.......

ابن ابی الدنیا اور حاکم نے ''مستدرک'' میں اور بیہقی نے ''دلائل النبوۃ'' میں اور ابن عساکر نے اپنی سند سے روایت کی کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما پر مرض کی وجہ سے بے ہوشی طاری ہوئی۔ حتی کہ لوگ سمجھے کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ چنانچہ سب اٹھ گئے اور ان کو ایک کپڑے میں لپیٹ دیا۔ پھر اچانک وہ ہوش میں آگئے اور فرمانے لگے کہ میرے پاس دو سخت خو فرشتے آئے اور کہا کہ ہمارے ساتھ چلو تا کہ خدا کے سامنے فیصلہ کرائیں۔ وہ مجھے لے کر چلے، راستے میں دو مہربان فرشتے ملے انہوں نے دریافت کیا کہ کدھر جا رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ بارگاہِ خداوندی میں فیصلہ کو جاتے ہیں۔ ان مہربان فرشتوں نے کہا کہ اس کو چھوڑ دو کیونکہ پہلے ہی اس کی قسمت میں سعادت لکھی جا چکی ہے یہ بطنِ مادر سے ہی نیک بخت پیدا ہوئے ہیں۔ اس کے بعد آپ ایک ماہ زندہ رہ کر وفات پا گئے۔

فضل بن عطیہ:.......

حضرت سلام بن سلام کہتے ہیں کہ کہا میں فضل بن عطیہ کے ہمراہ مکہ تک گیا۔ جب ہم فیداء کے مقام پر پہنچے تو نصف شب کو مجھے جگا دیا۔ میں نے کہا کہ کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو وصیت کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ تو ٹھیک ٹھاک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے، کہ فرشتے کہہ رہے ہیں کہ ہم کو تمہاری روح قبض کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے فرشتوں سے کہا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ تم مجھ کو حج پورا کرنے کی اجازت دیدیتے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے حج کو قبول کر لیا۔ پھر یک نے دوسرے سے کہا کہ تم اپنی انگشتِ شہادت اور بیچ والی انگلی کھولو۔ جب اس نے انگلیاں کھولیں تو ان میں سے دو کپڑے نکلے ان کی سبزی زمین و آسمان کے درمیان پھیل گئی

Marfat.com

پھران دونوں نے کہا کہ یہ تمہارا جنتی کفن ہے۔ پھراس فرشتے نے لپیٹ کر اپنی دونوں انگلیوں کے درمیان رکھ لیا۔راوی کہتے ہیں کہ ہم ابھی گھر لوٹنے بھی نہ پائے تھے کہ ان کا انتقال ہوگیا۔(شرح الصدور)

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ:......

سعید بن منصور نے اپنی سنن میں اپنی سند سے روایت کی کہ سلمان کو کہیں سے مشک مل گئی۔وہ انہوں نے اپنی بیوی کے پاس رکھوادی۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے بیوی سے پوچھا کہ وہ میری امانت کہاں ہے؟انہوں نے کہا کہ وہ یہ ہے۔آپ نے کہا کہ اس کو بھگو کر میرے بچھونے کے اردگرد چھڑک دینا کیونکہ میرے پاس وہ شخصیتیں ہیں جو نہ پانی پئیں اور نہ کھانا کھائیں، ہاں خوشبو کو محسوس کرتی ہیں۔

نیکیاں ہی نیکیاں:......

حضرت ابوبکر ہ سے روایت ہے کہ انہوں ۔نے کہا کہ جب کسی کے مرنے کا وقت آتا ہے تو ملک الموت سے کہا جاتا ہے کہ اسکے سر کو سونگھو!وہ سونگھ کر بتاتے ہیں کہ میں اس کے سر میں قرآن کی خوشبو پاتا ہوں۔پھر کہا جاتا ہے کہ اسکے قلب کو سونگھو!وہ بتاتے ہیں کہ اس کے قلب میں روزوں کی بُو ہے۔پھر کہا جاتا ہے کہ اس کے پاؤں کو سونگھ!وہ بتاتے ہیں کہ اس کے قدموں میں قیام کی بُو ہے۔پھر کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے نفس کی حفاظت کی تو اللہ نے بھی اسکو محفوظ کردیا۔(ابن ابی الدنیا)

تسبیح وتہلیل کا فائدہ:......

حضرت سفیان سے روایت ہے اورانہوں نے داؤد بن ہندہ سے روایت کی انہوں نے بیان کیا کہ مجھ کو طاعون لاحق ہوگیا اوراس کی وجہ سے بے ہوشی طاری ہوگئی۔ جب ہوش

Marfat.com

آیا تو دو فرشتے میرے پاس آئے۔ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم کیا محسوس کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ تسبیح وتکبیر اور مسجد کی طرف قدم بڑھنا اور کچھ قرآن کا پڑھنا۔(ابونعیم)

نماز وذکر کا فائدہ:......

ابن ابی الدنیا نے کتاب "من عاش بعد الموت" میں روایت کی کہ داؤد بن ہند سخت مریض ہو گئے۔انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص بڑے سر، چوڑے سے چکلے کاندھوں والا، جیسے کہ زُطی ہوتے ہیں آرہا ہے۔میں نے اسے دیکھ کر انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور اس سے کہا کہ، کیا تم مجھے مارنا چاہتے ہو کیا میں کافر ہوں؟ میں نے سنا ہے کہ کافر کی روح ایک کالے رنگ کا فرشتہ نکالے گا۔ابھی میں اسی اثنا میں تھا کہ اچانک گھر کی چھت پھٹی، میں نے آسمان کی طرف دیکھا کہ ایک سپید پوش شخص میری طرف اتر رہا ہے اور اس کے بعد دوسرا۔ان دونوں نے سیاہ کو چیخ کر پکارا تو وہ دور بھاگ گیا اور دور سے دیکھنے لگا اور وہ اس کو ڈانٹتے رہے۔اب ان میں سے ایک سر کے پاس اور دوسرا قدموں کے پاس بیٹھ گیا۔

سر والے نے پاؤں والے سے کہا کہ چھو کر دیکھو۔تو اس نے میری انگلیاں چھو کر دیکھیں اور کہا کہ ان کے ذریعہ یہ شخص بہ کثرت نمازوں کو جاتا تھا۔پھر پاؤں والے نے سر والے سے کہا تم چھو کر دیکھو تو اس نے سر کے جبڑے کے پاس کا حصہ چھو کر کہا، یہ خدا کے ذکر سے تر ہیں۔

نعرۂ تکبیر بلند کرنے کا فائدہ:......

ابو قلابہ جرمی کا ایک بھتیجا تھا اور وہ گناہ کا عادی تھا۔جب موت کا وقت آیا تو اس کے پاس دو پرندے سفید رنگ کے گدھ سے مشابہ آئے اور گھر کے روشندان میں بیٹھ گئے۔ایک پرندے نے دوسرے سے کہا کہ اتر کر دیکھو۔تو اس نے اپنی چونچ مردے کے پیٹ میں

Marfat.com

داخل کر دی، حالانکہ ابو قلابہ دیکھ رہے تھے، پھر اس نے کہا کہ اللہ اکبر! اے میرے ساتھی نیچے اترو کیونکہ میں نے اس کے پیٹ میں تکبیر پائی جو اس نے انطاکیہ کی دیوار پر کہی تھی۔ پرند نے یہ سن کر سفید کپڑا نکالا اور اس کی روح کو اس میں لپیٹ لیا۔ پھر دونوں پرندوں نے کہا کہ اے ابو قلابہ! اپنے بھتیجے کو دفن کر دو، کیونکہ یہ جنتی ہے۔ ابو قلابہ لوگوں میں بہت ہی معزز تھے۔ انہوں نے لوگوں سے تمام واقعہ بیان کیا۔ راوی نے کہا کہ پھر اس شخص کے جنازے میں اس قدر زائد مجمع تھا کہ میں نے کسی کے جنازے میں اتنا نہ دیکھا۔

☆...... حکیم ترمذی نے اسی روایت کی قدرے مختلف طور پر ترجمانی کی ہے۔ اُس میں یہ ہے کہ پرند اترا اور اس نے مردے کے سر، پیٹ اور قدموں کو سونگھا اور اپنے ساتھی سے جا کر کہا کہ میں نے اس کا سر سونگھا لیکن قرآن کی خوشبو نہ پائی، پیٹ سونگھا اس میں روزوں کی خوشبو نہ پائی، قدم سونگھے ان میں رات کو نماز پڑھنے کی خوشبو نہ پائی۔ پھر اس کا ساتھی آیا اور اس نے بھی اسی طرح سونگھا اور کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ شخص امت محمدیہ ﷺ سے ہے اور ان خصلتوں میں سے ایک بھی اس میں نہیں۔ پھر اس نے مردے کی زبان نکال کر اس کو نچوڑا، سنا تو وہ کہہ رہا تھا کہ اللہ اکبر۔ یہ تکبیر وہ تھی جو نہایت خلوص سے اس نے انطاکیہ پر کہی تھی اس سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی۔ چنانچہ اس کی روح قبض کر لی گئی۔ پھر وہ چلا گیا اور دیکھا کہ یہ سفید فرشتہ سیاہ فرشتوں سے کہہ رہا ہے کہ "تم لوٹ جاؤ کہ تمہارے لئے اس پر کوئی سبیل نہیں۔ پھر حکیم ترمذی نے جنازے میں کثرتِ ہجوم کا ذکر کیا۔

حکایت:......

حضرت میمون مراوی سے روایت ہے کہ ہمارے گھر ایک بدکار شخص مر گیا۔ لوگوں نے اس کو راستہ میں ڈال دیا اور اس سے بچنے لگے۔ میں اس کے بارے میں سوچنے لگا اتنے

Marfat.com

میں مجھے نیند آ گئی۔ میرے پاس دو سفید پرندے آئے، ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس کو دیکھو کیا اس میں کچھ بھلائی ہے۔ تو وہ اس کی کھوپڑی سے داخل ہو کر پاخانہ سے نکلا اور کہا کہ میں نے تو اس میں کچھ بھلائی نہ پائی، پرندے نے کہا کہ جلدی نہ کرو۔ اب دوسرا اس کے سر سے گھس کر قدموں سے نکلا اور کہا کہ اللہ اکبر ایک کلمہ اس کی تلی سے چپکا ہوا ہے۔ اتنے میں مردہ بول اٹھا کہ اشھدان لاالہ الااللہ میں نے لوگوں کو بلا کر کہا کہ دیکھو۔ (لالکائی)

جماع کے بعد بے وضو سونے کی نحوست:......

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) سے پوچھا کہ اگر کوئی ناپاک ہو جائے تو بلا غسل سو سکتا ہے یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ بلا غسل سوئے کیونکہ وہ شاید اسی حالت میں مر جائے اور جبریل علیہ السلام اسکے پاس نہ آئیں۔

تلقین میت:......

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کے پاس بیٹھ کر ان کو یادِ خدا دلاؤ، کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔ (ابن ابی الدنیا)

ایضاً:......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اپنے مرنے والوں کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرو اور جو تمہاری تلقین پر عمل کریں ان کی باتیں غور سے سنو کیونکہ ان کی سچی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ (مروزی وغیرہ)

حکایت:......

حضرت لیث ابن ابی اقبہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرض الموت میں سر اٹھایا اور تیز نگاہ سے دیکھا تو لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا۔ آپ

Marfat.com

نے فرمایا کہ میں ایسی مخلوق کا مشاہدہ کر رہا ہوں جو نہ انسان ہیں نہ جن۔ اس کے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ (ابن ابی الدنیا)

حکایت:.......

حضرت فضالہ بن دینار سے روایت ہے کہ محمد بن واسع کی وفات کے وقت میں آپ کے پاس موجود تھا تو وہ کہہ رہے تھے کہ اے میرے رب کے فرشتو! خوش آمدید، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم میں نے ایسی خوشبو محسوس کی کہ زندگی بھر پھر ایسی خوشبو محسوس نہ کی۔ پھر ان کی آنکھیں بند ہو گئیں اور مر گئے۔ (ابن ابی الدنیا)

حکایت:.......

حضرت حسن بن صالح سے اور ابن مندہ نے ''کتاب الاحوال والایمان'' میں اور ابوالحسین بن عریف نے اپنے فوائد میں حسن بن صالح ساجی سے روایت کی انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے بھائی علی بن صالح نے کہا اپنی وفات کی رات کو۔ اے بھائی مجھے پانی پلائیے۔ میں نماز میں مصروف تھا۔ نماز پڑھ کر میں نے پانی دیا اور کہا لو پیو! تو انہوں نے کہا۔ میں نے ابھی پیا ہے۔ میں نے کہا کمرے میں تو کوئی نہیں تمہیں کس نے پانی پلایا؟ انہوں نے کہا کہ ابھی جبریل علیہ السلام آئے تھے۔ انہوں نے پلایا ہے اور کہا ہے کہ تم، تمہارا بھائی اور تمہاری ماں ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے، یعنی نبی، صدیق، شہداء اور صالحین۔ یہ کہہ کر مر گئے۔ (کتاب کرامات الاولیاء)

حکایت:.......

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم اشعری سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو عمواس کے سال ایک نیزہ لگ گیا تو کہا کہ محبوب! بڑے انتظار کے بعد

Marfat.com

آیا جو شرمندہ ہو، کامیاب نہ ہو۔ میں نے پوچھا: "اے معاذ (رضی اللہ عنہ)! کیا کچھ دیکھتے ہو؟" انہوں نے کہا کہ ہاں میرے رب نے مجھ کو صبر جمیل پر جزاء عطا کی۔ میرے بیٹے کی روح میرے پاس آئی اور مجھے بشارت دی کہ محمد ﷺ، ملائکہ مقربین اور شہداء وصالحین کی سو صفوں میں کھڑے ہوئے میرے لئے دعائے رحمت کر رہے ہیں اور فرشتے مجھے جنت کی طرف لے جا رہے ہیں یہ کہہ کر بے ہوش ہو گئے۔ میں نے دیکھا کہ وہ ہاتھ بڑھا کر گویا کسی سے مصافحہ کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔ خوش آمدید میں تمہارے پاس آ رہا ہوں۔ یہ کہہ کر ان کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ ان کے گرد اس طرح مجمع ہے جیسے چتکبرے گھوڑے کے گرد ہوتا ہے جن پر سفید پوش سوار ہوں۔ وہ پکار کر کہہ رہے ہیں اے سعد! جو نیزوں اور تیروں کی بوچھاڑ میں ہے۔ تمام تعریف اس خدا تعالیٰ کی ہے جس نے ہم کو جنت عطا فرمائی جہاں چاہیں اس میں قیام کریں تو عمل کرنے والوں کا انجام بہت ہی عمدہ ہے۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔ (ابن عساکر)

حکایت:......

حنظلہ بن الاسود نے فرمایا کہ میرے نوکر کی موت کا وقت قریب آیا تو کبھی وہ اپنا سر ڈھکتا تھا اور کبھی کھولتا تھا۔ میں نے امام مجاہد مفسر سے پوچھا تو فرمایا کہ جب مؤمن مرتا ہے تو اچھے برے اعمال اسے پیش ہوتے ہیں۔ (شرح الصدور)

حکایت:......

حضرت ربیع بن برہ سے روایت ہے (یہ بصرہ کے عابد تھے) کہ مرتے وقت ایک شخص سے کہا گیا کہ لاالہ الا اللہ کہو تو اس نے کہا کہ مجھے بھی شراب پلاؤ اور خود بھی پیو۔ اور اہواز میں ایک شخص کو کلمہ پڑھنے کی تلقین کی گئی تو کہنے لگا دہ، یازدہ، ازدہ۔ اور بصرہ میں ایک شخص

Marfat.com

ذخیرہ

کو کلمہ کی تلقین کی گئی تو وہ یہ شعر پڑھنے لگا۔

یا رب قائلة یوما وقد تعبت

کیف الطریق الی حمام منجاب

ابو بکر کہتے ہیں کہ اس شخص سے ایک عورت نے حمام کا راستہ پوچھا تو اس نے اپنے گھر کا پتہ دیدیا۔ تو موت کے وقت بھی یہی کلمہ کہنے لگا۔ (بیہقی)

نوٹ:...... اس قسم کے بیشمار واقعات فقیر کی کتاب ''اخبار القبور'' میں پڑھیے۔

خاتمہ:...... آخر میں فقیر قبر کو باغ و بہار بنانے کے اعمال عرض کرتا ہے تاکہ مسلمان بھائی ان پر عمل کر کے قبر میں تا حشر آرام وسکون سے وقت بسر کرے۔

وہ اعمالِ صالحہ جن کی برکت سے سفرِ قبر اور سکرات آسان ہو

عقائد اہلسنّت کے مطابق زندگی بسر ہو، ورنہ کم از کم موت سے پہلے انہی عقائد کا ہونا ضروری ہے پھر مندرجہ ذیل اعمالِ صالحہ سے سکرات آسان ہوگی۔

نوٹ:۔ یہ اسباب تلقین کے علاوہ ہیں جو انسان کو موت سے پہلے خود کرنے ہوں گے۔

درود شریف:......

حضور سرور عالم (ﷺ) نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ مجھ پر درود پڑھا تو وہ ضرور مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھے گا۔ (شرح الصدور)

اولیاء کرام سے عقیدت ومحبت:......

بخاری ومسلم وغیرہما میں تفصیل سے یہ واقعہ مشہور ہے کہ ایک قاتل ومجرم کی نجات ہوئی تو اولیاء کرام سے ایک معمولی سی نسبت وعقیدت سے۔ تفصیلی واقعہ گذر چکا ہے۔

Marfat.com

سورۃ الملک اور سورۃ السجدہ روزانہ پڑھ کر سونا، ہمیشہ باوضو رہنا:......

(۱) حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کی روح عالمِ دنیا میں ملک الموت نے قبض کی اور وہ بحالتِ وضو ہو تو قیامت میں اسے مرتبہ شہادت پر اٹھایا جائے گا۔ (طبرانی)

فائدہ:...... جو ہمیشہ باوضوء رہنے کی عادت بنائے گا تو موت کے وقت یہ حالت نصیب ہوگی۔

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ بے وضوء نہ سونا اس لئے روح جس حالت میں قبض کی جاتی ہے اسے اسی حالت میں رکھا جاتا ہے۔ (بیہقی، ابونعیم)

☆...... ہر نماز کے ساتھ مسواک باقاعدگی سے استعمال کرنا۔

ہر نیک عمل پر مداومت:......

اس لئے کہ نا معلوم موت کس وقت آئے تو انسان جس حال میں مرتا ہے وہ کیفیت قبر میں پھر تا حشر اسی کیفیت میں وقت گذرتا ہے۔

گندے عقیدے اور برے اعمال جن کی وجہ سے قبر میں عذاب اور سکرات کی سختی

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء عظام و اولیاء کرام اور صحابہ کرام اور اہل بیت عظام اور علماء اور بزرگوں کے گستاخ اور بے ادب کا خاتمہ خراب اور قبر میں سخت عذاب میں مبتلا ہوتا ہے اور بالآخر جہنم میں دائمی سزا۔ اس طرح بعض کردار اور کرتوت سکرات کی سختی اور قبر کے عذاب کا سبب بنتے ہیں۔ تفصیل فقیر کے رسالہ ''خاتمہ بر ایمان'' اور رسالہ ''خاتمہ خراب'' پڑھئے۔

Marfat.com

آخری گذارش:......

فقیر نے اہلِ اسلام بھائیوں کے لئے یہ تحفہ تیار کیا ہے، خدا کرے فقیر کو اور جملہ اہل اسلام کو اس تحفہ کی قدر و منزلت سمجھنے کی توفیق نصیب ہو۔

آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور پاکستان

۲۲ ربیع الاول شریف ۱۴۲۴ھ، بروز جمعرات ۱۲ بجے دن

☆☆☆☆☆

Marfat.com

ماہنامہ ... میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی ... لاہور پاکستان
ذخیرہ

قطب مدینہ پبلشرز کی نئی مطبوعات

کتاب کا نام

غیر مسلم نعت خوان

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنّت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

☆☆☆☆☆☆☆☆

کتاب کا نام

امیر معاویہ پر اعتراضات کے جوابات

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنّت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

☆☆☆☆☆☆☆☆

ناشر

قطب مدینہ پبلشرز (کراچی)

فون موبائل......0300-2715362

Marfat.com

Marfat.com

لیلۃ القدر افضل ہے یا
شبِ ولادت
عطاری پبلشرز

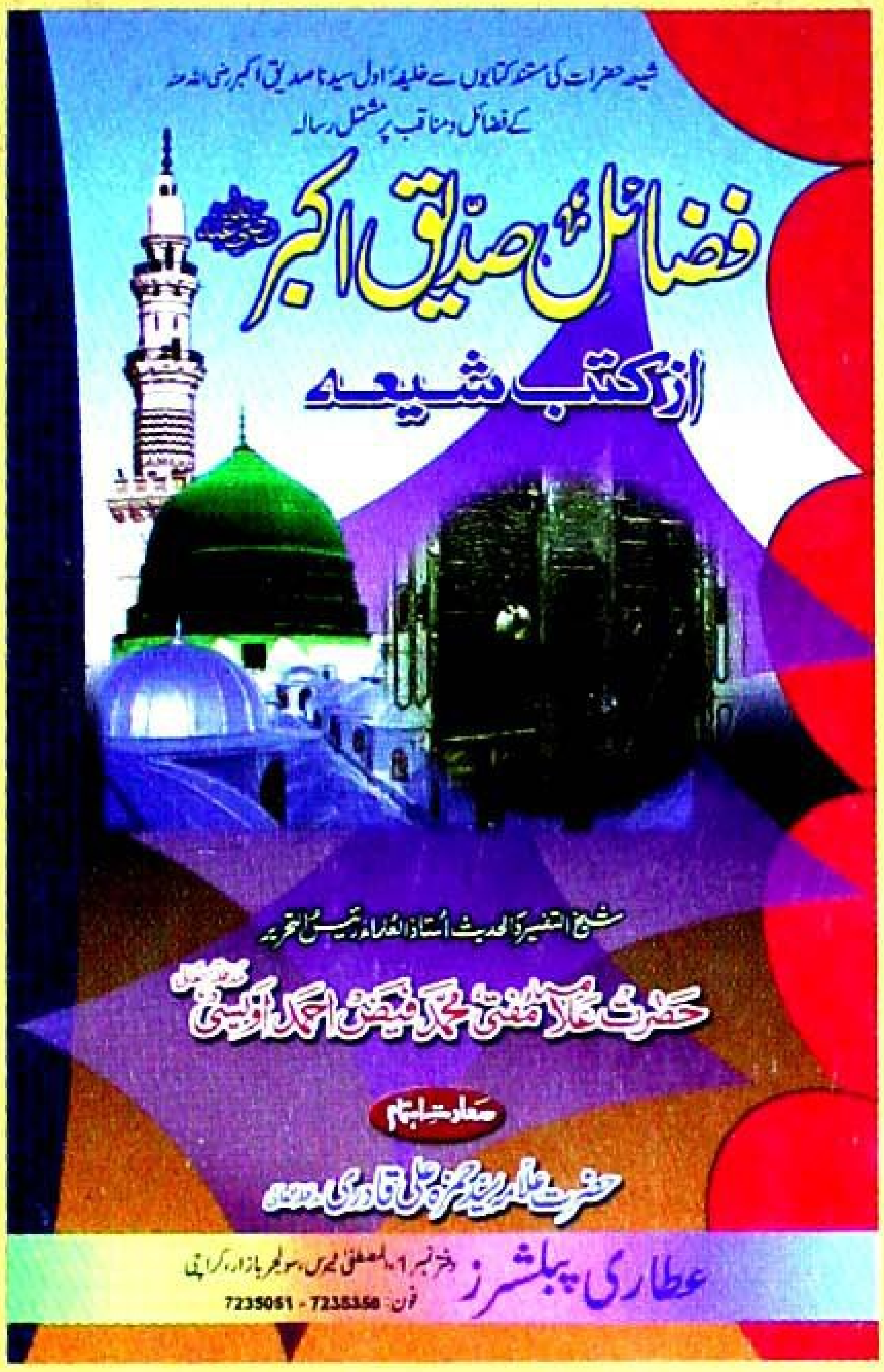

فضائلِ صدیق اکبر
از کتب شیعہ
حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی
عطاری پبلشرز
7235051 - 7235350

ایثار و ہمدردی
کے فضائل
عطاری پبلشرز
7235051 - 7235350

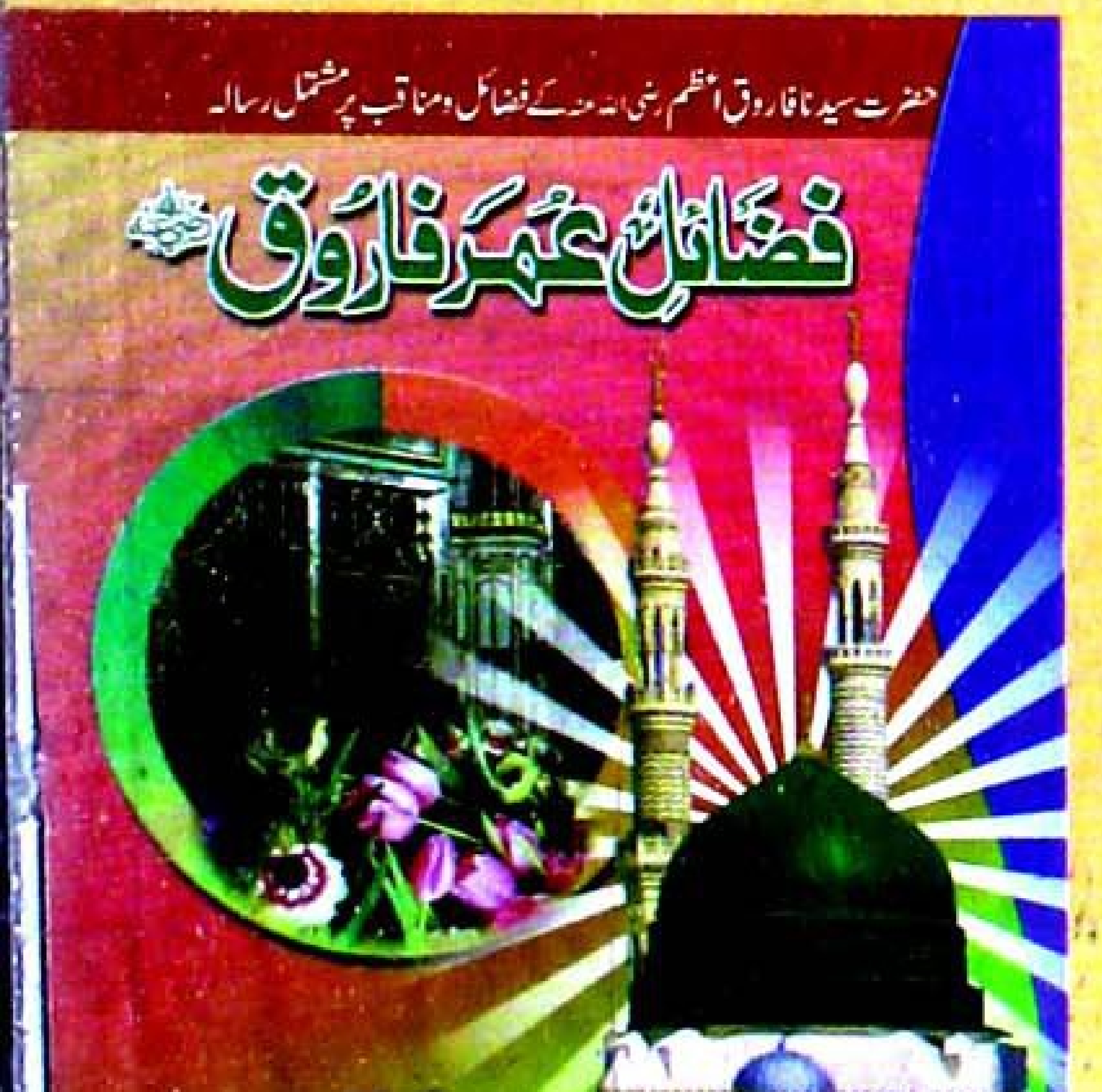

فضائلِ عمر فاروق
حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی
عطاری پبلشرز
7235051 - 7235350

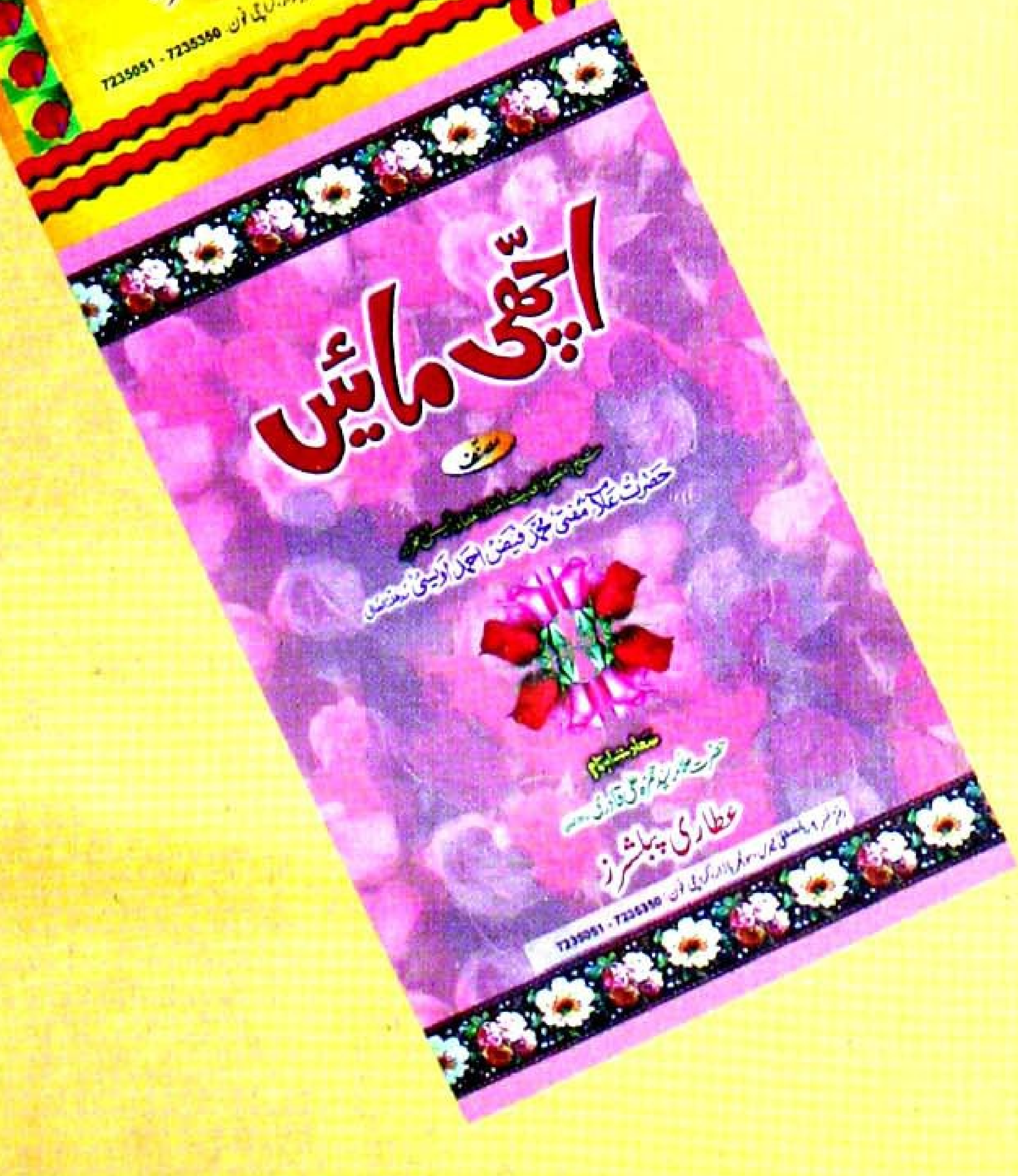

اچھی مائیں
عطاری پبلشرز

Marfat.com